کامیاب عامل بنئے

تحقیق وتالیف: حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی
پی۔ ایچ۔ ڈی (امریکہ)

کامیاب

عامل بنئے

تحقیق وتالیف

حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہٗ

دفتر ماہنامہ عبقری
مرکز روحانیت وامن 78/3 عبقری اسٹریٹ
نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب: کامیاب عامل بنئے
تحقیق وتالیف: حضرت حکیم محمد طارق محمود مجذوبی چغتائی مدظلہ
ناشر: دفتر ماہنامہ عبقری مرکز روحانیت وامن 78/3 عبقری اسٹریٹ
نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور
اشاعت: سوئم 2013ء
قیمت: 250 روپے

ہر قسم کی جسمانی بیماری اور پریشانی سے نجات کیلئے
لاکھوں لوگ اس ویب سائٹ سے استفادہ کرتے ہیں

Website:www.ubqari.org

042-37597605-0322-4688313

فہرست

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
حال دل	٩	علم النفس	٣٢
چند ضروری باتیں	١٠	علم النفس کا طبی امور سے تعلق	٣٢
تعویذ لکھنے والوں کو ضروری ہدایات	١١	دوائی کا جسم پر اثر اور علم النفس	٣٣
دعا کیا ہے؟	١٢	علم النفس سے کام کرنے کا سکون اور	
انسانی فطرت	١٣	طبی تعلق	٣٣
دعا کا نفسیاتی فائدہ	١٩	طبی تعلق	٣٣
دعا عبادت ہے	٢٠	بذریعہ علم النفس تدارک	٣٤
مصیبت وتکلیف کیا ہے	٢٢	علم النفس	٣٥
حصار کی ترکیب	٢٢	قوت ارادی	٣٦
مرض معلوم کرنے کا طریقہ	٢٤	قلبی اثرات	٣٩
برائے شناخت (پہچان) مرض	٢٤	ارتکاز توجہ	٤١
مرض۔ آسیب۔ سحر۔ جن۔ معلوم کرنے		چھپکلی	٥٣
کا طریقہ	٢٧	ہپناٹزم	٥٥
مریض کا حال معلوم کرنا	٢٧	نفسیاتی علاج	٦٠
برکت کیا ہے؟	٢٩	قدیم مصر	٦٠

مضمون	صفحہ
عمل تنویم	۶۳
جوہرذات	۷۹
شمع بینی	۸۵
ناموس شریعت	۹۵
دولت	۹۶
گناہ کا احساس	۹۶
زندگی کی روش	۹۷
خاک	۹۸
انسان کی عمر	۹۹
صحت اور ناخن	۱۰۳
ہڑتال	۱۰۶
طب قدرت	۱۰۸
ذکر کا بیان	۱۰۹
طب الٰہیہ	۱۱۰
کونسی طاعت سے رزق بڑھتا ہے	۱۱۰
کونسی طاعات برکات لاتی ہیں	۱۱۱
کونسی طاعت سے تکلیف و پریشانی دور ہوتی ہے	۱۱۱
کونسی طاعت سے مقاصد میں آسانی ہوتی ہے	۱۱۱

مضمون	صفحہ
کونسی طاعت سے زندگی با کیف ہوتی ہے	۱۱۲
جادو	۱۱۳
اسماء حسنٰی	۱۱۷
اذکار اسمائے الٰہی	۱۱۹
اذکار اسماء اللہ الحسنٰی الحفیظ	۱۱۹
نظر بد	۱۲۱
روح کا اثر تمام جسم پر	۱۲۱
اثر ڈالنے کے ذرائع	۱۲۲
نظر کس طرح لگ جاتی ہے؟	۱۲۳
نظر کے متعلق حافظ ابن قیم کی رائے	۱۲۳
اسلام اور نظر بد	۱۲۴
صحابی کو نظر لگی	۱۲۵
آنحضرت ﷺ اور نظر	۱۲۶
نظر سے بچنے کا طریقہ	۱۲۶
نظر کا علاج	۱۲۷
طب نبوی	۱۲۸
نظر کا دوسرا علاج	۱۲۸
نظر باز کو ہدایت	۱۲۹
سلب مرض	۱۳۰

مضمون	صفحہ
مجرب عمل ہمزاد (نورانی)	۱۳۱
کشف کا ایک اور طریقہ	۱۳۳
ایک کشف کا آسان طریقہ	۱۳۳
کشف القبور دعوت روحانیات	۱۳۳
استخارہ کی ترکیب	۱۳۶
بشارت	۱۴۰
حب کا ایک روزہ عمل	۱۴۲
برائے محبت زوجین	۱۴۳
عمل حل مشکلات	۱۴۴
ٹوٹکہ تپ کیلئے	۱۴۴
طب روحانی	۱۴۵
ہر مشکل کے لئے مجرب	۱۴۵
نرینہ اولاد کے لئے	۱۴۶
سائنس اور نجوم	۱۴۷
تفہیم تقویم	۱۴۹
ہَیْئَۃُ الطَّالِعُ	۱۵۲
عمر طبعی معلوم کرنے کا طریقہ	۱۵۳
بروج کے حروف	۱۵۴
قمری دنوں کے اثرات اور ان کے طلاسم	۱۵۵

مضمون	صفحہ
علم النفس	۱۵۶
سانس کی اقسام	۱۵۷
سانس کی رفتار	۱۵۸
رگوں کا اثر	۱۵۸
رگوں کا مقام	۱۵۸
شرف مشتری	۱۶۰
علم الحروف	۱۶۹
اعداد اور ان کا اثر	۱۷۱
روحانی نمبر	۱۷۳
روحانی نمبروں کی تفصیل	۱۷۴
علم الجفر	۱۷۷
علم جفر	۱۸۰
جفر الخاص	۱۸۲
یَا رَزَّاقُ اَرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ	۱۸۶
حروف ابجد کے کرشمات	۱۸۸
مستحصلہ	۱۹۸
خواص الحروف	۲۰۰
بلندی مراتب اور ہر دلعزیزی خلایق	۲۰۳
دائرہ حروف معہ موکل	۲۰۶
حروف کی سمت	۲۰۷

مضمون صفحہ

اَللّٰہُ الصَّمَدُ یَا عَزِیْزُ ۲۰۷
عمل کے فضائل ۲۰۷
اسماء خداتعالیٰ اوراس کے برج کیفیت ۲۱۰
یاوَہاب کے فضائل ۲۱۲
باباگلشن شاہ کادوسرا عمل ۲۱۳
کشتہ جات ۲۱۴
علم النقوش ۲۱۶
بیس کا نقش ۲۱۸
حاضری مطلوب ۲۲۱
بسم اللہ شریف کے خواص وبرکات ۲۲۲
کسی کو بلانے کا عمل ۲۲۲
عمدہ اخلاق اور باطن درستگی کی دعا ۲۲۲
شہوت دور دشمن مغلوب ۲۲۳
ایک سال میں امیر ہونے کا عمل ۲۲۴
اکسیر محبت ۲۲۴
ذہن کی تیزی کا عمل ۲۲۵
تنگی دور کرنے کا عمل ۲۲۵
قرض سے نجات کا عمل ۲۲۵
بچہ کی پیدائش میں سہولت ۲۲۶
حروف بسم اللہ کے خواص ۲۲۶
حرف، ب والے اسماء الٰہی کے خواص ۲۲۶
حروف سین کی اولیت ۲۲۷
نازل وقت میں کام آنے والی دُعا ۲۲۸
اقسام حروف ۲۲۸
حروف مقطعات میں سے اسم اعظم ۲۲۹
اسرار حرف شین ۲۳۲
قبولیت دعا بذریعہ اسم شہید ۲۳۴
ابن قیم کا تجربہ ۲۳۶
حضرت شہاب الدین سہروردی کا تجربہ ۲۳۶
ہر مرض سے نجات کا عمل ۲۳۶
فوائد اسم اعظم اور اس کی تصریفات ۲۳۸
حکایت ۲۳۸
کثیر امراض کا علاج ۲۳۹
مقدمہ میں کامیابی کا عمل ۲۳۹
عمل حصول غلبہ ۲۴۰
عمل حفاظت ۲۴۰
ہر حاجت پوری ہو ۲۴۱
حصول اسرار کا عمل ۲۴۱
قضائے حاجات ۲۴۲
اسم اعظم والی دعا ۲۴۳

مضمون صفحہ

رنج وغم سے دور رہنے کی دعا ۲۴۳
دعائے مستجاب ۲۴۴
اسم اعظم والی دعائے نابینا ۲۴۷
خواص پانچ آیات شریفہ ۲۴۸
اثرات اسم اعظم ۲۵۰
ہر بلا سے حفاظت ۲۵۱
رِیَاضَتُ یَا کَرِیْمُ یَا رَحِیْمُ ۲۵۲
خواص کھیعص ۲۵۳
خواص حروف مقطعات ۲۵۵
حفاظت کا عمل ۲۵۶
اسم اعظم کے لطائف ۲۵۷
سلامٌ قولاً مِن ربّ الرحیم کی ریاضت اور مؤکل کی تسخیر ۲۶۱
حروف اور ان کے خواص واثرات ۲۶۱
عربی حروف کے خواص ان کے نقوش وموکلات اور املاک وایام حرف الف کے خواص ۲۶۳
حرف الباء کے خواص ۲۶۵
حرف الثاء کے خواص ۲۶۷
مطلوب کا بلانا ۲۶۷
حرف الجیم کے خواص ۲۶۸
چور معلوم کرنا ہو ۲۶۸
برائے محبت ۲۶۸
حرف احاء کے خواص ۲۶۹
حرف الخاء کے خواص ۲۷۰
حرف الدال کے خواص ۲۷۰
حرف الذال کے خواص ۲۷۱
عظیم قوت وطاقت حاصل کرنے کا عمل ۲۷۱
حرف الراء کے خواص ۲۷۲
حرف الزاء کے خواص ۲۷۳
حرف السین کے خواص ۲۷۳
حل مشکلات کشادگی رزق ۲۷۴
حرف الشین کے خواص ۲۷۴
برائے محبت وہیبت ۲۷۴
جادو گڑا ہوا معلوم کرنا ۲۷۵
حرف الصاد کے خواص ۲۷۵
مچھلی کا شکار ۲۷۵
حرف الضاد کے خواص ۲۷۶
انہدام مکان ۲۷۶
حاکم کی معزولی دشمن کی ہلاکت ۲۷۶

مضمون صفحہ
گم شدہ کی فوراً واپسی ۲۷۶
حرف الطآء کے خواص ۲۷۷
حرف الظآء کے خواص ۲۷۷
حرف العین کے خواص ۲۷۸
حرف الغین کے خواص ۲۷۹
سربستہ رازوعلوم کا انکشاف اور مقبول خلائق ۲۷۹
حرف الفاء کے خواص ۲۷۹
ایک راز کی بات ۲۸۰
حرف القاف کے خواص ۲۸۰

مضمون صفحہ
برائے قوت وطاقت ۲۸۰
حرف الکاف کے خواص ۲۸۱
حرف اللام کے خواص ۲۸۲
حرف المیم کے خواص ۲۸۲
حرف النون کے خواص ۲۸۳
حرف الہا کے خواص ۲۸۳
حرف الواؤ کے خواص ۲۸۴
حرف لآ کے خواص ۲۸۴
حرف آلیا کے خواص ۲۸۴

حال دل

ایک عامل ہوتا ہے اور ایک کامل۔ عامل تو سب ہوتے ہیں۔ یا بن بھی جاتے ہیں۔ کامل کوئی کوئی ہوتا ہے۔

اب سوال یہ ہے اگر لاعلم ہیں تو عامل کیسے بنیں۔

اگر عامل ہیں تو کامل کیسے بنیں۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جو صدیوں سے اذہان میں متبدل ہے۔

زیر نظر کتاب میں عامل بننے کے راز، کامل بننے کے گُر، بے مثال بننے کے انوکھے بھید اور ایسے ایسے عاملین کاملین کے زندگی کے تجربات کا نچوڑ جنہوں نے اپنے رازوں کو اپنے گناہوں کی طرح چھپایا۔

بس جو محنت کرے گا وہ پا جائے گا۔ جو جتنی توجہ کرے گا وہ نئے سے نئے بھید پائے گا۔

قارئین زیر نظر کتاب میں عاملین کے تجربات اور مشاہدات اور عمل وعملیات کی مختلف تراکیب پیش کی ہیں جو کہ حرف آخر نہیں یہ تمام اگر شریعت کے دائرے میں اور پوچھ کر کی جائیں تو شاید نفع مند ہوں ورنہ بعض اوقات صرف ان پر بھروسہ اور اعتماد کرنے سے انسان شریعت کی حدود پار کر کے شرک اور کفر میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہمارا اصل ماخذ صرف قرآن اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

باقی یہ تمام تراکیب مختلف عاملوں کی ہیں جن سے سو فیصد متفق ہونا مؤلف کے لئے لازم نہیں۔

کوشش کی گئی ہے کہ اس میں ایسے عملیات ووظائف لکھیں جائیں جو شریعت سے متصادم نہ ہوں اگر آپ کو کہیں کوئی شک وشبہ گزرے تو ہمیں اطلاع کریں ہم اس کی اصلاح کریں گے۔

حکیم محمد طارق محمود عبقری مجذوبی چغتائی
78/3 مزنگ چونگی یونائیٹڈ بیکری اسٹریٹ
جیل روڈ لاہور 042-7552384

چند ضروری باتیں

عامل کو جن کے دفعیہ کی تدابیر اختیار کرنے سے پہلے مندرجہ ذیل امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

(۱) مقام عمل پاک ہو، عامل باوضو ہو، مریض کو بھی وضو کرادے تو بہتر ہے۔
(۲) اس جگہ کوئی عورت حائضہ موجود نہ ہو۔
(۳) اس مجلس میں زیادہ بات چیت سے گریز کریں۔
(۴) عامل عزیمت بآواز بلند پڑھے، ورنہ کم سے کم درود شریف تو بآواز بلند پڑھے۔
(۵) عمل کے وقت متعلقہ دھونی دیتا رہے۔
(۶) عمل کے وقت مریض کے گلے میں کوئی بھی پرانا تعویذ موجود نہ ہو۔
(۷) عمل چھت دار مکان میں ہو، کھلے آسمان کے نیچے نہ ہو۔
(۸) مریض کو عامل کے روبرو ہونا چاہئے اگر مریض مرد ہو تو مرد ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے اور اگر مریض عورت ہو تو عورت ہی مریض کو عامل کے سامنے بٹھائے۔
(۹) عمل کا بہتر وقت بعد نماز عصر یا بعد نماز مغرب ہے۔
(۱۰) آسیب زدہ شخص کو اگر غسل کرانا ہو تو چھت دار جگہ غسل کرائیں کھلے آسمان کے نیچے نہ کرائیں۔
(۱۱) عامل دوران عمل حصار کے ساتھ ساتھ کوئی نقش برائے حفاظت اپنے بازو پر ضرور باندھ لے۔
(۱۲) عمل شروع کرتے وقت عامل اپنے گناہوں کی معافی چاہیے اور اپنے عاجز اور کمزور ہونے کا اعتراف کرے۔
(۱۳) عمل سے پیشتر کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔
(۱۴) عمل کے وقت عامل کا پیٹ کھانے سے پر نہ ہو۔

(۱۵) عمل کے وقت عامل خوشبو وغیرہ کا استعمال کرے۔
(۱۶) جس عمل کی جو بھی تعداد ہو اس میں کمی بیشی نہ کرے۔
(۱۷) کسی وجہ سے ایک بار عمل کرنے سے کام نہ بنے تو اس عمل کو مکرر کرے۔

☆☆☆

تعویذ لکھنے والوں کو ضروری ہدایات

صاحب عزائم یعنی تعویذ لکھنے والا خود بالذات مرد پرہیزگار متقی و دیندار ہو پابند صوم وصلوٰۃ و تہجد گذار ہو صاحب شرم وحیا قناعت شیوہ فریب خلق سے بیزار کذب دریال سے دور بالطبع کم آزار ہو۔ آنکھوں سے پاک دل سے خوش نیت رہے خلق اللہ کو فیض رسانی کا خیال ہر ساعت رہے ذاکر ذکر حق تعالیٰ ہو۔ مال حرام سے متنفر اور رزق حلال کا جویا ہو۔

مشورائے مصاحب اہل کمال میں ہے تاثیر خیر و برکت رزق حلال میں ہے

مسکرات یعنی نشے کی چیزوں سے نفور رہے بلکہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بھی دور رہے۔ اگر کوئی کسی کو ایذا رسانی یا تکلیف دہی میں امداد چاہے تو فہمائش کر کے اس کو ایسے کار قبیح سے روکے جس طالب کو نقش یا تعویذ دے اس کا محنتانہ یا نذرانہ مقرر کر کے نہ لے بلکہ للہ فی اللہ کام کردے۔ اگر کوئی بخاطر طیب کچھ نذر کرے لے لے۔ جب امور متذکرہ بالا کا عامل ہوگا۔ تب تائید ایزدی سے اس قابل ہوگا کہ تعویذ میں تاثیر پیدا ہوگی۔ اس کی خاصیت ہویدا ہوگی۔ خداوند کریم عالی مرتبہ کرے گا۔ نیک ثمرہ عطا کرے گا۔ اگر ہدایات مذکورہ پر عمل نہ کرے گا۔ تعویذ اور نقش بے اثر رہے گا علاوہ اس کے اس علم دقیق کے دقائق سے بھی لازم ہے کہ خبردار ہوا اور اس کے سائز لوازمات جزئی مثل رعایات ساعات سعد ونحس و وقائقات وثانیات وثالثات وموثرات فلکی وارضی وموکلات نقوش وغیرہ سے کما حقہٗ واقف کار ہو کیونکہ یہ امورات اس علم مبارک میں لازم وملزوم ہیں اہل فن کو بخوبی معلوم ہیں۔

اللہ ہم کو نیک ہدایت عطا کرے۔ آمین

دعا کیا ہے؟

دعا کے لغوی معنی فقط پکارنا اور اپنی طرف بلانا ہے چنانچہ قرآن حکیم میں نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَھَارًا o فَلَمْ یَزِدْھُمْ دُعَآئِیْٓ اِلَّا فِرَارًا o

”اس نے کہا اے میرے پروردگار میں اپنی قوم کو دن رات بلاتا رہا۔ مگر میرے بلانے سے وہ اور زیادہ بھاگتے رہے۔“ اور ندا بھی دعا کا ہم معنی و مترادف لفظ ہے قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ o

”اور ان منکروں (کو سمجھانے) کی مثال اس (چرواہے) کی مانند ہے جو (جانوروں کو) پکارتا ہے اور وہ زبان تک پکار کی) آواز کے غیر اور کچھ سنتے سمجھتے یہ بہرے گونگے اندھے ہیں اس لئے کوئی بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔

ان آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ دعا اور ندا کے حقیقی معنی سوال کرنا نہیں بلکہ صرف پکارنا اور اپنی طرف بلانا ہے۔ لیکن چونکہ اکثر اوقات انسان خدائے قدوس کو پکارتے ہوئے کوئی درخواست بھی پیش کر دیتا ہے تو اس وقت دعا اور ندا کے معنی سوال کرنا ہی سمجھا جائے گا۔ مثلاً

ھُنَالِکَ دَعَا زَکَرِیَّا رَبَّہٗ قَالَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ۔

”یہ حال دیکھ کر ذکریا نے اپنے رب کو پکارا۔ پروردگار! اپنی قدرت سے مجھے نیک اولاد عطا کر تو ہی دعا سننے والا ہے۔“

اور دوسری جگہ فرمایا!

وَزَکَرِیَّا اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ o

”اور جب ذکریا نے اپنے رب کو پکارا۔ پروردگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ و۔ اور تو ہی سب

سے بہتر وارث ہے۔“

چنانچہ جب بندہ خدائے قدوس کے حضور میں دعا اور ندا کے ساتھ اپنی کوئی درخواست اور حاجت بھی پیش کرے اس وقت دعا کے معنی اَلْاِبْتِہَالُ اِلَی اللّٰہِ بِالسُّؤَالِ (نہایت عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے کچھ مانگنا) ہو جاتے ہیں۔

☆☆☆

انسانی فطرت

انسان کی فطرت ہے جب وہ کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جسے خود دور نہیں کر سکتا۔ یا کسی ایسی چیز کا حاجت مند ہوتا ہے جسے کسی طرح خود حاصل نہیں کر سکتا، تو پھر کسی ایسی ہستی کی طرف ملتجیانہ اور متضرعانہ انداز سے متوجہ ہوتا ہے جو اس کے خیال میں اس کی مصیبت کو دور کرنے اور اس کی حاجت کو پورا کرنے پر قادر بھی ہوتی ہے۔ اور اس ہستی کے دل میں اس کے متعلق محبت اور رحم کے جذبات بھی موجود ہوتے ہیں۔

ایک چھوٹے بچے کو دیکھئے۔ جب اسے کوئی تکلیف یا مصیبت پہنچتی ہے۔ جسے وہ خود دور نہیں کر سکتا یا اسے کسی ایسی شے کو حاصل کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ جسے وہ خود حاصل نہیں کر سکتا تو اس وقت وہ اپنی مہربان ماں کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اسے اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ اس کے سامنے رو رو کر اپنی مصیبت کا اظہار کرتا اور اس کے رحم و شفقت کے جذبات کو ابھارتا ہے تاکہ وہ اس کی تکلیف کو دور یا اس کی حاجت کو پورا کر دے۔

ادھر مادر مشفق کی مامتا بچے کی گریہ زاری اور اس کے آنسوؤں کو دیکھتے ہی جوش میں آ جاتی ہے اور بچے کو مطمئن کرنے کی ہر ممکن کوشش فوراً شروع کر دیتی ہے۔ چنانچہ اگر بچہ کسی ایسی تکلیف میں مبتلا ہو کر جسے دور کرنا ضروری ہو تو اس کی ماں فوراً اس تکلیف کو دور کر دیتی ہے۔ اور اگر بچہ کی مطلوبہ چیز اسے لے کر دینا اس کے لئے مفید ہو تو فوراً لے کر دے دیتی ہے۔

لیکن اگر بچہ کسی تکلیف میں مبتلا ہو جس تکلیف کا دور کرنا بچہ کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کی ماں اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش نہیں کرے گی۔ البتہ اپنے پیارے بچے کے دل

کی ڈھارس بندھانے اور اسے سکون بخشنے کے لئے اس سے غیر معمولی پیار کرے گی۔ اسے چومے گی پچکارے گی، ہمدردانہ باتوں سے اسے تسلیاں دے گی۔ کھلونوں اور مٹھائیوں یا کم از کم خوش کن وصد دل سے اس کے دل کو بہلانے کی کوشش کرے گی۔ تا کہ اس کا بچہ اس تکلیف کو ہنسی خوشی برداشت کر سکے۔

مثلاً کسی بچہ کے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے یا گر کر اس کی کوئی ہڈی ٹوٹ گئی یا اس کا کوئی پھوڑا اس قابل ہے کہ اسے چیر دیا جائے تو ان صورتوں میں سے کسی بھی صورت میں جب وہ بچہ کسی کانٹا نکالنے والے ہڈیاں جوڑنے والے یا اپریشن کرنے والے جراح کے سپرد کیا جائے گا۔ اور جراح اپنا عمل شروع کرے گا۔ تو بے شک بچہ تکلیف میں مبتلا ہو گا۔ وہ روئے گا۔ چلائے گا۔ ماں سے مدد کی درخواست کرے گا لیکن اس کی مہربان ماں اسے جراح کی سختی سے بچانے کی کوشش نہیں کرے گی۔ البتہ اپنے بچے کے دل کو تقویت دینے اس کے حوصلہ کو بڑھانے اور اسے تسلی دینے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔

یا بالفرض ایک چھوٹا بچہ ماں سے تیز دھار والی خوبصورت چھری مانگتا ہے تا کہ اس کے ساتھ کھیلے یا کھانے کے لئے کوئی ایسی چیز مانگتا ہے جو زہریلی ہو۔ یا اس کی صحت کے لئے نقصان دہ ہو تو اس کی ماں ہرگز اپنے بچے کی ایسی خواہش پوری نہیں کرے گی۔ البتہ اگر بچہ بہت ضد کرے گا۔ تو اسے بہلا پھسلا کر ٹال دے گی۔ یا ان نقصان دہ اشیاء کی بجائے کوئی اور مفید یا غیر مضر چیزیں دے دے گی۔ تا کہ بچہ اپنی خواہش کے پورا ہونے سے مضطرب بھی نہ ہو اور اس کی یہ نقصان دہ خواہش پوری بھی نہ کی جائے۔

بلاشبہ جب وہی بچہ جوان اور عقلاً بالغ ہو جاتا ہے۔ اور اسے کسی ایسی چیز کی حاجت محسوس ہوتی ہے جسے وہ اپنی تگ و دو سے حاصل نہیں کر سکتا۔ یا وہ کسی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے جسے اپنی جد و جہد سے دور نہیں کر سکتا۔ تو اس کی فطرت اس وقت ہی تقاضا کرتی ہے کہ کسی ایسی مشفق و مہربان ہستی کے سامنے (جو میری حاجت کو پورا کرنے اور مصیبت کو دور کرنے پر قادر ہو) ایسی گریہ زاری اور عجز و مسکنت سے اپنی درخواست پیش کروں کہ اس

کی رحمت و شفقت جوش میں آ جائے اور وہ میری حاجت کو پورا اور مصیبت کو دور کر دے۔ اس وقت اگر وہ بالغ نظری سے غور کرے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ ایسی ہستی صرف اللہ کریم کی ہے جو اپنے بندے کی ہر حاجت کو پورا کرنے اور ہر مشکل کو حل کرنے پر قادر ہونے کے علاوہ انتہائی رحم و کرم اور رافت و شفقت والا بھی ہے۔

چنانچہ اس وقت اگر بندہ اپنے رؤف و رحیم خدا کے سامنے اسی انداز اور اسی یقین کے ساتھ اپنی حاجت پیش کر دیتا ہے جس انداز اور جس یقین کے ساتھ وہ بچپن میں اپنی ماں کے سامنے پیش کیا کرتا تھا تو خدا کی رحمت رافت اسی وقت جوش میں آ جاتی ہے اور اپنے روتے ہوئے مضطرب و بیقرار بندے کی دعا قبول کرنے کے لئے فوراً آمادہ ہو جاتی ہے۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْءَ

''بھلا کسی بیقرار دعا گو کی دعا کا جواب کون دیتا ہے اور اس کی تکلیف و مصیبت کو رفع کون کرتا ہے۔''

اِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِیْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ o

''اے نبی! جب میرے بندے تم سے میرے متعلق پوچھیں تو انہیں بتا دیجئے کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے۔ تو اس کی دعا سنتا اور جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں (یہ بات تم ان کو سنا دو) شاید کہ وہ راہ راست پر لیں۔''

لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی دعا کی قبولیت کی صورتیں بندے کی حاجت کو بعینہٖ پورا کرنا اور اس کی تکلیف کو دور کرنا ہی بندے کے لئے بہتر ہو تو خدا کی رحمت ایسا ہی کر دیتی ہے خواہ کسی بظاہر محال امر کو ممکن کرنا کیوں نہ پڑے۔

جیسے حضرت ذکریا علیہ السلام کی عمر سو سال ہو چکی تھی اور آپ کی زوجہ مکرمہ کی عمر اٹھانوے سال تھی مزید برآں یہ کہ حضرت مائی صاحبہ بانجھ تھیں۔ لیکن جب ذکریا علیہ السلام

ایک دن عبادت گاہ میں سیدہ مریم سلام اللہ علیہا کے پاس۔ بے موسم کے پھل رکھے ہوئے دیکھتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ مریم! یہ پھل کہاں سے آئے؟ اور سیدہ مریم علیہ السلام فرماتی ہیں۔

هُوَ مِنْ عِنْدَ اللّٰهِ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے آئے ہیں۔ تو دفعۃً حضرت ذکریا علیہ السلام کے دل میں دریائے احساس نہیں بلکہ بحرِ یقین موجزن ہو جاتا ہے کہ وہ خدائے رحیم وقدیر جو مریم کو بغیر کسی سبب کے بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے۔ اگر میں بھی اس کے حضور میں دست دعا دراز کروں تو وہ مجھ سے سو سال کے بوڑھے کو بھی فرزند عطا فرما سکتا ہے چنانچہ اسی اذعان ویقین کی کیفیت سے سرشار ہو کر بے قرار دل، اشکبار آنکھوں اور کپکپاتے ہوئے ہونٹوں سے بارگاہ ایزدی میں عرض پرداز ہوتے ہیں۔

هُنَالِکَ دَعَا ذَکَرِیَّا رَبَّهٗ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِo

”یہ حال دیکھ کر زکریا نے اپنے رب کو پکارا پروردگار! اپنی قدرت سے مجھے بھی نیک اولاد عطا فرما۔ بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے۔“

یہ دعا یقیناً اسی انداز اور اسی یقین کے ساتھ مانگی گئی تھی۔ جس انداز اور جس یقین کے ساتھ ایک معصوم بچہ اپنی مادر مہربان کے آگے فریاد کرتا ہے (اور شاید اس سے بھی بڑھ کر اضطراب ویقین کے ساتھ مانگی گئی ہو) چنانچہ رحمت حق سراپا قبولیت بن کر حضرت زکریا کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُکَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًا بِکَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَیِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَo

”تو اس کو فرشتے نے ندا دی جب کہ وہ محراب میں کھڑا نماز پڑھ رہا تھا، کہ اللہ تعالیٰ تجھے یحیٰ (فرزند) کی خوش خبری دیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے کلام کے ساتھ تصدیق کرنے والا، اور عفت مآب اور نبی صالح ہوگا۔“

حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا بعینہٖ اسی طرح قبول کر لی گئی جس طرح کہ وہ مانگی گئی تھی۔ کیونکہ اس دعا کا اسی طرح پورا ہونا آپ کے حق میں مفید اور بہتر تھا۔

لیکن چونکہ انسان بسا اوقات اپنی نادانی کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے ایسی چیزیں بھی مانگ بیٹھتا ہے جو اگر اسے دے دی جائیں تو اس کے لئے مصیبت کا باعث بن جائیں کیونکہ انسان اپنی فطری صلاحیتوں سے بے خبر ہونے یا اپنی آنکھوں پر نادانی وحماقت کی پٹی باندھ لینے کی وجہ سے اکثر ایسی چیزوں کی دعا بھی کر بیٹھتا ہے۔ جو فی الحقیقت اس کے لئے مضر رساں ہوتی ہے۔ جیسے ایک شخص دولت، اقتدار، شہرت، یا کسی خاص عورت کے لئے خدا تعالیٰ سے دعا گو ہوتا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں اگر اسے دے دی جائیں تو وہ اس کے لئے مصیبت یا تباہی و بربادی کا باعث بن جائیں۔

بلکہ بعض اوقات تو انسان اپنی کم ظرفی اور جلد بازی کی وجہ سے اپنی ذات یا اپنے عزیز رشتہ داروں کے لئے بددعا بھی کر بیٹھتا ہے۔

وَیَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِ وَکَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا۔

”جس طرح انسان اپنے لئے بھلائی کی دعائیں مانگتا ہے اسی طرح بسا اوقات برائی بھی مانگنے لگتا ہے اور انسان دراصل بہت ہی جلد باز واقع ہوا ہے۔“

لیکن خدائے قدوس چونکہ اپنے بندوں پر بہت زیادہ مہربان ہے۔ اور انسان کی بہتری اور بھلائی کو اس کی نسبت زیادہ اچھی طرح جانتا ہے۔ نیز وہ اس کی اہلیت وفطرت سے بھی بخوبی آگاہ ہے اس لئے انسان کی جن دعاؤں کو بعینہٖ پورا کرنا اس کے حق میں مناسب اور بہتر نہیں سمجھتا۔ انہیں قبول تو کر لیتا ہے لیکن بعینہٖ پورا نہیں فرماتا۔ بلکہ بندے کی بہتری اور مصلحت کے پیش نظر کوئی مناسب صورت اختیار فرما لیتا ہے۔

چنانچہ کبھی تو وہ دعائیں دعا گو کے لئے آخرت کا ذخیرہ اور اجر بن جاتی ہیں جسے بندہ قیامت کے دن حاصل کر کے نہایت مسرور ہوگا۔ کیونکہ انسان کی محتاجی اور ضرورت مندی اس دن سے زیادہ کسی اور وقت متصور نہیں ہو سکتی۔ بلکہ دنیا میں بعینہٖ پوری نہ ہونے والی دعاؤں کا اجر و بدلہ حاصل کرے گا۔ اور کہے گا! کاش کہ دنیا میں میری کوئی دعا بھی پوری نہ ہوتی۔ اور ان سب کا اجر مجھے آج ہی مل جاتا۔

اور کبھی ان نہ پوری ہونے والی دعاؤں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بندے پر مستقبل میں.......... کئی تکلیفوں اور مصیبتوں کو دور فرما دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا بِدَعْوَۃٍ لَیْسَ فِیْھَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَۃُ رَحْمٍ اِلَّا اعْطَاہُ اللّٰہُ بِھَا اِحْدیٰ ثَالِثٍ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ لَہٗ دَعْوَتَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَھَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِمَّا اَنْ یَّصْرِفَ عَنْہُ مِنَ السَّمَآءِ مِثْلِھَا قَالُوْا اِذًا نُکْثِرُ قَالَ اللّٰہُ اَکْثَرُ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو۔ جس میں گناہ یا قربت دری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خدا ان تین دعا کے مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۱) یا اس کا مقصد پورا کر دیتا ہے۔

(۲) اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا رکھتا ہے۔

(۳) دعا مانگنے والے کی اتنی تکلیف و مصیبت دور کر دیتا ہے کہ جتنی اس نے دعا میں اپنے نفع کی خواہش کی تھی صحابہ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعائیں کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خدا کا فضل بہت زیادہ ہے۔

اور جب بندہ کسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے رنج والم سے نجات حاصل کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں درد و سوز اور عجز و نیاز کے ساتھ دست بدعا ہوتا ہے۔ تو رحمت حق سب سے پہلے یہ دیکھتی ہے کہ بندے کی اس تکلیف کا دور کر دینا ہی بندے کے لئے مفید ہو تو اجابت حق ایسا ہی کر دیتی ہے۔ لیکن اگر خدا کی حکمت بندے کے تکلیف میں مبتلا رہنے میں ہی اس کی مصلحت دیکھے (کیونکہ دکھ درد گناہوں کا کفارہ اور ترقی درجات کا باعث بنتے ہیں) تو پھر بندے کی متضرعانہ دعا کی قبولیت ایک نور کی صورت میں بندے کے دل پر نازل ہو کر اس کے احساس تکلیف کو ختم یا بہت کم کر کے اسے سکون و طمانیت بخش دیتی ہے اور ایک شفا بخش مرہم بن کر اس۔ کے دل کے زخموں کو مندمل کر دیتی ہے۔

دعا کا نفسیاتی فائدہ

جب کسی بچے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اسے اپنے اردگرد کوئی ہمدرد نظر نہیں آتا جو اس کے غم کو غلط کر سکے تو اس وقت وہ بچہ رونے لگ جاتا ہے اور ساتھ ساتھ ہائے۔ اماں ہائے اماں کا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ چونکہ اماں کی ذات بچے کے لئے محبت و شفقت کا ایک پر خلوص مجسمہ اور اسے مصائب و تکلیف سے نجات دینے کا ایک عظیم قلعہ ہوتی ہے اس لئے بچے کو اماں کے لفظ میں بھی اتنی لذت اور اتنی شیرینی محسوس ہوتی ہے کہ وہ مصائب و تکلیف کی تکلیفوں کو اماں کے لذیذ شیریں نام کے تکرار سے ہی ختم کرنے کی کوشش شروع کرتا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر ہائے اماں کا وظیفہ پڑھنے اور رونے دھونے سے اس کے دل سے غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کی تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ نیز انسان کی فطرت کا خاصہ ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف و مصیبت پہنچتی ہے یا اسے کوئی حاجت ہوتی ہے تو اسکا دل درد و غم کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے اور جب ایک غمزدہ انسان اپنی تکلیف و مصیبت کو اپنے کسی ہمزاد اور محسن کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اور شدت غم سے اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ نکلتے ہیں تو وہ مغموم انسان معاً محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا ہے اور غم کا وہ طوفان جس نے سینے کے اندر ایک قیامت برپا کر رکھی تھی الفاظ اور آنسوؤں کی صورت میں بہہ کر باہر نکل گیا ہے۔

چونکہ ایک مومن کا سب سے بڑا غمگسار و دلنواز، مصائب سے پناہ دینے اور اس کے ساتھ بے حد محبت کرنے والا صرف خدائے بلند و برتر ہوتا ہے۔ جو نہ صرف دکھیوں کی دکھ بھری فریادیں۔ ہمدردی سے سنتا بلکہ ان کے دکھوں کو دور بھی کرتا ہے۔ اس لئے مومن ہجوم مصائب میں اماں کے بجائے اپنے غم کو غلط کرتا اور اپنی فریادیں اسی کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ اور جب وہ اپنے مشفق مہربان اللہ کو اپنا دکھ درد سنا کر اور آنکھوں سے آنسو بہا کر فارغ ہوتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو چکا ہے۔ اور اس کا غم اپنا وزن اور اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ لہٰذا نفسیاتی طور پر بھی دعا ایک مومن کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن

اور کبھی ان نہ پوری ہونے والی دعاؤں کے بدلے میں اللہ تعالیٰ بندے پر مستقبل میں.........کئی تکلیفوں اور مصیبتوں کو دور فرما دیتا ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیْ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْا بِدَعْوَةٍ لَیْسَ فِیْهَا اِثْمٌ وَلَا قَطِیْعَةُ رَحْمٍ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ بِهَا اِحْدٰی ثَالِثٍ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَ لَهٗ دَعْوَتَهٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَهَا لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ وَاِمَّا اَنْ یَّصْرِفَ عَنْهُ مِنَ السَّمَآءِ مِثْلِهَا قَالُوْا اِذًا نَکْثُرُ قَالَ اللّٰهُ اَکْثَرُ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان دعا مانگے اور اس میں کوئی ایسی بات نہ ہو۔ جس میں گناہ یا قربت دری کے انقطاع کا ذکر ہو تو خدا ان تین دعا کے مانگنے والے کو ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے۔

(۱) یا اس کا مقصد پورا کر دیتا ہے۔

(۲) اس کی دعا کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنا رکھتا ہے۔

(۳) دعا مانگنے والے کی اتنی تکلیف ومصیبت دور کر دیتا ہے کہ جتنی اس نے دعا میں اپنے نفع کی خواہش کی تھی صحابہ نے عرض کیا پھر تو ہم بہت دعائیں کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا خدا کا فضل بہت زیادہ ہے۔

اور جب بندہ کسی تکلیف ومصیبت میں مبتلا ہوتا ہے اور اپنے رنج والم سے نجات حاصل کرنے کے لئے بارگاہ الٰہی میں درد وسوز اور عجز ونیاز کے ساتھ دست بدعا ہوتا ہے۔ تو رحمت حق سب سے پہلے یہ دیکھتی ہے کہ بندے کی اس تکلیف کا دور کر دینا ہی بندے کے لئے مفید ہو تو اجابت حق ایسا ہی کر دیتی ہے۔ لیکن اگر خدا کی حکمت بندے کے تکلیف میں مبتلا رہنے میں ہی اس کی مصلحت دیکھے (کیونکہ دکھ درد گناہوں کا کفارہ اور ترقی درجات کا باعث بنتے ہیں) تو پھر بندے کی متضرعانہ دعا کی قبولیت ایک نور کی صورت میں بندے کے دل پر نازل ہو کر اس کے احساس تکلیف کو ختم یا بہت کم کر کے اسے سکون وطمانیت بخش دیتی ہے اور ایک شفا بخش مرہم بن کر اس۔ کے دل کے زخموں کو مندمل کر دیتی ہے۔

دعا کا نفسیاتی فائدہ

جب کسی بچے کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے اور اسے اپنے اردگرد کوئی ہمدرد نظر نہیں آتا جو اس کے غم کو غلط کر سکے تو اس وقت وہ بچہ رونے لگ جاتا ہے اور ساتھ ساتھ ہائے۔ اماں ہائے اماں کا وظیفہ پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ چونکہ اماں کی ذات بچے کے لئے محبت وشفقت کا ایک پرخلوص مجسمہ اور اسے مصائب وتکلیف سے نجات دینے کا ایک عظیم قلعہ ہوتی ہے اس لئے بچہ کو اماں کے لفظ میں بھی اتنی لذت اور اتنی شیرینی محسوس ہوتی ہے کہ وہ مصائب و تکلیف کی تکلیفوں کو اماں کے لذیذ شیریں نام کے تکرار سے ہی ختم کرنے کی کوشش شروع کر دیتا ہے۔ چنانچہ تھوڑی دیر ہائے اماں کا وظیفہ پڑھنے اور رونے دھونے سے اس کے دل سے غم کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے اور اس کی تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ نیز انسان کی فطرت کا خاصہ ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف ومصیبت پہنچتی ہے یا اسے کوئی حاجت ہوتی ہے تو اسکا دل درد وغم کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے اور جب ایک غمزدہ انسان اپنی تکلیف و مصیبت کو اپنے کسی ہمزاد اور محسن کے سامنے بیان کرتا ہے۔ اور شدت غم سے اس کی آنکھوں سے آنسو بھی بہہ نکلتے ہیں تو وہ مغموم انسان معاً محسوس کرتا ہے کہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو رہا ہے اور غم کا وہ طوفان جس نے سینے کے اندر ایک قیامت برپا کر رکھی تھی الفاظ اور آنسوؤں کی صورت میں بہہ کر باہر نکل گیا ہے۔

چونکہ ایک مومن کا سب سے بڑا غمگسار ودلنواز، مصائب سے پناہ دینے اور اس کے ساتھ بے حد محبت کرنے والا صرف خدائے بلند وبرتر ہوتا ہے۔ جو نہ صرف دکھیوں کی دکھ بھری فریادیں۔ ہمدردی سے سنتا بلکہ ان کے دکھوں کو دور بھی کرتا ہے۔ اس لئے مومن ہجوم مصائب میں اماں کے بجائے اپنے غم کو غلط کرتا اور اپنی فریادیں اسی کے حضور میں پیش کرتا ہے۔ اور جب وہ اپنے مشفق مہربان اللہ کو اپنا دکھ درد سنا کر اور آنکھوں سے آنسو بہا کر فارغ ہوتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کے دل کا بوجھ ہلکا ہو چکا ہے۔ اور اس کا غم اپنا وزن اور اپنی اہمیت کھو چکا ہے۔ لہٰذا نفسیاتی طور پر بھی دعا ایک مومن کے لئے بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔ لیکن

اس کے ساتھ ہی جب اجابت حق سکون وطمانیت بن کر اس کے دل کی بھڑکتی ہوئی آتش غم پر رحمت کا سینہ بھی برسا دیتی ہے تو غمگین فریادی مکمل سکون واطمینان پالیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کافروں اور مشرکوں کی دعائیں بھی قبول کرلیتا اور ان کی حاجات پوری فرما دیتا ہے۔ حتی کہ ابلیس لعین نے لعنتی قرار دیئے جانے کے بعد خدائے قدوس سے دعا کی کہ مجھے قیامت تک کی زندگی عطا فرمائی جائے۔ تو اس کی بھی یہ دعا قبول فرمائی گئی۔ تو جس کریم کی بخشش اور سخاوت کا یہ عالم ہو پھر اس سے کیوں دعا نہ کی جائے اور اس کے سامنے اپنا دست سوال کیوں دراز نہ کیا جائے۔ اور جب اس کے بغیر حاجتیں پوری کرنے والا اور مرادیں برلانے والا اور کوئی بھی نہ ہو تو پھر بغیر اس کا دروازہ کھٹکھٹائے اور چارہ کار ہی کیا ہے؟

اس لئے ہر نیک و بد کو ہر حاجت اور ہر مصیبت کے وقت اسی کے حضور میں دست سوال دراز کرنا چاہئے۔ اور دنیا وآخرت کی ہر بھلائی ہر وقت اسی سے مانگتے رہنا چاہئے۔ اور ہر دعا کے بعد یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ہماری یہ دعا ضرور قبول ہوگئی ہے۔ البتہ اس قبولیت کی جو صورت ہمارے حق میں بہتر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ وہی صورت بنا دیں گے۔

دعا عبادت ہے

علاوہ ازیں جب انسان اپنی مشکل کشائی اور حاجت روائی کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور میں گڑگڑا کر محو دعا ہوتا ہے تو اس وقت گویا وہ زبان حال سے خدا تعالیٰ کے مشکل کشا حاجت روا اور قادر مطلق ہونے کا اعتراف اور اپنی محتاجی و بے چارگی اور عجز وافتقار کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ مثلاً ایک دعا گو جب خدا کے حضور میں رزق کی دعا کرتا ہے۔ تو گویا وہ زبان حال سے اس بات کا اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ اے خدا میں صرف تجھی کو رازق جانتا اور مانتا ہوں۔ یا جب ایک شخص خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض سے شفا حاصل کرنے کی دعا کرتا ہے تو دراصل وہ خدا کے حضور میں اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ میں صرف تجھی کو صحت بخشنے والا شافی مطلق تصور کرتا ہوں (وقس علیٰ ہذا) اور اپنی بے چارگی ومحتاجی رب کریم کی عظمت وقدرت کے اعتراف واظہار کا نام ہی عبادت ہے۔ اسی لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کو

نہ صرف عبادت بلکہ عبادت کا مغز قرار دیا ہے۔ کیونکہ انسان کے عجز وافتقار اور تذلل و بے چارگی کا اظہار واقرار اور خدا تعالیٰ کی علو وعظمت اور اس کی مالکیت مطلقہ وقدرت کاملہ کا اعتراف اس وقت سے زیادہ اور کسی وقت بھی ممکن نہیں۔ جب کہ بندہ شدید بے تابی و پریشانی کے عالم میں ہر طرف سے مایوس اور ناامید ہو کر صرف خدائے تعالیٰ ہی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتے ہوئے اپنی حاجتیں اور مصیبتیں اس کے حضور میں پیش کر رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں دو حدیثیں منقول ہیں۔

عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةِ (ترمذی نسائی ابوداؤد)

''حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت ہے۔''

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةِ (ترمذی)

''حضرت انس کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔''

اور صرف حدیث شریف میں ہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں بھی دعا کو عبادت کہا گیا ہے جیسا کہ سورۂ مومن میں ہے۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ (مومن۲۰)

''اور تمہارا رب کہتا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری پکار کا جواب دوں گا بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ عنقریب جہنم میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے۔''

اس آیت میں عبادت کا لفظ دعا کے لفظ کا مترادف بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ ابدائے آیت میں اُدْعُوْنِىْ کا لفظ ہے۔ لیکن يَسْتَكْبِرُوْنَ کے بعد عَنْ دُعَائِىْ کے بجائے عَنْ عِبَادَتِىْ آیا ہے جو اس امر کا بین ثبوت ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ دعا اور عبادت کو ہم معنی قرار دیا ہے الغرض دعا نہ صرف حاجات کے پورا ہونے اور مصائب وآلام کے دفعیہ کا سبب ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی بہترین عبادت بھی ہے جس کا بجالانا مومن کی فطرت کے لئے ناگزیر ہے۔

مصیبت و تکلیف کیا ہے

تکلیف اور دکھ دراصل انسان کے اپنے احساس کا نام ہے ایک انسان کے لئے کانٹے کے چبھ جانے یا بھڑ کے کاٹ لینے کی تکلیف بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے لیکن ایک انسان تیروں اور تلواروں کے زخم بھی ہنس ہنس کر برداشت کر لیتا ہے۔ اور انہیں کوئی خاص اہمیت نہیں دیتا۔ ایک انسان موت کے تصور سے ہی لرزہ براندام ہو جاتا ہے لیکن دوسرا موت کو ایک بہادرانہ کھیل سمجھ کر کھیل جاتا ہے۔ یہ سب کچھ انسان کے اپنے احساسات پر مبنی ہے۔ تو جب ایک دعا کرنے والا دردو کرب کے احساس سے مضطرب ہو کر خدا کے حضور میں دست بدعا ہوتا ہے۔ اور صرف اسی کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھ کر پکارتا ہے۔ تو اجابت حق سکون قلب اور طمانیت روح بن کر اس کے دل کو قوی کر دیتی اور اس کے احساس کرب کو مٹا دیتی ہے۔

الغرض دعا بعینہٖ پوری ہو یا نہ ہو، بارگاہ الٰہی میں قبول ضرور ہوتی ہے۔ اور دعا گو کی مراد پوری ہو یا نہ ہو، دعا اسے سکون خاطر اور اطمینان قلب ضرور بخش دیتی ہے۔

حصار کی ترکیب

بڑا اہم چل کرتے وقت یا جنات کے علاج کے وقت حصار کرنا ضروری ہے۔ حصار کی آسان ترکیب یہ ہے۔ مندرجہ ذیل سورتیں حسب ذیل ترتیب سے پڑھیں۔

(۱) آیۃ الکرسی (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳)

آیۃ الکرسی یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّ لَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُo

(۲) سورۂ کافرون (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ کافرون یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ لَآ اَعْبُدُ مَاتَعْبُدُوْنَ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ o

(۳) سورۂ اخلاص (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ اخلاص یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

(۴) سورۂ فلق (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ فلق یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّحَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(۵) سورۂ ناس (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ ناس یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰہِ النَّاسِ مِنْ شَرِّالْوَاسْوَاسِ الْخَنَّاسِ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ

مندرجہ بالا سورتیں پڑھ کر اپنے چاروں طرف پھونکے اور جسم پر دم کرے اور چاقو پر دم کر کے چاقو سے اپنے چاروں طرف خط (لائن) کھینچے۔

(۴) مرض معلوم کرنے کا طریقہ

مریض کے پاؤں کے ناخن سے سر کے بالوں تک ایک ڈور (دھاگا) ناپ کر سات مرتبہ سورۂ مزمل (پ۲۹) پوری سورت پڑھ کر اس دھاگے پر دم کردیں اور سورۂ مزمل کے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ اور اس دھاگے سے مریض کا قد ناپیں اگر بڑھ جائے اور دھاگا چھوٹا رہ جائے شیاطین کے اثر سے بیماری ہے اور قد گھٹ جائے اور دھاگا بڑھ جائے تو سحر ہے۔ یا جن کے اثر سے مرض ہے اور اگر دھاگا قد کے برابر ہے تو مرض جسمانی ہے ڈاکٹر یا حکیم سے علاج کرائے۔

☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱) برائے شناخت (پہچان) مرض

مرد یا عورت کا چوبیس گھنٹہ پہنا ہوا کرتہ یا قمیض جس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا نہ پہنا ہو (عورت کرتہ کے نیچے شمیض، باڈی یا انگیہ نہ پہنے ہو) صرف کرتہ ہو، کرتہ کے اوپر جو چاہے پہنے اس کے نیچے نہ پہنے۔ اس کرتہ کو بالشت سے ناپ کر نشان لگائے۔ پھر اس کپڑے پر مندرجہ ذیل عزیمت (قرآنی آیات) پڑھ کر اس کرتہ پر دم کرے (یعنی ہر بار پڑھ کر کرتے پر پھونک مارے) پھر اس کرتے کو پندرہ بیس منٹ تک رکھا رہنے دے۔ اس کے بعد اس کو دوبارہ بالشت سے ناپے۔ اگر کپڑا ایک انگل گھٹے (چھوٹا ہو جائے) یا بڑھے (بڑا ہو جائے) تو جان لے کہ اس مریض پر اثر ہمزاد کا ہے اور اگر دو انگل گھٹے یا بڑھے تو اثر شیطان کا ہے تین یا چار انگل بڑھے یا گھٹے تو اثر سحر جادو کا ہے اسی کے مطابق علاج کرے۔ اگر کپڑا پہلے ناپ کے مطابق برابر ہے تو مرض بدن کا ہے اور علاج حکیم یا ڈاکٹر سے کرائے۔ کیونکہ مرض بدن کا علاج معالج جسمانی ہی کرسکتا ہے البتہ سورہ فاتحہ پچیس بار اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے تو انشاءاللہ صحت

ہوگی۔ عزیمت یہ ہے۔

(۱) سورۂ فاتحہ تین بار پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔ سورۂ فاتحہ یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ o الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ o اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ o اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ o صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ o

(۲) آیۃ الکرسی تین بار پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔ آیۃ الکرسی یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ لَا تَاۡخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوۡمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ یَعۡلَمُ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِمۡ وَمَا خَلۡفَہُمۡ وَلَا یُحِیۡطُوۡنَ بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِہٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرۡسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَلَا یَـُٔوۡدُہٗ حِفۡظُہُمَا وَہُوَ الۡعَلِیُّ الۡعَظِیۡمُ o

(۳) سورۂ الصّٰفّٰت شروع سے لے کر مِنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ o تک ایک بار پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔ سورۂ الصّٰفّٰت کی آیتیں یہ ہیں

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا o فَالزّٰجِرٰتِ زَجۡرًا o فَالتّٰلِیٰتِ ذِکۡرًا o اِنَّ اِلٰـہَکُمۡ لَوَاحِدٌ o رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَیۡنَہُمَا وَرَبُّ الۡمَشَارِقِ o اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنۡیَا بِزِیۡنَۃِ ۣ الۡکَوَاکِبِ وَحِفۡظًا مِّنۡ کُلِّ شَیۡطٰنٍ مَّارِدٍ o لَا یَسَّمَّعُوۡنَ اِلَی الۡمَلَاِ الۡاَعۡلٰی وَیُقۡذَفُوۡنَ مِنۡ کُلِّ جَانِبٍ دُحُوۡرًا وَّلَہُمۡ عَذَابٌ وَّاصِبٌ o اِلَّا مَنۡ خَطِفَ الۡخَطۡفَۃَ فَاَتۡبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ فَاسۡتَفۡتِہِمۡ اَہُمۡ اَشَدُّ خَلۡقًا اَمۡ مَّنۡ خَلَقۡنَا اِنَّا خَلَقۡنٰہُمۡ مِّنۡ طِیۡنٍ لَّازِبٍ o

(۴) سورۂ جن شروع سے لے کر شَطَطًا تک ایک بار پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔

سورۂ جن کی آیات یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا
یَّهْدِیْٓ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِکَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا o وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا
مَااتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا o وَّ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ سَفِیْهُنَا عَلَی اللّٰهِ شَطَطًا

(۵) سورۂ اخلاص آخر تک ایک بار پڑھ کر کپڑے پر دم کرے۔

سورۂ اخلاص یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ

(۶) سورۂ فلق (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ فلق یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

(۷) سورۂ ناس (بسم اللہ کے ساتھ) ایک دفعہ (پارہ ۳۰)

سورۂ ناس یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِکِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ
الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ

سورۂ اعراف پارہ نمبر ۹ کی آیت ذیل ایک بار پڑھ کر دم کرے۔

سورۂ اعراف کی آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰهُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ

الْغَیْبَ لَا سْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ o

(۲) مرض۔ آسیب۔ سحر۔ جن۔ معلوم کرنے کا طریقہ

مریض کا ایسا کپڑا لے جس میں اس نے رات گذاری ہو۔ پہلے اس کپڑے کو گز یا بالشت سے ناپ لے اس کپڑے پر نشان لگا دے۔ پھر مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر دم کر کے کپڑے کو رکھ دے۔ ذرا دیر کے بعد پھر کپڑے کو ناپے۔ اگر کپڑا بڑھ جائے بیماری شیاطین کے اثر سے ہے اور اگر کپڑا گھٹ جائے بیماری جن یا سحر جادو کے سبب سے ہے اور اگر کپڑا سابقہ ناپ کے مطابق برابر رہا تو مرض جسمانی ہے۔ وہ عزیمت یہ ہے۔

(۱) سورۂ فاتحہ (الحمد شریف) آخر تک تین مرتبہ مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۲) والصافات سے لے کر لفظ ''لازب'' تک (سورۃ الصّٰفّٰت) ایک بار

(۳) سورۂ جن شروع سے لے کر لفظ ''شططا'' تک (سورۂ جن) ایک بار

(۴) قل اعوذ برب الفلق آخر تک ایک بار

(۵) قل اعوذ برب الناس آخر تک ایک بار

(۳) مریض کا حال معلوم کرنا

اگر مریض کا حال معلوم کرنا چاہے تو مندرجہ ذیل عزیمت پڑھ کر مریض پر دم کرے اگر مرض بڑھ جاوے۔ آسیب ہے۔ اگر کم ہو جائے تو جادو ہے اور اگر بدستور مرض رہے تو بیماری ہے۔

عزیمت یہ ہے۔

(۱) الحمد شریف (پوری سورۂ فاتحہ) سات ۷ مرتبہ

(۲) آیۃ الکرسی .... (سات ۷ مرتبہ)

(۳) سورۂ کافرون (قل یا ایہا الکافرون آخر تک) (سات ۷ مرتبہ)

(۴) سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد آخر تک (سات ۷ مرتبہ)

(۵) سورۂ الفلق (قل اعوذ برب الفلق آخر تک) (سات ۷ مرتبہ)

(۶) سورۂ الناس (قل اعوذ برب الناس آخر تک) (سات ۷ مرتبہ)

☆☆☆☆☆☆

برکت کیا ہے؟

انسان اپنی حیات مستعار اور بقائے نوعی کو برقرار رکھنے اور حد معیشت تک پہنچانے کے لئے چند اشیاء کا محتاج ہے۔ جن میں سے ایک رکن غذا بھی ہے۔ انسان کسی نہ کسی طریق سے غذا حاصل کر کے اپنے قصر حیات کی تعمیر کرتا رہتا ہے۔ غذا حاصل کرنے کے بے شمار طریق دنیا میں رائج ہیں۔ جن کا انحصار ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر ہم اس طوفانی فہرست کو ترک کر کے صرف دو نوع پر تقسیم کرتے ہیں۔

(۱) بیار محتاج حیات کے لئے اہمیت وسائل اختیار کریں۔ جس سے روح اور جسم دونوں بیک وقت رفعت و بالیدگی حاصل کر سکیں۔ مثلاً تجارت۔ صنعت و حرفت۔ صحت مزدوری۔ ملازمت یعنی اکل حلال۔

(۲) گزران اوقات کے لئے ایسے طریق اختیار کرنا۔ جس سے جسم کو بالیدگی نشو ونما اور طاقت حاصل ہو۔ مگر روح کو تنزل ہو۔ مثلاً چوری۔ رشوت۔ جھوٹی گواہی۔ بھیک۔ عصمت فروشی۔ دغا بازی یعنی لقمہ حرام۔

اگر چہ فرد عا اور بادی النظر میں آپ کو اور بھی اقسام نظر آ سکتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہاں ہی وہ ساحل اور ناپید اکنار سمندر کی شاخیں اور نہریں ہیں۔ آج کل ہر شخص اس کا شکار ہے کہ خرچ پورا نہیں ہوتا۔ اس شکایت میں چپڑاسی سے لے کر ہزاروں روپے تنخواہ پانے والے اور آمدنی رکھنے والے سب ہی شامل ہیں۔ دنیا حیران ہے۔ کہ یہ کیا راز ہے اگر گھر میں چار آدمی ہیں۔ تو چاروں دن رات محنت کرتے کرتے ہار جاتے ہیں۔ مگر اخراجات ہیں۔ کہ پورے ہوتے نظر نہیں آتے۔ اور جب کوئی اتفاقیہ کام سو دو سو کا پڑ جاتا ہے۔ تو بے قرض لئے اس کی تکمیل ہی نہیں ہوتی۔ اگر اس سوال کا جواب لیا جائے۔ تو تقریباً ہر شخص ایک ہی جواب دے گا۔ یعنی ہر چیز گراں ہے۔ دنیا میں تکلفات اور اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ آج تمدن ہی پیدا ہو گیا ہے کہ جس قدر کماؤ۔ اس سے زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے اس خیال میں کسی حد تک صداقت ہو اور یہ سچ ہے کہ پہلے زمانے کا طریق تمدن۔ طرز معاشرت۔ چال چلن کمی

اخراجات پر حاوی تھا۔ سادی خوراک۔ سادی پوشاک طرز عام تھا۔ ایک شخص کی محنت تمام کنبہ کی پرورش کو کافی تھی۔ لیکن دنیا نے اس بات پر اتفاق کیا ہے۔ کہ جیسی ہوا چلے۔ ویسی پیٹھ رکھو۔ اور زمانے کے ساتھ ساتھ چلو۔ یہ ہی ترقی کا معیار ہے۔ مگر میں اسے کم ہمتی اور بزدلی پر محمول کرتا ہوں۔ میرا قول ہے اپنے عزم صمیم اور ہمت مردان سے زمانے کو اپنے موافق بناؤ۔ تم زمانے کے ساتھ نہ بہو۔ بلکہ زمانے کو اپنے ساتھ بہاؤ۔ یورپی تمدن کی تقلید یا زمان فراغت کی تقلید اب زیبا نہیں۔ ہمارے بزرگوں کے پاس عظیم الشان سلطنت تھی۔ اب ہم آزاد ہوئے ہیں۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ زمانے کے لحاظ سے اپنی عزت اور وقار کو قائم رکھنے کے لئے ہم حد شریعت۔ حد قانون۔ اور حد شرافت سے نکل جائیں۔

آج حالت یہ ہے کہ پیسہ کی ضرورت ہے۔ تو اس سے غرض نہیں کہ وہ حلال طریق پر آتا ہے۔ یا ناجائز طریق پر۔ اس کا افسوسناک انجام یہ ہے۔ خدا کی دی ہوئی برکت ہم سے اٹھ گئی ہے۔ اب باوجود تر و خشک جلانے کے لئے بھی ہماری دنیا کی دیگ کچی ہی رہتی ہے۔ آج ہم اگر تہیہ کرلیں۔ کہ چادر کے مطابق پاؤں پھیلائیں گے۔ اور دنیا کی تقلید اور ریس میں نہ پڑیں گے۔ اور اپنی کمائی کو حلال طریق پر پیدا کریں گے۔ تو خدا کی برکت ہمارے ساتھ ہوگی۔ یہ یاد رہے کہ ہم تمام دنیا کی دولت سمیٹ کر گھر لے آئیں۔ اور خدا کی برکت نہ ہو۔ تو کبھی بھی مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اور اگر ہمارے پاس ایک مٹھی دانے ہیں۔ لیکن خدا کی برکت شامل ہے۔ تو ہم بادشاہت کا لطف اٹھا سکتے ہیں غنا اور تونگری دولت کا نام نہیں۔ بلکہ اس تسلی۔ اطمینان اور تسکین کا نام ہے۔ جو قدرت کی طرف سے دل میں پیدا ہو۔ ناجائز اور مشتبہ مال پر غلط نگاہ نہ ڈالو۔ ہمیشہ اکل حلال اور جائز آمدنی کے خواہاں رہو۔ خدا کی برکت آسمان سے نازل ہو کر تمہارے قلب کو تسکین دے گی۔ فکر و تردد کی زنجیریں کٹ جائیں گی۔ اور پھر اس دعا کا ثمرہ حاصل ہوگا۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً

میں نے ایک بار برکت اور نحوست کے متعلق تفصیل سے لکھا تھا۔ برکت کیا چیز ہے ہم

ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ ہم حرام کا روپیہ کو لے کر بازار جائیں تب بھی سو پیسہ ہی ملے گا۔ اور حلال کا بھی سو پیسہ ہی ملے گا۔ بازار کو اس سے غرض نہیں۔ کہ روپیہ حرام کا ہے یا حلال کا۔ بازار دونوں کی برابر قیمت دے گا۔ یہ برکت اور نحوست اس چیز کے استعمال پر پڑے گی۔ جو آپ خریدیں گے۔ برکت ایک غیبی راز ہے۔ جو انسان کے فہم و تدبر سے بالاتر ہے۔

کتے کی مادہ ہر سال متعدد بچے پیدا کرتی ہے۔ کتوں کو نہ کوئی ذبح کرتا ہے۔ نہ کھاتا ہے۔ بایں ہمہ دنیا کے بازار سے خالی رہتے ہیں۔ برخلاف اس کے بکری جو کہ سال بھر میں کتے کی مادہ سے کم بچہ پیدا کرتی ہے۔ اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں ذبح ہوتی ہے مگر پھر بھی دنیا کا بازار ان سے بھرا رہتا ہے۔ اگر بکری کی طرح ہم کتوں کو ذبح کرنا شروع کر دیں۔ تو ایک ہفتہ میں کتوں نام و نشان نہ رہے گا۔ حرام کی مثال کتے کی ہے اور حلال پیسہ کی بکری کی۔ بس یہ ہی معن برکت کے ہیں۔ ہمارا افلاس۔ تنگدستی۔ امراض۔ مصائب کا واحد علاج یہ ہی ہے۔ کہ ہم کورانہ تقلید ترک کر کے رزق حلال پیدا کریں۔ اس طرح خدا کی برکت ہمارے شامل حال ہو کر تھوڑے کو بہت بہت کو بیکراں کر دے گی۔ اور ہم دنیا میں امن و امان اور سکون کی زندگی حاصل کریں گے۔

جب اسلام آیا عربوں نے اپنی لاکھوں برائیوں کو ختم کر دیا۔ تو دنیا بھر کی دولت سمٹ کر ان کے ہاں پہنچ گئی۔ زمین ان کی تسخیر ہو گئی۔ اور ملک وسیع ہوتا چلا گیا۔ ہوا تسخیر ہو گئی۔ ہوا حضرت عمرؓ کی آواز کو خطبہ کے دوران سینکڑوں میل پر میدان جنگ میں لے گئی۔ دریا ٹھہر گئے۔ کہ پانی ان کے گھوڑوں کو غرق نہ کر سکتا تھا۔ آج بھی خدا کے قانون وہی ہیں۔ اس میں برکت بھی وہی ہے مگر وہ برکت حلال سے ہے۔ حرام سے نہیں۔

☆☆☆☆☆☆

علم النفس

علم النفس کا طبی امور سے تعلق:

تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ اگر ہاضمہ درست ہو۔ تو دایاں سانس چلتا ہے۔ اور بدہضمی کے وقت بایاں چلتا ہے۔ میں نے بڑی جانفشانی سے اور خیال سے تجربہ کیا ہے۔ کہ جب کھانا کھائیں۔ اور دایاں سانس چلتا ہو۔ تو جب پانی پیئیں گے۔ ضرور دایاں بدل جائے گا۔ اور جب ہاضمہ کام کرے گا۔ کھانا ہضم ہوگا۔ تو پھر دایاں سانس شروع ہوگا۔ لہٰذا یہ امر صحیح ہے۔ کہ اگر کسی آدمی کا دایاں سانس متواتر ۱۶ روز تک چلے۔ تو ناقص ہے۔ جب دایاں سانس کھلا تو جسم میں گرمی ہوگی۔ اور جب ٹھنڈی چیز کھانے سے بھی سانس تبدیل نہ ہوگا تو جسم میں از حد گرمی اثر پذیر ہوتی ہے۔ اس لئے یہ خیال حرف بحرف صحیح ہے کہ اگر ۱۶ روز کسی کا دایاں سانس چلے۔ تو برا ہے۔ مگر برخلاف اس کے یہ امر بھی مسلمہ ہے۔ کہ اگر بایاں سانس متواتر چلے۔ تو بھی ناقص ہے۔ کیونکہ اگر ہاضمہ کے وقت بھی بایاں چلے۔ یعنی جسم میں سردی داخل ہو۔ تو یہ بھی ناقص ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ سانس ہر تین یوم میں کیوں تبدیل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تین روز دایاں سانس صبح پہلے چلتا ہے۔ تو لہو کا جوش جسم میں ہوتا ہے۔ اور آدمی جو کچھ کھاتا ہے۔ جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ اور جب خون زیادہ جوش مارتا ہے۔ اور دل دھڑکتا ہے۔ تو تین روز کے بعد ضرور بوقت صبح آدمی کا کھانا ہضم کم ہوتا ہے۔ دل کی دھڑکن بدہضمی کا گھر ہے۔ اور صبح بایاں سانس چلتا ہے۔ اور جب کام کاج کیا جائے۔ تو پھر بایاں سانس بدل جاتا ہے۔ لہٰذا قدرت نے روزانہ سہ روزہ پندرہ روزہ نفس کا نظام بنایا ہے۔ کہ جب صبح دایاں سانس چلتا ہے۔ جسم میں گرمی ہو۔ تو بعد بایاں سانس سردی داخل کرتا ہے۔ جب سردی جسم میں زیادہ داخل ہونے لگتی ہے۔ تو دایاں سانس چلنے لگتا ہے۔ اسی طرح جب تین روز میں گرمی زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے۔ تو بعد صبح تین روز صبح بایاں سانس چلتا ہے۔ یعنی اعتدال کو قائم رکھا جاتا ہے۔ اگر اس اعتدال سے سانس

[illegible]۔ تو آدمی یک لخت بیمار ہو جاتا ہے۔ اس لئے قدرت نے ایسا انتظام کر دیا ہے کہ سردی کے بعد گرمی اور گرمی کے بعد سردی جسم میں داخل ہوتی ہے۔

دوائی کا جسم پر اثر اور علم النفس:

بعض دفعہ جب آدمی بیمار ہو جاتا ہے اور حکیم جا کر دیکھتا ہے۔ تو اس کو بظاہر حالت بہت نازک معلوم ہوتی ہے۔ مگر نبض سے تندرست معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گو ظاہری علامت کی وجہ سے کمزور ہوتا ہے مگر تب دایاں سانس چلتا ہوگا۔ جسم میں طاقت آ جائے گی۔ اور نبض مدھم ہوگی۔ تو حکیم کو غلطی لگ سکتی ہے۔ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اتنی نکاہت میں اتنی طاقت؟ اس مریض کو سودا کا زور ہے۔ پس دوائی دی اور اثر الٹ شروع ہوا۔ بعض گرمی کے مریض کو بروقت قمری سانس گرمی کا زور کم ہوتا ہے۔ تو حکیم دیکھ کر غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کہ اس کو گرمی نہیں ہے۔ کمزوری ہے اور وہ کمزوری کا علاج کرتا ہے۔ اور مریض دگرگوں ہو جاتا ہے۔ دوائی بھی نفس کی رفتار کے حساب سے دی جائے تو اثر ہوگا۔ بخار کے مریض کو ہمیشہ بائیں سانس کے وقت دوائی دی جائے۔ اور نمونیہ کو بھی پیٹ درد۔ سر درد۔ کمر درد کے مریض کو دائیں سانس ہیں۔ علی ہذا القیاس۔ حکیم کو قیاس کر لینا چاہئے۔ کہ جب مریض کا بیماری کے مطابق موافق سانس چلے۔ تو دوائی دے ورنہ نہ دے۔ تو کامیاب ہوگا۔ مگر یہ کی بات ہے کہ بخار کے مریض کو دائیں سانس چلنے پر دوائی دو۔ ہرگز بخار نہ اترے۔

علم النفس سے کام کرنے کا سکون اور طبی تعلق:

یہ عام اصول ہے کہ جب دایاں سانس چلے۔ مشرق اور شمال کی طرف کام کیا جائے۔ اور صبح یا ۱۲ بجے کے اندر جائیں۔ تو نیک ہے۔ اور اگر بایاں سانس چلے تو جنوب کی طرف یا مغرب کی طرف جائیں تو ۱۲ بجے کے بعد جائیں تو بہتر ہے۔

طبی تعلق:

جب دایاں سانس چلے۔ تو طبیعت میں قدرتی گرمی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اور

مشرق سے سورج طلوع ہوتا ہے۔ تو قدرتی مقناطیسی طاقت اس کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اور کام ہو جاتا ہے۔ اور بائیں سانس میں چونکہ سردی ہوتی ہے۔ اس لئے ۱۲ بجے بعد جانا چاہئے۔ اور مغرب وجنوب بھی۔ چونکہ سرد اطراف بحساب شمس کیا گیا ہے۔ اس لئے طبیعت خود اس کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اس لئے کام ہو جاتا ہے۔ طبیعت کے موافق کام کیا جائے تو کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر موافق طبیعت کام نہ کیا جائے۔ تو ضرور ناکامی ہوتی ہے۔

بذریعہ علم النفس تدارک:

جب تین روز صبح بایاں سانس چلے۔ تو گرم اشیاء کھائی جائیں۔ تو بہتر ہے اور ہر کام کئے جائیں۔ یعنی مقدمہ دائر کرنا۔ حملہ کرنا۔ لڑائی کرنا۔ انتظام لینا ہو تو بہتر ہے۔ اور جب تین روز دایاں سانس چلتا ہو تو سرد اشیاء کھانی چاہئیں اور نیک کام کئے جائیں۔ بیاہ کا کام کرنا۔ مکتب بٹھانا۔ مریض کو غسل دینا۔ شادی کرنا۔ جہیز دینا وغیرہ۔

اسی طرح پندرہ روز جب چاندنی ہوتی ہے۔ اور لہو کا جوش ہوتا ہے۔ سرد اشیاء استعمال کرنی چاہئیں تاکہ گرم اشیاء سے جوش زیادہ نہ ہو جائے۔ اور اندھیری رات میں جبکہ لہو کمزور ہو۔ تو گرم اشیاء استعمال کی جائیں۔ تاکہ سرد اشیاء سے اور بھی سردی نہ ہو جائے۔ اور قمری پندرہ روز نیک کام کرو۔ اور بد کلام شمسی دنوں میں کرو۔ تو بہتر ہو گا۔ علی ہذا القیاس۔ روزانہ جب دایاں سانس چلے۔ تو سرد اشیاء کھاؤ۔ اور بد کام کرو۔ اور جب بایاں سانس چلے۔ تو گرم اشیاء کھاؤ۔ اور نیک کام کرو۔ انشاءاللہ ہر صورت میں تندرستی اور کامیابی ہوگی۔

☆☆☆☆☆

علم النفس

جب ناک کے دونوں نتھنوں سے سانس چل رہا ہو تو یہ وقت خاموشی کا ہوتا ہے اصولاً کوئی بھی کام اس وقت نہیں کرنا چاہئے۔ اچھا نتیجہ نہ نکلے گا۔ جو کام ایسے وقت میں کیا جاتا ہے سوائے ناکامی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے وقت میں قدرت تمام افعال کے قواعد کو معطل کر دیتی ہے۔ جب اس موقع پر کسی طرف جانے کا ارادہ ہو یا کسی کام کرنے کا ارادہ ہو۔ تو کرنے سے ناکامی ہوگی۔ اگر سفر کرو گے تو طرح طرح کی مصیبتیں برپا ہوں گی۔ جنگ وجدال ہوگا۔ سیر و سیاحت کے لئے ایسے وقت گھر سے نکلنے کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ تم اس گھر میں واپس پھر نہ آسکو گے۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ انسان کو ہر قسم کی بیماری۔ نفع یا نقصان۔ فتح و شکست۔ موت و زندگی ایسے ہی وقت میں ہوتی ہے۔ یہ وقت دعا کا ہوتا ہے۔ اور انتظار کا ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں۔ آپ ان باتوں کو آزمائیں۔ اور ان سے نفع حاصل کریں۔

اسی طرح سانس چلنے کی ایک اور قسم بھی ہے۔ جب کہ دونوں نتھنوں سے سانس جاری ہو۔ لیکن مدہم ایسا کہ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ بہت دھیمی رفتار ہوتی ہے۔ اس کو غیر متحرک سانس کہتے ہیں۔ یہ وقت بھی خطرہ کا ہوتا ہے اور کسی شخص سے نقصان پہنچے کا احتمال ہوتا ہے کہ ایسے وقت میں دشمن یا چور یا شریر یا کمینہ آدمی کو اس طرف رکھو۔ جس طرف کا سانس بہت ہی دھیما ہے ایسے وقت میں افسروں کے پاس بھی نہ جاؤ اگر جانا پڑے تو اس طرف اسے رکھیں۔ خود دوسری طرف کھڑے رہیں اگر کسی مخالف پر فتح پانا چاہو تو اس کو بھی اس طرف رکھو۔ جس طرف کا سانس بند ہو یا دھیما ہو۔ یقینی کامیابی ہوگی۔

یاد رہے اگر مخالف یا کوئی شخص جس سے کچھ مطلب ہے چلتے سانس کی طرف کھڑا ہوگا تو سوائے ناکامی اور پریشانی کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆

قوت ارادی

انسان کی حرکات مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ ایک تو وہ جن میں کسی قسم کی خواہش کا کوئی ا نہیں ہوتا۔ جیسے نوزائیدہ بچوں کی حرکات جو پڑے ہاتھ پاؤں مارتے ہیں۔ مگران کا کو خاص مدعا نہیں ہوتا۔ لیکن ذی شعور انسان کی حرکات کسی خاص مدعا کے حاصل کرنے لئے یا کسی خواہش کے دل میں پیدا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات بہ غور وفکر اور کوشش وسعی کے بعد ان کا ظہور ہوتا ہے۔ یہ حرکات ارادی کہلاتی ہیں۔ کیونکہ ان مقصد کسی ایسے مدعا کا حاصل کرنا ہے۔ جس کی ذہنی تصویر نفس ناطقہ کے سامنے کھنچی ہوئی ہے۔

عقلمند آدمی خواہشات سے مغلوب ہو کر کسی مدعا کے حاصل کرنے کے لئے اندھ دھند کاروائی نہیں کر بیٹھتے۔ بلکہ کسی امر کا ارادہ کرنے سے قبل گذشتہ تجربات پر غور کرتے او نتیجہ کو اچھی طرح سمجھ کر ارادہ کرتے ہیں۔ اور دراصل قوی اور مفید ارادہ بھی یہی ہے۔ ک عقل حافظہ۔ اور فکر کو پورے طور پر کام لانے کے بعد کیا جائے۔ اعلیٰ درجہ کی قوت ارادہ دو زیادہ مختلف مقاصد میں سے کسی ایک کے انتخاب کرتے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ یعنی جبکہ نفس ناطقہ کے سانس دو یا زیادہ مدعا کی تصویریں حاضر ہوں۔ اور پھر ان ذرائع اور وسائل ک اختیار کیا جائے۔ جو مختلف مدعا کے حصول کے لئے ضروری ہیں۔

جب انسان کسی شے کی بھلائی برائی پر غور کر رہا ہوتا ہے۔ تو اس کے تاثرات وجذبا وخواہشات میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً کسی وحشی آدمی کو کسی دشمن کے مارنے کا خیال آئے۔ تو فوراً اس کو اپنے زہر آلود تیر کا نشانہ بنائے گا۔ خواہ نتیجہ کچھ بھی ہو۔ لیکن دوراندیش اشخاص اہم معاملات میں عرصہ دراز تک غور کرتے اور نتائج کو سوچتے ہیں۔ یہی تجاو دانشمندانہ خیال کی جاتی ہیں۔ اور ان ہی نے انسان کی خواہشات کو حیوانات کی خواہشا سے ممتاز ومیتز کیا ہے۔ کیونکہ شریفانہ اور مہذب زندگی اعمال کے نتائج پر غور وتامل کرنے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اور انسان میں خصائل حمیدیہ پیدا ہوتے۔ اور بجائے اس کے ک وہ خواہشات کا تابع رہے۔ خود خواہشات اس کی محکوم ہو جاتی ہیں۔

انسان اس دنیا میں دماغی اور اخلاقی اوصاف ساتھ لے کر آیا ہے۔ اور ان اوصاف پر اس کا اثر کم پڑ سکتا ہے۔ اس کی زندگی میں جو واقعات اور حالات پیش آتے ہیں۔ وہ کلی یا اکثر اس کے قبضہ اقتدار سے خارج ہوتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی ہر شخص یہ بھی جانتا ہے۔ کہ انسان میں محنت ہنرمندی اور استقلال کی ایسی قوت ہے۔ کہ وہ بہت کچھ خارجی حالتوں کی صورت بدل سکتا ہے اس میں نرمی و پرہیزگاری اور دوراندیشی کی قوت ہے تاکہ وہ اپنے [illegible] کمزور جسم کو طاقت دے۔ عمر کو بڑھائے اور بیماری کے حادثات کو کم کرے۔ علم حاصل کرنے کی استعداد ہے تاکہ اپنی عقل کو تیز کرے اور ان کو مفید طریقوں سے کام میں لائے۔

ہر شخص یہ بھی جانتا ہے کہ انسان کے مصائب کے بہت بڑے حصے کا سبب خود انسان کے وہ اعمال ہوتے ہیں جو وہ اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ انسان کی قوت کا دار و مدار اس کی تعلیم اور اپنے رویہ کے حسن انتظام پر ہے۔ اور خصوصاً اپنی طبیعت اور میلان کی اصلاح پر جس کا انسان کی خوشی میں بہت بڑا حصہ ہے۔

خواہش اور ارادہ کے تعلقات کی نسبت علماء کی مختلف رائیں ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اصل میں یہ سوال نہیں کہ انسان جو کچھ خواہش کرتا ہے وہ کر سکتا ہے یا نہیں؟

بلکہ سوال یہ ہے کہ آیا جو کچھ وہ خواہش کرتا ہے وہ کر سکتا ہے یا نہیں۔ کیا قوت ارادی بغیر کسی تحریک کے کام کر سکتی ہے؟ اور کیا وہ تحریک سوائے کسی اعلیٰ درجہ کی لذت حاصل کرنے کے اور کوئی ہو سکتی ہے؟ انسان کی طبیعت میں جو تحریکیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ آپس میں متضاد ہوتی ہیں اور انسان ان میں سے کسی تحریک کے بموجب عمل کرتا ہے۔

انسان کے رویہ پر خوشی اور تکلیف طرح طرح کے لباس میں اثر ڈالتی ہیں جو خواہش سب سے آخری اور سب سے قوی ہوتی ہے وہی ارادہ بن جاتی ہے۔

ارادہ ایک ایسے لوہے کی مانند ہے جس کے چاروں طرف خواہش کا مقناطیس رکھا ہے جس مقناطیس میں زیادہ قوت ہوگی۔ وہی اس لوہے کو کھینچ لے گا۔

انسان کے اعمال اس دماغی اور اخلاقی ساخت اور خارجی مؤثرات کا لازمی نتیجہ ہیں

جن کے ساتھ وہ دنیا میں پیدا ہوا ہے۔

لیکن بعض علماء جو ارادہ کے حامی ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ ارادہ خواہش کا محکوم نہیں ہے اگر ارادہ پر خواہش کا قوی اثر پڑتا ہے۔ تو ارادہ بھی خواہشات پر اپنا اثر ڈالے بغیر نہیں رہتا۔ اور انسان کا ارادہ صرف لذات والم کا غلام نہیں ہے۔ اس رائے کے حامی کہتے ہیں کہ جو وہ پسند نہیں کرتا اور وہ خواہش کی حاکمانہ قوت معطل کر سکتا اور طبیعت کے ناواجب اثروں کو روک سکتا ہے۔ اور فقط قرض ادا کرنے کی خاطر وہ اختیار کر سکتا ہے۔ جو بہت کم خوشی بخشتا ہے۔ یا جس سے بہت کم خوشی کی امید ہوتی ہے۔ اور ایک لمحہ میں دو متضاد راستوں میں سے ایک کو اختیار کر لیتا ہے۔

جب انسان کے نفس پر مختلف طرح کی تحریکیں اپنا اثر ڈالتی ہیں۔ تو نفس کسی تحریک کو پسند کرنے ان میں موازنہ کرنے کسی ایک کو اختیار اور باقی کو رد کرنے کی قوت عمل میں لاتا ہے۔ اور دلیل فکر کی قوت سے ایک تحریک پر استحکام سے کاربند ہوتا اور اپنی تمام توجہ اس پر صرف کرنا اور اس طرح سے اس تحریک کے اثر اور قوت کو بڑھاتا ہے اور انسان میں دوسری تحریکوں کو رد کرنے ان کو پامال کرنے اور ان کی قوت زائل کرنے کی طاقت ہے۔ مشق سے قوت ارادی اسی طرح بڑھتی ہے جس طرح تن آسانی سے خواہشات قوی ہو جاتی ہیں۔ تمام علم اخلاق کی بنیاد اس پر ہے۔ کہ انسان میں خیر و شر میں سے ایک کے انتخاب کی قوت ہے۔ ہر شخص فطرتاً اپنے بعض کاموں سے شرمندہ اور پشیمان ہوتا اور بعض پر فخر و مباہات کرتا ہے۔ اور اگر خود اس کے دل میں یہ یقین نہ ہو۔ کہ اس کو ان اعمال پر اختیار ہے۔ تو اس قسم کے خیالات اس کی طبیعت میں کبھی پیدا نہیں ہو سکتے؟

☆☆☆☆☆

قلبی اثرات

انسان کی نقل و حرکت دماغی قوت اور نشیب و فراز دل ہی سے منعکس ہیں قدماء ظاہرین متفقہ طور پر اسکی حکومت کو تسلیم کرتے چلے آئے ہیں اسکے عمیق تاثر میں عقل سد راہ ہے دل خوف مانع خصوصاً جب اسکے اثرات ایک طوفان پیدا کر رہے ہیں۔ بیک وقت انسان کو اپنے پروردگار سے نزدیک کرتا ہے تو دوسرے وقت راندۂ درگاہ بنا کر چھوڑتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کی ظاہری بناوٹ تو ایک خون کے منجمد قطرہ سے بڑھ کر نہیں مگر اسکی قیادت انسان کے تمام اعضاء ظاہری و پوشیدہ پر دے دی گئی ہے۔ ظاہری بناوٹ اس کے اثرات کے بلحاظ نظر تو حیران کن نہیں ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کو حرکت کس طاقت سے مل رہی ہے۔ پس ہم اس کو روحانیت کا نام دیں گے اور اس کے اندر جو مخفی طاقت کارفرما ہے وہ خود یزدانی قوت ہے۔ اس سے انسان کا تعلق یزدان سے بہت قریب تر ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے جس نے اپنی تمام امکانی طاقتوں سے اپنے خدا کی طرف رجوع کیا تو اسے مایوس نہ ہونا پڑا لیکن یہی دل جب دنیاوی آلائشوں سے پراگندہ ہوتا ہے تو رہبری کرتا ہوا بحر گناہ کے اتھاہ پانیوں میں لے جاتا ہے۔ اسی لئے سالکان طریقت اپنے دامن وابستگان کی ان کے دل سے ہی اصلاح کرتے ہیں جب ان کا دل نامناسب طور پر رہنمائی کے لئے تیار ہوتا ہے تو ان کے پروگرام کو مرشد نیک طینت بدل کر فضائے بے حرر سے گزار دیتا ہے یہ سب کچھ اس لئے کہ مرشد کو دل پر مکمل اختیار حاصل ہوتا ہے۔ اس کی عنان محسوسہ مرشد کے ہاتھوں میں مجبور ہوتی ہے۔ اس لئے قلبی اثرات یہاں تک اثر کناں ہوتے ہیں کہ کرۂ زمین کی دوری اس تعلق کو توڑنے میں اثر انداز نہیں ہوتی اور اس کی حقیقی دوری قریب ملتج ہوتی ہے۔ ایک مرشد ہزاروں کوس دور بیٹھا ہوا اپنے مرید کی اصلاح دل کے لئے غافل و مجبور نہیں رہ سکتا اور ایک مرید اسی عجیب الخواص آلے کی مدد سے کئی مہینوں کی مسافت سے صرف ایک ساعت میں اپنی درخواست اپنے پیر کامل کی خدمت اقدس میں گزارتا ہے۔ اور جواب باصواب پاتا ہے۔ مگر فرق و احتیاط صرف اسے ملحوظ رکھنے کی لازمی ہے۔ جیسے کسی برقی آلہ کو

اسکے ٹرینڈ نگرانوں کے بغیر نہیں چھوڑا جا سکتا اسی طرح روحانیت کا ٹرینڈ مرشد اس نازک واہم آلہ کا نگراں ہونا چاہئے اسے قلب کی گہرائیوں سے کما حقہٗ واقف ہونا چاہئے۔ اہل سلوک کی خاص منزل ایک ایسی بھی آتی ہے جب زبانی عبادت کو خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محض قلب کے ذریعے عملی عابد دائمی طور پر دکھایا جا سکتا ہے۔ جیسے حضرت سلطان باہو صاحبؒ فرماتے ہیں۔ جیبھ نہ ہلے۔ ہونٹ نہ پھڑکن خاص نمازی سوئی ہو۔ یہ اعلیٰ عرفانی منزل قلب کے ذریعے طے ہوتی ہے۔ جب ظاہری زبان سے کام لینا بند کیا جاتا ہے۔ تو قلب میں فرض کو اپنے ذمہ لیکر یہ احسن طور پر سرانجام دیتا ہے اسکے باوجود دل ایک لاانتہا سمندر ہے جیسے۔

دل دریا سمندروں ڈونگھا تے کون دلاں دیاں جانے
یہ دل اللہ پاک برتر کا ایک ڈر مکنوں ہے سرنورانی ہے

☆☆☆☆☆

ارتکاز توجہ

پراسرار علوم میں اسے قوت خیال یا ٹیلی پیتھی کہتے ہیں۔ علم خیال ایک ایسی قوت ہے کہ اس کے محیط کا پتہ لگانا بے حد مشکل ہے اس علم کی کوئی حد نہیں ہے یہاں تک کہ اس کا تعلق ہماری روحی اور برزخی زندگی سے ہے۔ علم خیال کا قانون اور اس کے اصول اتنے ہی قدیم ہیں جتنی کہ انسانی تاریخ علم خیال کو سمجھنے کے بعد ہی انسانوں نے مختلف علوم کی بنیاد رکھی۔ مثلاً مسمریزم۔ ہپناٹزم۔ سپرچوٹلزم۔ کلیروانس۔ کلیراڈینس اور حاضرات ارواح وغیرہ۔ یہ سب روحانی و مخفی علوم صرف قوت خیال کا نتیجہ ہیں۔ روحانی سائنس میں قوت خیال کا قانون ہی کام کرتا ہے۔ روحانی ترقی کی مختلف شاخوں کی تکسیب و تکمیل انسان کی خیال العملیات اور علم خیال فوقیت کی راہ میں ابتدائی مراحل تھے۔

جس طرح کسی زبان کے سیکھنے والے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ علمی واقفیت کیلئے اس زبان کے حروف تہجی پہلے پڑھ لے پھر الفاظ اور ان کے جزئیات کو یاد کرے۔ اسی طرح انسان کے لئے اس علم میں بتدریج ترقی کے زینے موجود ہیں۔

قوت خیال کو مختلف ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے علم حیات کے علماء اسے زندگی کہتے ہیں۔ علم طبیعات والے اسے خیال کہتے ہیں اور فلاسفر اسے لامحدود طاقت کا نام دیتے ہیں۔

علم خیال دماغی ترتیب کے تین طاقت ور قویٰ کے ساتھ کام کرنے کا نام ہے۔ ان تینوں میں سے پہلی چیز کا نام خیال ہے۔ دوسری طاقت کا نام ایتھر ہے اور تیسری قوت کا نام قوت ارادی۔ قوت خیال اور ایتھری قوت جب قوت ارادی کے ساتھ مل کر کام کرتی ہے تو خیال کی لہریں تمام کرہ ارض پر پھیل جاتی ہیں اور اسی کو ٹیلی پیتھی کہتے ہیں۔

مارکونی جو بے تار برقی کے پیغام رسانی کا موجد ہے کہتا ہے کہ قوت خیال کا ر لفظ ہوا میں اس طرح جنبش پیدا کرتا ہے جس طرح جھیل میں کنکر پھینکنے سے پانی میں لہریں پھیلتی جاتی ہیں۔ اسی طرح قوت خیال کی لہریں بھی بڑی بڑی دور تک پھیل جاتی ہیں جبکہ ٹیلیگراف کے ہر آلہ پر یہ لہریں محسوس بھی ہو سکتی ہیں۔

عقل ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ عقل کوئی نئی چیز نہیں۔ خیالات اسی عقل ذخیرہ کے جزو ہیں اور ان سے ایسے ایسے کام لئے جاسکتے ہیں جن کو دوسرے لوگ وہم یا خرق عادت کہتے ہیں۔ ہم دوسرے ملکوں کے متعلق جو کچھ سوچتے ہیں۔ ایسی سوچ کا اثر دوسرے لوگوں پر ضرور ہوتا ہے اور بالکل ہمارے ہی خیالات کے مطابق ان میں جذبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔

دوسرے لوگوں پر اثر انداز ہونے والے جذبات صرف خیال بھیجنے والے کی قوت ارادی کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ خیال بھیجنے والے کی قوت ارادی اگر کمزور ہے تو جذبات بھی کمزور ہوں گے۔

دوسرے لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر خیالات کو کسی خاص آدمی کی طرف بھیجا جائے اور کمزور قوت ارادی سے کام لے کر بھیجا جائے تو وہ فضا میں معمولی سا ارتعاش پیدا کرکے وہیں گم ہو جاتے ہیں اور اگر مضبوط قوت ارادی سے کام لے کر بھیجا جائے تو وہ خیالی لہریں اس شخص سے ضرور ٹکراتی ہیں اور بجلی کی لہروں کی طرح آن واحد میں خیالات اپنے اصل مقام پر پہنچ جاتے ہیں۔ گویا قوت خیال اور قوت ارادی کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور جب یہ دونوں قوتیں مل کر کام کرتی ہیں تو حیرت انگیز واقعات ظہور پذیر ہوتے ہیں دنیا کا ہر انسان اس طریقہ سے اپنے خیالات دوسرے انسانوں تک پہنچا سکتا ہے۔

ٹیلی پیتھی ایک علم بھی ہے اور سائنس بھی جو یہ کہتی ہے کہ انسان میں مقناطیسی پراسرار قوتیں موجود ہیں جنہیں اگر بیدار کرلیا جائے تو انسان ناممکن کو ممکن بنا سکتا ہے جبکہ ان پراسرار مخفی قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے ارتکاز توجہ (Concentration) کی ضرورت ہے۔ ادراک ماورائے حواس کی تمامتر بنیاد ہی توجہ اور یکسوئی پر ہے۔

جو شخص اپنے اندر اعلیٰ درجہ کی قوت توجہ پیدا کرلیتا ہے وہی اس مقصد میں بھی کامیابی حاصل کرسکتا ہے۔ وہ تمام کام جن کا تعلق ذہن کے تخلیقی حصوں سے ہے اس وقت تک انجام نہیں پاسکتے جب تک کہ پوری طرح ان مقاصد کے لئے ذہنی یکسوئی پیدا کرلی جائے

ارتکاز توجہ..........یکسوئی..........محویت..........استغراق اور مراقبہ (Meditation) جسے کہتے ہیں یہ سب ایک ہی شے کے مختلف نام ہیں۔ جب تک کسی شخص کو اس چیز میں پوری طرح دسترس حاصل نہ ہو وہ کوئی بڑا کارنامہ انجام نہیں دے سکتا۔ جب تک آپ کی دماغی قوتیں پراگندہ اور منتشر ہیں، آپ کچھ نہیں کرسکتے آپ کبھی ایک وقت میں دو کام نہیں کرسکتے اور اگر کبھی ایسا کرنے کی کوشش بھی کریں گے تو دونوں کام بگڑ جائیں گے جب تک توجہ مختلف حصوں میں منقسم رہے گی کچھ بھی نہ ہوسکے گا اس دنیا میں ناکام وہی لوگ ہوتے ہیں جو اپنے ذہنی یکسوئی اور توجہ پیدا نہیں کرسکتے۔ ذہنی انتشار کی وجہ سے نہ وہ کچھ سوچ سکتے ہیں اور نہ ہی ذہنی یکسوئی سے کام کرسکتے ہیں۔

ہماری توجہ زیادہ تر ادھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے ہمارے دماغ کی کیفیت کسی اخباری دفتر سے ملتی جلتی ہے جہاں ٹیلی پرنٹر پر ہروقت طرح طرح کی خبریں آتی رہتی ہیں۔ ہمارے جسم کا ہر ریشہ ہر خلیہ دماغ سے ہروقت رابطہ قائم کیے ہوئے ہے۔ ناک، کان، آنکھ غرض یہ کہ ہر عضو اپنا اپنا تاثر دماغ تک پہنچاتا رہتا ہے اور پھر ہمارا شعور ان تمام پیغامات کو وصول کرنے کے بعد اپنے طور پر ان کا تجزیہ کرکے کانٹ چھانٹ کرتا ہے اہم فیصلے کرتا ہے ہمارے شعور کی سرگرمیاں بڑی وسیع اور متنوع ہیں۔

ہمارا شعور کبھی اپنے فرائض سے کبھی غافل نہیں ہوتا جن میں وہ مصروف ہے پوری محویت کے ساتھ اس میں غرق ہے اگر آپ نے واقعی اپنے طور پر انتقال افکار یعنی ٹیلی پیتھی کی مشقیں کرکے اس فن میں ملکہ حاصل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے تو پھر آپ کو سب سے پہلے چند مخصوص مشقیں کرنا ہوں گی کیونکہ ادراک ماورائے حواسی (E-S-P) کی تمام مشقیں آپ کو کامل توجہ کے ساتھ کرنا ہوں گی۔

ذہنی یکسوئی اور توجہ میں مرکزیت پیدا کرنے کے لئے مراقبہ، شمع بینی، عمل تنویم وغیرہ بہترین مشق ہے۔ اس سے نہ صرف عضلات ساکت وصامت ہوتے ہیں بلکہ ہمارے عصبی نظام میں بھی کافی حد تک اعتدال پیدا ہوتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہوتی ہے کہ

ہمارے احساسات نہایت لطیف ہو جاتے ہیں جو لوگ خود اعتمادی کے جوہر سے محروم ہیں ان کے لئے بھی ٹیلی پیتھی۔، ہپناٹزم، مسمریزم، شمع بینی وغیرہ کی مشق نہایت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کے نتیجہ میں خیالات کا ادھر ادھر بھٹکنا ختم ہو جاتا ہے اور ان میں ایک مرکزیت پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دماغی قوتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ہم اپنے اندر ایک طرح کی تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔

عام تندرست لوگ اپنے حواس کے ذریعے بیک وقت مختلف قسم کے نقوش مسلسل اپنے ذہن میں مرتسم کرتے رہتے ہیں یہ انسان کی معمولی حالت ہے جسے ہم کثیر الخیالی کی حالت سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں لیکن جب کوئی شخص کسی مخفی علم کی مشق کرتا ہے تو وہ کثیر الخیالی کی حالت سے نکل کر واحد الخیال (One Point) بن جاتا ہے۔

ایسی حالت میں اسے بس ایک معین نقش کا خیال رکھنا ہوتا ہے یہاں تک کہ اسے رفتہ رفتہ بالکل خالی الذہن بننے کی کوشش کرنا ہوتی ہے یعنی اسے اس قسم کی مشقیں کرنا ہوتی ہیں کہ ہر طرح کے خیالات اس کے ذہن سے بالکل معدوم۔ اس کے بعد وہ احساس کمتری اور اسی طرح کی دوسری غلاظتوں سے ذہن کی صفائی شروع ہو جاتی ہے جب توجہ سے کام لے کر ذہنی خرابیاں معدوم ہو جاتی ہیں تو پھر ذہنی ارتقاء کا دور شروع ہوتا ہے۔

ہمارے ذہن کی دنیا میں خیالات، حسی تجربات، بھولی بسری یادیں اور ورثے نو آبادیوں کی طرح بسے ہوئے ہیں۔ ان نو آبادیوں میں کبھی جھکڑ چلتے ہیں کبھی بجلیاں کڑکتی ہیں کبھی زلزلے آتے ہیں اور کبھی موسلا دھار بارش ہونے لگتی ہے۔ ہم کو اپنے ذہن کی نو آبادیوں کا خاص طور پر خیال رکھنا ہوتا ہے کہ وہاں حالات پر سکون رہیں۔

ذہنی غلاظتوں کو دور کرنے کے لئے ماہرین نفسیات کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جو تحلیل نفسی کے ذریعے ذہن کو نتھرا ستھرا کر دیتے ہیں لیکن آپ قوت توجہ اور دوسری تدبیروں سے کام لے کر خود بھی اپنے ذہن کی صفائی کر سکتے ہیں۔

نفسیاتی نقطہ نگاہ سے ذہن کو مقفل کر دینے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کی آزادی سلب

کرلی جائے۔ اسی لئے ماہرین نفسیات اپنے مریض کو اکثر یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اپنے جذبات کا گاہے بگاہے اظہار کرتے رہیں۔ دفاع کی چند کھڑکیاں ہمیشہ کھلی رہنے دیں تاکہ گندی ہوا ان سے باہر نکلتی رہے اور باہر کی تازہ ہوا اندرونی فضا کی تطہیر کرتی رہے۔ ہر انسان کے تحت الشعور میں ایک عظیم قوت مخفی ہے جو ہر لحہ پرواز کے لئے بے چین رہتی ہے اگر کچھ کوشش کی جائے تو اس مخفی قوت سے کام لے کر ہم اپنی خوابیدہ دماغی صلاحیتوں کو فروغ دے سکتے ہیں۔ ہم اپنے ذہن کے بعض حصوں کو بکثرت استعمال کرتے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر حواس خمسہ ہی کو لیجئے لیکن دماغ کے بعض حصوں کی حیرت انگیز صلاحیتیں ہم اب تک استعمال کرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔

بعض اوقات ہمارا سابقہ کسی ایسی پر اسرار قوت سے پڑتا ہے جس کی ہم مناسب طور پر کوئی خاص تعریف نہیں کر سکتے لیکن اسے روحانی قوت کہہ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔ روحیت کے ماہرین نے اس کا نام اپنی اصطلاح میں ادراک ماورائے حواس رکھا ہے۔

یہ امر واقعہ ہے کہ انسانی تصور اور ادراک انہی حقیقتوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ جن کی کوئی حسی بنیاد ہوتی ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جو موجود ہونے کے باوجود دائرہ احساس میں نہیں آسکتیں۔

ہم ان حقیقتوں کو اپنے اعصاب کے عمل اور دماغی دلیل سے نہیں پہچان سکتے جب ہم ان اٹل حقیقتوں کی چھان بین کرتے ہیں تو ادراک کی بنیاد وہ علم نہیں ہوتا جس میں حسیات و اعصاب کا دخل ہوتا ہے۔

ہماری عقل و منطق ان گتھیوں کو سلجھانے کے قابل نہیں ہے کیونکہ اس کی تشکیل تو عملی تجربات سے ہوتی ہے ان معموں کو صرف دماغ کے ان اعلیٰ اور لطیف ترین حواس کی مدد سے حل کیا جا سکتا ہے جن کا تعلق تحت الشعور اور شعور سے ہے اور جن کی اب تک سائنسی بنیادوں پر کوئی آزادانہ چھان بین نہیں ہو سکی۔

پیرا سائیکولوجی کی رو سے کسی منہ زور طاقت کو قابو میں کرنے کے لئے یا خود کو نادر

انسان بنانے کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے دماغی کارکردگی کی صحیح طور پر معلومات حاصل ہوں اگر عامل کو اپنی دماغی صلاحیتوں کے بارے میں پورا علم ہو تو وہ لازمی طور پر ان التباسات سے قطعی متاثر نہیں ہوتا۔

انتقال افکار کا فن تسخیر اعصاب اور تسخیر خیال پر مشتمل ہے اور اس تسخیر کے لئے یکسوئی کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تمام خیالات کو ایک مرکز پر جمع کر دیا جائے۔

شعور پر اختیار کا مطلب بھی خیال پر کنٹرول ہے خیال اور شعور دراصل ایک ہی شے کے دو مختلف نام ہیں۔

شعور کی سطح پر ہمیشہ طرح طرح کے خیالات کے پیغام آتے رہتے ہیں کبھی کبھی ٹرنک کالیں بھی آتی رہتی یں جس طرح ٹیلی فون پر سلسلہ گفتگو خود بخود ٹوٹ جاتا ہے۔ اس طرح سے خیالات کا سلسلہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

عملی توجہ سے اس قسم کے خیالات کے ہجوم پر قابو رکھا جا سکتا ہے اور ہر خیال شعور کی اجازت ہی سے آگے بڑھ سکتا ہے۔

تمام خیالات کی بھیڑ چھانٹ کر انہیں ایک نقطہ پر جما دینے کا مطلب یہ ہے کہ مراقبہ کیا جائے کیونکہ ارتکاز توجہ کی اعلیٰ شکل مراقبہ ہے۔

ہمارے جسم میں برقاطیسی توانائی مسلسل بنتی رہتی ہے اس مادی توانائی کو خیالات کی لہریں قابو میں رکھتی ہیں خیال کی لہریں بھی روشنی اور آواز کی لہروں کی طرح نہ صرف اپنا جسم رکھتی ہیں بلکہ ان کا رنگ بھی ہوتا ہے۔ خیال اپنا اظہار رنگ کی صورت میں کرتا ہے۔ جیسا خیال ویسا رنگ۔

اگر کسی خیال کا رنگ سفید ہے تو کائنات میں اس رنگ کے جتنے بھی خیال بکھرے ہوئے ہیں ان سب میں ایک تموج سا پیدا ہو جاتا ہے اور وہ سب یکجا ہونے لگتے ہیں۔

نامور ٹیلی پیتھسٹ ڈاکٹر فاران فاکز اس کی ایک مثال اپنے الفاظ میں یوں پیش کرتا ہے کہ جب انسان خوش وخرم ہوتا ہے تو اس کے دماغ سے مسرت کی نیلگوں لہریں اس طرح

نکلتی ہیں جیسے کسی برقی قمقمے سے شعاعیں خارج ہوتی ہیں اور چاروں طرف اپنا احاطہ کر لیتی ہیں اور کائنات میں ازل سے بکھری ہوئی نیلگوں لہروں میں ایک ہلچل سی پیدا کر دیتی ہیں اور سب کی سب ایک نقطہ پر جمع ہو جاتی ہیں۔

اس وقت آپ کے ساتھ ہی دنیا میں جتنے بھی انسانی دماغوں سے مسرت کی نیلگوں لہریں خارج ہو رہی ہوتی ہیں ان سب کا ایک دوسرے کے ساتھ تعلق قائم ہو جاتا ہے اور پھر وہ تمام لہریں اس شاداں وفرحاں شخص کو بھی متاثر کرتی ہیں اور اس مجلس کا ہر شخص اپنے اندر ایک عجیب سی خوشی محسوس کرنے لگتا ہے۔

مسرت کی نیلگوں لہریں جتنی زیادہ ہوتی ہیں اسی شدت کے ساتھ دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہیں لیکن اگر ان ہی اوقات میں اس مجلس کے کسی دوسرے شخص کے دماغ سے رنج وغم کی سریع الاثر لہریں خارج ہو رہی ہوں اور وہ ان نیلگوں لہروں سے زیادہ طاقتور ہوں تو ان پر غلبہ حاصل کر لیتی ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ صرف پوری مجلس ہی غمگین ہو جاتی ہے بلکہ تمام فضا پر غم کی کیفیت چھا جاتی ہے۔

واقعی خیالات بڑی تیزی سے اثر انداز ہوتے ہیں اور اپنا بڑا گہرا اثر چھوڑتے ہیں۔

ان تاثرات کا اس وقت تک اثر غالب رہتا ہے جب تک یا تو خود آپ کا دماغ صاف ستھرے خیالات خارج نہ کرے یا دوسرے سے اچھے خیالات کی طاقت ور لہریں ان برے اور منفی خیالوں کو کمزور نہ کریں۔

یہ بات ہمیشہ یاد رکھیے کہ کوئی خیال پیدا ہو جانے کے بعد پھر کبھی فنا نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ کسی نہ کسی شکل میں موجود رہتا ہے جبکہ ہر شخص کے خیالات کی جداگانہ فری کوئنسی ہوتی ہے۔

آپ کراچی کے ریڈیو سٹیشن سے خبریں سننے کے لیے مخصوص لہروں کا ریڈیو سیٹ سے رابطہ قائم کر لیتے ہیں اس فری کوئنسی پر کسی دوسرے سٹیشن کی خبریں نشر نہیں ہو سکتیں۔

اسی طرح جب آپ کسی شخص کو ٹیلی فون کرنا چاہتے ہیں تو اس کا نمبر ڈائل کر کے اس

سے رابطہ کرتے ہیں پھر بات چیت کر سکتے ہیں۔ آپ یقیناً کسی دوسرے نمبر پر اس رابطہ قائم نہیں کر سکتے۔

چونکہ ہر شخص کی دماغی بناوٹ کچھ مختلف ہے اسی لیے اس کے خیالات بھی دوسر شخص سے کچھ مختلف ہوتے ہیں ورنہ اس کی ایک الگ شخصیت تسلیم نہیں کی جا سکتی۔

انتقال افکار کی مشقوں میں مہارت حاصل کر لینے کے بعد فرض کیجئے کہ آپ ا ایسے شخص سے رابطہ قائم کرنا چاہتے ہیں جو انگلستان میں مقیم ہے وہ چونکہ آپ کا بھائی اس لئے آپ اس کے نام اور شکل سے بخوبی واقف ہیں۔

جب آپ پوری یکسوئی کے ساتھ اپنے اس بھائی کا تصور قائم کریں گے اور خیالات کی لہروں کو آزاد چھوڑ دیں گے تو وہ کہیں بھٹکنے کی بجائے سیدھی لندن جا پہنچیں گ آپ کے خیالات کی یہ لہریں جتنی طاقت ور ہوں گی اسی شدت کے ساتھ وہ آ کے بھائی پر اثر انداز ہوں گی اور دفعتاً اس کے دل میں خود بخود آپ کا خیال پیدا ہو جائے اس طرح آپ دونوں بھائیوں میں گویا خیالی رابطہ پیدا ہو جائے گا۔ اس کے ا میں آپ کا خیال جتنا گہرا ہوتا جائے گا۔ اسی طرح آپ کو آپ جہاں ہوں گے کچھ سی محسوس ہو گی اور ممکن ہے بے ساختہ ہچکیاں آنے لگیں یہ بے چینی دونوں طرف ہو گی۔

اس صورت میں آپ اپنی زبان سے جو الفاظ کہیں گے وہ آپ کے بھائی تک پہنچ جائیں گے۔ اگر آپ اپنی زبان سے کچھ بھی نہ کہیں گے جب بھی آپ کے خیالا طاقت ور لہریں اپنے مخرج کی جانب سمٹنے لگیں گی اور آپ اپنے مراقبے کی کیفیت جاگ اٹھیں گے۔

یہ ہے انتقال افکار یعنی ٹیلی پیتھی جس کی تکنیک کو سمجھنا کچھ زیادہ مشکل نہیں ہے۔

تو آیئے اب ارتکاز توجہ کی تشریح بھی کرتے چلیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی نقطے کی طرف شعور کا مسلسل بہاؤ۔ اپنی تمام تر توجہ کسی ایک مرکز پر مرتکز کر دینا۔ اس حواس خمسہ کے بجائے ادراک کسی بلند تر روحانی میڈیم (Medium) سے حاصل ہو

ارتکاز توجہ کا عمل صدیوں پرانا ہے یہ لوگ کسی ایک چیز پر نظر جما کر اپنے اوپر خود تنویمی (Self Hypnosis) کی کیفیت طاری کر لیتے ہیں۔ خود تنویمی کی حالت میں ان کا ماورائی شعور (Extra Sensory Perception) حرکت میں آجاتا ہے۔

جب ہم کسی ایک چیز پر پوری توجہ کے ساتھ پلک جھپکائے بغیر نظریں جما دیتے ہیں تو ہماری عملی شعوری رو معطل اور مضمحل ہو جاتی ہے تو لاشعور کی کارفرمائی شروع ہو جاتی ہے اور قوائے خارق العادت یعنی معجزے اور کرشمے وغیرہ اس سے پیدا ہوتے ہیں۔ کسی چیز پر کامل توجہ دینے ہی سے شعور کامل یا شعور برتر پیدا ہوتا ہے۔

جب کوئی نظر جما کر کسی چیز کو دیکھتا ہے تو دماغ کے مرکز احساسات میں آہستہ آہستہ ہیجان پیدا ہوتا ہے اور عامل پر تنویمی بے خودی پیدا ہونے لگتی ہے۔ جسے انگریزی میں (Hyponotic Trance) کہتے ہیں۔

اور یوں انسان کے اندر وہ روحانی قوتیں بیدار ہونے لگتی ہیں جو زمان و مکان یعنی وقت اور فاصلے کی قید سے آزاد ہیں یہی وجہ ہے کہ انسان اتنے فاصلے پر بیٹھے ہوئے دوسرے افراد کے ذہن سے رابطہ قائم کر لیتا ہے اس کو روحانی رابطے کے ذریعے ہدایات دے سکتا ہے اور اس کی راہنمائی کر سکتا ہے۔

اس روحانی نصاب تعمیر و تنظیم شخصیت میں یکسوئی کی مشقوں پر بڑا زور دیا گیا ہے اور یکسوئی حاصل کرنے کے کئی طریقے ہیں مثلاً یوگا آسن، شمع بینی، سایہ بینی، ماہ بینی، آفتاب بینی، آب بینی، البصیر، التجلی، التصور وغیرہ۔

ماہرین ارتکاز توجہ نے ارتکاز توجہ کی عملی مشقوں کے جو طریقے بتلائے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو سبھی ایک سے ہیں۔ اس بارے میں ان میں بہت سی باتیں مشترک ہیں۔ یعنی ماحول کا سازگار ہونا تجربہ کرنے والوں میں ذہنی مطابقت ہونا، موزوں افراد کا انتخاب اور عامل کے عمل میں مہارت وغیرہ کہیں اتنا فرق ضرور ہے کہ سب کی اپنی اپنی تکنیک ہے اس سلسلے میں نامور ٹیلی پیتھسٹ بروس جونز کا بیان ہے کہ اگر آپ ٹیلی پیتھی کی تربیت

حاصل کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اپنے جنسی جذبے پر قابو پائیں۔ جب تک آ اپنے نفس امارہ کو قابو میں نہ لائیں گے اپنی وجدانی خوبیوں کو شعور کی سطح پر نہ لاسکیں گے۔

ایک اور ممتاز ٹیلی پیتھسٹ بلو بیڈل کہتا ہے کہ ٹیلی پیتھی سیکھنے کے لئے مناسب مشقو اور ریاضتوں کی ضرورت ہے جبکہ سرپینٹ پاور (Serpent Power) سے یوگی کنڈ شکتی کہتے ہیں ایسی مشقوں اور ریاضتوں میں ایندھن کا کام کرتی ہے۔

ڈاکٹر ہیرلڈ شرمن نے اپنے ذاتی تجربے کی بنیاد پر ٹیلی پیتھی کے علم میں مہار حاصل کرنے کے لئے ضروری شرط یہ بتلائی ہے کہ آپ کو اس علم پر پورا یقین ہونا چا اس سے پہلے کہ آپ پیغامات کی ترسیل اور وصول یابی کا عملی تجربہ شروع کریں۔ چند ا باتیں ذہن نشین کرلیں۔

ٹیلی پیتھی کی کامیاب مشق کے لئے ضروری ہے کہ جسم مکمل آرام کی کیفیت میں ہو جسمانی آرام کے لئے بہت سی مشقیں بتائی جا چکی ہیں جس مشق سے آپ آسانی کے سا جسم کو مکمل آرام کی حالت میں لاسکیں اسی کو اپنائیں۔

عملی مشق کے لئے دوسرا اصول یہ ہے کہ آپ جسمانی طور پر پوری طرح آرام کی کیفیت پوری کرلیں اور کسی قسم کا جسمانی تناؤ باقی نہ رہے تو پھر اپنے شعوری ذہن کو خا کریں اور وہ اس طرح کہ اسے آپ کے سارے جسم کا احساس تک باقی نہ رہے۔

ٹیلی پیتھی کی ابتدائی مشقوں میں مختلف تاثرات وتصورات ذہن میں ابھرتے ہی یکسوئی کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں ان پر قابو پانے کے لئے اپنے ذہن میں سینما کی سکرین کا تصور کریں یوں تصور کریں کہ یہ سکرین آپ کے شعور ناٹیک گھر میں آپ کے سامنے اپنی توجہ اس پر مرکوز کردیں۔ اس طرح ذہن دوسرے خیالات وتصورات کے ہجوم سے ہٹ جائے گا۔

آپ کا لاشعور ایک پروجیکشن مشین ہے جب تک آپ اس سکرین پر کسی چیز کا عکس ڈالیں گے وہ اسی طرح سادہ اور صاف رہے گا۔ جب آپ ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے سمجھ لیں وہ لمحہ آگیا ہے کہ آپ جس تصویر یا عکس کو ٹیلی پیتھی رابطہ کے ذریعے

[illegible] ہیں اسے ذہن کے پردہ پر اجاگر کریں۔

ڈاکٹر ہربرٹ مان کہتا ہے کہ آپ ذرا مستقل مزاجی سے آگے بڑھیں اور دیکھیں کہ آپ کیا کچھ نہیں کرسکتے۔ ارتکاز توجہ کی مشق اور کوشش کے ذریعے ایک بعد دوسری غیبی واقعات پر قابو پاتے چلے جائیں گے۔ آپ تھوڑی سی محنت اور مشق کے بعد نہ صرف یہ کہ آپ اور پیش گوئی کی اہلیت پیدا کرلیں گے بلکہ اپنے خیالات کو دوسروں تک ان دیکھی قوتوں کے ذریعے منتقل کرسکیں۔

ٹیلی پیتھی انسانی ذہن کی گہرائیوں اور اس کے لاشعور کے عجائب خانے کی حیرت انگیز [illegible] سے تعلق رکھتی ہے۔ انسانی ذہن کا سب سے پراسرار خانہ وہ ہے جسے حافظے یا یادداشتوں کا خانہ کہتے ہیں۔

انسان میں بعض ایسی قوتیں موجود ہیں جو کبھی بھی ذہن کو لاشعور کی سطح سے بلند کر کے بعض ایسی پراسرار طاقتوں یا کرشمہ سازیوں سے دوچار کردیتی ہیں جس کی تشریح نہیں کی جا سکی لہٰذا آپ بھی استقلال اور پختہ عزم کے ساتھ نادیدہ ذہنی قوتوں پر قابو پالیں اپنے ٹیلی پیتھی کی صلاحیت پیدا کر کے انسانی فلاح وبہبود کے لئے کچھ کارنامے انجام دیں۔ یہ وسیع کائنات سمٹ کر ایک ذرے کی طرح آپ کے سامنے آجائے گی۔ لہٰذا ٹیلی پیتھی کی تربیت حاصل کرتے وقت درج ذیل ہدایات پر عمل کریں اور یاد رہے اگر آپ نے اس سلسلے میں کچھ نامناسب رویہ اختیار کیا تو اس کے نتائج آپ کے لئے نقصان دہ اور خطرناک ہوں گے۔

سب سے پہلے آپ اپنی آنکھیں پوری طرح کھلی رکھیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا مشاہدہ بہت اچھا ہونا چاہئے اپنے اردگرد کی چیزوں کو بغور دیکھیں اور پھر انہیں سمجھنے کی کوشش کریں۔

ہر قدم آگے کی طرف بڑھائیں مسلسل آگے بڑھتے رہنے والے افراد ہمیشہ کامیاب رہتے ہیں۔

ٹیلی پیتھی کی اہلیت پیدا کرتے وقت یہ یقین رکھیے کہ یہ جادو کے کمالات اور محض

ایسی باتیں نہیں ہیں بلکہ یہ جیتا جاگتا فن اور مستقل سائنس ہے۔

☆ جنسی قوت کو ذرا احتیاط کے ساتھ صرف کریں۔ ٹیلی پیتھی کی صلاحیت پیدا کرنے کے لئے جنسی معاملات میں نہایت ضروری اعتدال ہے اس کے لئے نہ تو زیادہ سخت قسم کی پابندیاں عائد کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ہی اسے منہ زور گھوڑے کی طرح بے لگام چھوڑ دینا چاہیے اگر آپ اپنی جنسی قوت کے ذخیرے میں سے تین چار مہینے میں ایک آدھ بار کچھ خرچ کر دیں تو کوئی بری بات نہیں۔

☆ حیاتیاتی تقاضوں کو پورا کرنا بھی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے نہایت ضروری ہے۔

☆ کنڈالنی شکتی (Serpen Power) کو بیدار کرنے کی کوشش کیجئے۔ ایسا اس وقت ہوسکتا ہے جب آپ اپنے اندر صرف شدہ قوتوں کو از سر نو ذخیرہ کر لیں، جسمانی صحت کو ٹھیک اور پہلے سے بہتر بنا لیں۔

☆ غذاؤں کے معاملہ میں بھی احتیاط رکھنے کی ضرورت ہے جنسی خواہشات کو بھڑکانے والی غذائیں استعمال نہ کریں۔

☆ اضطرار پر قابو پائیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے جسم کو پوری طرح قابو کر لیں بے خیالی کے عالم میں جو اضطراری حرکتیں ہوتی رہتی ہیں ان کو ترک کر دیں۔

☆ اس سے آپ کو اپنے اعصابی نظام پر قابو پانے میں مدد ملے گی۔

☆ اضطراری حرکتوں پر قابو پانے کے بعد آپ کو اپنے جسم کے تمام حصوں کی تسخیر کے لئے جسمانی ریاضت کی ضرورت ہوگی۔

☆ جسمانی مشقوں کے بعد خیالات کی یکسوئی کا نمبر آتا ہے یہاں اس بات پر غور کیجئے کہ حقیقت روح کیا ہے؟ اور جسم اور مادہ کیا ہے جسے آپ پہلے تسخیر کر چکے ہیں اور اب روح کو مسخر کرنے کی ضرورت ہے۔

☆ اپنی زبان سے نرم لہجے میں بار بار تحت الشعور کو ہدایت دینے کی کوشش کریں۔ آپ اپنے تحت الشعور کو جیسی بھی ترغیب دیں گے یا ہدایت کریں گے وہ اس پر عمل کرے گا۔

☆☆☆☆☆

چھپکلی

ایک لڑکی کی شکایت آئی۔ کہ وہ جب بھی لیٹتی ہے۔ خواہ دن ہو رات تو عین سینے کے اوپر ایک چھپکلی آ جاتی ہے اور وہ وہاں سے ٹلتی نہیں۔ جب تک کہ وہ نہ اٹھے۔ ہمیشہ اور ہر وقت ایسا ہوتا ہے نہ معلوم کیا وجہ ہے۔ اور بڑی عمر ہو جانے پر شادی کا بھی بندوبست نہیں ہوتا۔

ایک لڑکی کی چٹھی آئی۔ کہ اس نے ایک رات خواب میں ایک چھپکلی دیکھی۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک لڑکے کے قلب میں ڈھل گئی۔ اس لڑکے نے مجھے کچھ روپے دیئے۔

اظہر حسین صاحب جو مندرجہ بالا خواب کی چٹھی لے کر آئے تھے۔ اس نے واقعہ بتایا کہ ہماری دادی ایک دفعہ لیٹی ہوئی تھی کہ چارپائی کے نزدیک ایک چھپکلی آ کر رک گئی نہ معلوم کیوں اور کس جذبہ سے یا کسی وجہ سے دادی نے کہا۔ جا یہاں سے چلی جا اس وقت آنا جب میرے لڑکے کی شادی ہو جائے گی۔ چنانچہ یہ کہتے ہی وہ چھپکلی وہاں سے چل دی۔ اس واقعہ کو عرصہ گزر گیا وہ یہ بات بھول چکی تھیں۔ کہ لڑکے کی شادی ہوئی۔ جب بارات گھر میں آئی بارات کے آنے کے وقت پر چھپکلی آنی شروع ہو گئیں اتنی آئیں کہ گھر کی کوئی دیوار اور فرش ان سے خالی نہ رہا سب لوگ مکان سے نکل آئے اور حیران تھے۔ کہ یہ کیا ہوا۔ قدم رکھنے کی اندر جگہ نہ تھی اس مجلس میں کوئی صاحب تھے۔ انہوں نے کہا ضرور کوئی خاص بات ہے۔ کہ اس قدر چھپکلیاں آ موجود ہوئیں۔ اس پریشانی میں جبکہ گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ اور کھانے کا وقت تھا۔ دادی کو وہ واقعہ یاد آ گیا۔ چنانچہ مردوں تک یہ بات پہنچی۔ کسی بزرگ نے کہا۔ کہ کھانے کی جتنی دیگیں ہیں۔ صحن کے اندر رکھوا دی جائیں۔ چونکہ ان کو لڑکے کی شادی پر دعوت دی گئی تھی۔ اس لیے وہ آ موجود ہوئی ہیں۔ تو تمام کھانا اندر پہنچا دیا جائے۔ جس وقت لوگ دیگیں اٹھا کر اندر کی طرف بڑھے تو چھپکلیوں نے راستہ چھوڑنا شروع کر دیا۔ صحن تک راستہ بن گیا۔ لوگ دونوں دیگیں ایک میٹھے کی ایک نمکین کی چھوڑ کر باہر نکل آئے۔ اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد

دروازے کی درز میں سے کسی نے دیکھا۔ تو کہا کہ مکان بالکل خالی ہے۔ چنانچہ دروازہ کھول کر دیکھا گیا۔ تو مکان میں ایک بھی چھپکلی نہ تھی۔ خیال تھا کہ سب کھانا کھا گئی ہوں گی۔ مگر جب دیگیں دیکھی گئیں تو سب کی حیرت کی انتہا نہ رہی کہ دونوں دیگیں اشرفیوں سے بھری ہوئی تھیں۔

ایک انگریز عورت نے ایک واقعہ لکھا تھا کہ جب وہ ہندوستان میں اپنے خاوند کے ہمراہ تھی۔ تو میں جب بھی اپنے سوٹ کیس کی طرف جاتی تھی۔ تو اس کے اوپر ہمیشہ ایک چھپکلی بیٹھی ہوئی پاتی تھی۔ تقریباً چار سال تک میں رہی۔ جتنی دفعہ جاتی تو اوپر چھپکلی موجود ہوتی تھی۔ مجھے اس سے بہت ڈر لگا۔ کیونکہ کپڑے یا دیگر چیزیں نکالتے وقت دقت ہوتی تھی۔ میرے ملازم نے ایک پنڈت سے اس کا ذکر کیا۔ تو اس نے کہا۔ کہ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ اس کو اسی طرح رہنے دیں۔

چار سال کے بعد جب میں واپس لنڈن آئی۔ گھر میں آ کر سوٹ کیس رکھا تو وہی چھپکلی سوٹ کیس کے اوپر موجود تھی۔ گھر کے بعض افراد نے بہت شور مچایا اور کہا اس کو مار دیتے ہیں۔ مگر میں نے ہمیشہ روکا۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ کیا چیز تھی۔ اور کیوں وہ موجود رہتی تھی۔ اتنا ضرور ہوا۔ کہ گزشتہ جنگ میں جرمن بمباری سے جو علاقہ تباہ ہوا۔ اس میں میرا مکان بھی تھا۔ وہ بچ گیا۔ باقی اردگرد بہت تباہی ہوئی تھی۔ میرے ذہن میں صرف ایک خیال آتا تھا کہ یہ محض اس چھپکلی کی وجہ سے مکان بچا ہے لیکن یہ خیال کسی پر ظاہر نہ کر سکتی تھی کیونکہ سب لوگ میری حماقت کا مذاق اڑانے لگتے۔

☆☆☆☆☆

ہپناٹزم

معمول کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر جواب دینا

آپ نے اکثر بازاروں میں دیکھا ہوگا۔ کہ ایک عامل مسمریزم کرنے والا مجمع عام میں معمول کو بیہوش کر کے اس کے اوپر ایک کپڑا ڈال دیتا ہے۔ اور پھر وہ تماشائیوں کی اشیاء ان کو چھو کر یا ہاتھ میں لے کر معمول سے پوچھتا ہے تو وہ ان کے نام بڑی آسانی سے بتا دیتا ہے۔

دیکھنے والے حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ کس قدر صاحب کمال شخص ہے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ مسمرازم کا عامل اپنے معمول کو سربازار عمل کے تحت نہیں لاسکتا۔ ایک بڑے مجمع میں اور ایک پرشور جگہ میں معمول کی تحت الشعوری طاقتیں کام نہیں دے سکتیں۔ نہ ہی عامل ایسی جگہ پہ معمول سے وہ کام لے سکتا ہے۔ جو حقیقتاً معمول کا خاصہ ہے اس لئے سربازار عمل کرنے والے نہ عامل ہوتے ہیں اور نہ لیٹا ہوا شخص بیہوش ہوتا ہے جسے وہ معمول کہہ کر پکارتا ہے بلکہ وہ شعبدہ باز ہوتے ہیں۔

اب میں اس راز کو ظاہر کروں گا جو آپ کے لئے ایک بہت بڑا معمہ ہے۔ اگر آپ [illegible] ل کر اس امر کی مشق بہم پہنچائیں گے۔ تو آپ کے لئے بھی ایسا بازاری مسمریزم کرنا آسان ہوگا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کے درمیان اس عمل کو دہرائیں گے۔ تو یقیناً وہ آپ کی حیرت انگیز طاقت کا اعتراف کریں گے اس کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے۔ کہ عامل و معمول کو وہ تمام نقاط اتنے ازبر ہوں جس قدر کہ آپ کو ایک دوسرے کے نام! یاد۔ اس قدر بہتر ہوگا اور مشق جتنی زیادہ ہوگی۔ نتائج اتنے ہی نفاست سے پیدا کئے جائیں گے۔

انگلینڈ میں ولیم بیرٹ فزکس کا پروفیسر تھا۔ اس کی تین لڑکیاں تھیں۔ یہی ان رموز کے اور بازاری ہپناٹزم کے خالق ہیں۔ وہ محض اپنے انہی رموز سے خلقت کو حیران کر دیتا

تھا۔ اس نے بے شمار روپیہ کمایا۔ اس نے ٹیلی پیتھی اور نجوم پر ایسی ہی کتابیں طبع کرائی تھیں۔ اس کی لڑکیاں تربیت پا کر میدان میں آئیں۔ اور انہوں نے نوجوان مردوں کو اپنا معمول بنایا۔ انہوں نے ان رموزوں کو اور زیادہ وسیع کر دیا۔ یہاں تک کہ کوئی شخص کوئی سوال کرے۔ تو اس کا جواب بھی دیا جا سکتا تھا۔ اور اگر ایک بے ڈھنگے کمرے میں معمول کو بیہوش کر کے اس کے ہاتھ میں کاغذ اور پنسل دے دی جائے۔ تو وہ اس کا ڈیزائن بنا کر پیش کر سکتا ہے۔ اور اگر ایک ڈیزائن کوئی شخص کسی کاغذ پر بنائے۔ تو معمول بھی ویسا ہی ڈیزائن بنا کر پیش کر سکتا ہے۔ بلکہ اسے بار بار دہرا سکتا ہے۔

لیکن مندرجہ بالا امور کے لئے ایک بہت لمبی تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں صرف ابتدائی اصول اور رموز کے طریقہ سے آگاہ کر دیتا ہوں۔ اسے وسیع کرنا صرف عامل کا کام ہے۔ اس امر کے لئے نمبر۔ خاص چیزیں۔ رنگ۔ کپڑے۔ دن۔ ہفتہ اور مہینہ کے متعلق خاص الفاظ مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان الفاظ کو عام فقروں میں اس طرح استعمال کرنا کہ کسی کو کچھ آگاہی نہ ہو۔ عامل کی ذہانت اور دانش مندی کا کمال ہے جس قدر عامل ہوشیار ہوگا۔ اسی قدر وہ الفاظ رموز وسیع پیمانہ پر استعمال کر کے خلقت کو حیران کر سکے گا۔ اور خود اپنی ضرورت کے لئے مزید الفاظ اور ان کے رموز وضع کر سکے گا۔ یا اسے کسی جگہ رکاوٹ ہو۔ تو خود الفاظ وضع کر سکے۔ اس طریقہ کے لئے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ کسی عمل کی ضرورت نہیں صرف الفاظ اور رموز کو حفظ کرنے کی ضرورت ہے۔ عامل و معمول حفظ کر لیں۔ اور جہاں ضرورت ہو۔ معمول کو کرسی پر بٹھا کر یا زمین پر لٹا کر مسمریزم کا خیالی سا عمل کریں۔ جس سے لوگوں کو یقین ہو جائے کہ واقعی مسمریزم سے بیہوش کیا گیا ہے۔ پھر معمول کے فرضی بے ہوش ہو جانے پر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دیں۔ اور سوالات پوچھنے شروع کریں۔

معمول و عامل کے لئے الفاظ رموز مندرجہ ذیل ہیں۔

الفاظ	نمبر	حرف	اشیاء	مہینہ	دن
کوشش کرو	-	-	-	-	-
کیا میں	۱	ا	سکہ	جنوری	اتوار
جاؤ	۲	ب	انڈی پن	فروری	سوموار
سکتا ہے	۳	ج	پنسل	مارچ	منگل
دیکھو	۴	د	ہیٹ	اپریل	بدھ
اور	۵	ہ	پرس	مئی	جمعرات
براہ کرم	۶	و	لفافہ	جون	جمعہ
گا۔گے۔گی	۷	ز	کارڈ	جولائی	ہفتہ
اب	۸	ح	چاقو	اگست	
بتاؤ	۹	ط	گھڑی	ستمبر	
لو	۱۰	ی	بوٹ	اکتوبر	
تم	۱۱	ک	کیس	نومبر	
یہاں	۱۲	ل	انگوٹھی	دسمبر	
بہت اچھا	۱۳	م	بلا		
ہاں	۱۴	ن	سگرٹ		
ہوں	۱۵	س	رومال		
دیکھو	۱۶	ع	چیک		
اچھا	۱۷	ف	چابی		
اوہ	۱۸	ص	چھڑی		
لیکن	۱۹	ق	دانت		
آؤ	۲۰	ر	بٹن		
سوچو	۲۱	ش	دستانے		
ٹھہرو	۲۲	ت	نکلس		
شروع کرو	۲۳	ث	اخبار		

عقل	۲۴	خ	زنجیر		
دو	۲۵	ذ	برش		
شاباش	۲۶	ض	پروگرام		
میں جانتا	۲۷	ظ	ٹوپی		
ہوں	۲۸	غ	کالر		
کہو					

اب سوال و جواب کی مثالیں لیں۔ مثلاً آپ معمول سے کہیں۔ براہ کرم نمبر بتاؤ۔ معمول کہے گا ۹۶۔ براہ کرم کا نمبر ۶۔ بتاؤ کا نمبر ۹ ہے۔ اگر آپ یہ فقرہ بولیں براہ کرم دن مہینہ بتاؤ۔ جو اس کاغذ پر لکھا ہے تو معمول براہ کرم سے دن جمعہ اور بتاؤ سے ماہ ستمبر بتائے گا۔ معمول کا صرف یہ جواب ہوگا۔ دن جمعہ ماہ ستمبر۔

ایک شخص ایک کاغذ پر ایک تاریخ لکھ کر معمول کو دیتا ہے ۸ جون ۱۹۱۷ء تو عامل معمول سے پوچھے گا۔ اب ایک تاریخ پڑھو۔ براہ کرم مہینہ بھی۔ اچھا سن بھی بولو۔ معمول جواب دے گا۔ ۸ جون سن ۱۷ء

عامل۔ بتاؤ یہ کیا ہے؟ معمول: گھڑی
عامل۔ اور یہ؟ معمول: پرس
عامل۔ اوہ! میرے ہاتھ کس پر ہیں؟ معمول: چھڑی پر
عامل۔ ہاں یہ معمول: سگرٹ
عامل۔ کیا ہم جان سکتے ہیں۔ یہ کیا ہے؟ معمول: پنسل

عین اسی طرح سوال و جواب کا سلسلہ اپنی ضرورت کے مطابق تیار کر کے اس کا مظاہرہ کیا جا سکتا ہے۔

اسی طریقہ سے کام لینے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ الفاظ بولتے جاؤ۔ معمول فقرے ابجد کے حروف سے بناتا جائے گا۔ اگر صرف ۲۸ رموز کو ازبر کر لیا جائے تو یہ طریقہ بھی کام کرتا

ہ۔ اس میں ماحول اور مطلب کے موافق ترمیم کرنے کی چنداں ضرورت پیش نہ آئے گی۔ مثلاً عامل کتاب ہاتھ میں لے کر یہ پوچھنا چاہتا ہے کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔ تو ابجد کے حروف کے مطابق الفاظ یہ ہیں۔

ک۔ تم .... تم ذرا ایک چکر لگاؤ۔
ت۔ ٹھہرو .... ٹھہرو۔ میں تم سے اب پوچھنا چاہتا ہوں۔
ا۔ کیا میں .... کیا میں پوچھ سکتا ہوں۔
ب۔ جاؤ .... جاؤ پھر چکر لگاؤ۔ اور بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے۔

گویا چار فقرے بالترتیب ایسے بناؤ جن کے شروع میں الفاظ رموز آ جائیں۔ بس اس طرح مشق بہم پہنچاؤ۔

☆☆☆☆☆

نفسیاتی علاج

سب سے پہلے اس علاج کی تاریخ قدیم وجدید کا مطالعہ کریں اس سلسلہ میں مصر قدیم آشوریہ اور بابل۔ بنی اسرائیل۔ یونان وروم۔ ایران قدیم۔ چین قدیم اور ہند قدیم کا جائزہ لیں گے۔ تا کہ نفس مضمون کو صحیح طور سے سمجھا جاسکے۔

قدیم مصر

مصریات کے ماہرین کی تحقیق کے مطابق مصر قدیم میں مریضوں کا علاج معالجہ تین گروہوں کے ہاتھ میں تھا۔ پہلا گروہ وہ تھا۔ جسے ہم اپنی موجودہ اصطلاح میں ''طبیب'' کہہ سکتے ہیں۔ اور جو بیک وقت معالج بھی تھا۔ اور مذہبی پیشوا بھی۔ دوسرا گروہ جراحوں کا تھا۔ جو امراض کے سلسلہ میں چیر پھاڑ کرتا تھا۔ اور اپنے کام میں بہت انہماک رکھتا تھا۔ تیسرا گروہ جھاڑ پھونک کرنے والوں کا تھا۔ یہ گویا ''روحانی طریقہ علاج کا علمبردار تھا۔ جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے۔ ماہرین ان تینوں معالج گروہوں کے فرائض اور کاموں کی حدوں کا تعین نہیں کرسکتے ہیں۔ یعنی صحیح طریقہ سے یہ بتانا مشکل ہے۔ کہ طبیب کے فرائض کس جگہ سے شروع ہو کر کہاں ختم ہو جایا کرتے تھے۔ اور جھاڑ پھونک کرنے والوں کی سرگرمیاں کب شروع ہوتی تھیں۔ اور کہاں جا کر وہ اپنا میدان دوسروں کے لئے خالی کر دیا تھا۔ جراحوں کے گروہ کے متعلق غالباً اس قسم کی کوئی الجھن نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے فرائض اور حدود مقرر تھے۔

مصر قدیم کے متعلق ذخیرہ معلومات میں ہماری نظر سے کوئی ایسی بحث نہیں گزری۔ جس میں طبیبوں اور ''روحانئین'' کے فرائض کی حدوں کو معین کرنے کی کوشش کی گئی ہو۔ لیکن ان دونوں گروہوں کے متعلق آثار قدیمہ نے جو بحثیں اصحاب فکر کے سامنے رکھی ہیں۔ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان کے طریق کار کا تعین درحقیقت دشوار ہے۔ کیونکہ ان دونوں کے فرائض اور طریق کار آپس میں کچھ اس طرح گتھے ہوئے ہیں کہ ان کو علیحدہ کر

کے لئے کوئی امتیاز پیدا کرنا ممکن نہیں ہے۔ ایک طبیب جو مریضوں کے لئے مندر یا قربان گاہ میں بیٹھا ہوا کوئی دوا یا تدبیر بتا رہا ہے۔ وہی کسی دوسرے مریض کو روحانی نوعیت کا علاج بھی کر رہا ہے۔ اسی طرح کسی روحانی معالج کے لئے بھی کوئی ایسی روک نہیں ہے۔ کہ وہ کسی مریض کے لئے شہد، نمک اور نطرون وغیرہ چیزیں تجویز نہ کرے۔

یہ بات تمام ماہرین مصریات مانتے ہیں کہ مصر کی تہذیب اور اس کا تمدن اپنے درجۂ کمال میں بھی اس قسم کے علم طب کا حاصل نہ تھا۔ جو ''روحانیت'' سے پاک ہو۔ لیکن طب و فلسفہ کے جو مخطوطے مصر قدیم کی کھدائی میں ماہرین کے ہاتھ لگے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ''روحانیت'' کا اثر بعد میں بہت کم رہ گیا تھا۔ اور ایک صحیح قسم کی طب مصر قدیم کے دور آخر میں موجود تھی جو آخر کار طب یونانی کی ٹھیک اسی طرح بنیاد بنی اسی طرح طب اسلامی طب جدید کی اساس ہے۔

بہرحال یہ موقع تاریخ طب پر بحث کا نہیں ہے۔ ہم کو تو مصر قدیم کے علم طب میں سے ان اجزاء کو ایک جگہ کرنا ہے۔ جو روحانی نوعیت کے ہیں۔ اور پھر اس مجموعہ پر ایک نظر ڈال کر یہ دیکھنا ہے کہ تنویم۔ علاج بالتوجہ اور نفسیاتی علاج کے ڈانڈے بھی اس سے کہیں جا کر ملتے ہیں یا نہیں۔

مسٹر بج (Mr. Budge) نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام مصر کا سحر ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ مصر کی تہذیب چونکہ تمام دنیا میں سب سے پہلی تہذیب مانی جاتی ہے اس لئے سحر اور سحر کے ذریعہ سے علاج کے طریقوں کے متعلق بھی ہمیں ان ہی کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ ان کا بیان ہے کہ آج سے دس ہزار سال پہلے سحر اور روحانیت کے جو طریقے مصر میں رائج تھے ان کی جھلک اب بھی مصر کے غیر متمدن علاقوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ایک جگہ مسٹر بج نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ مصر ہی سے جادو اور سحر وغیرہ کے طریقے یونان اور روم میں پھیلے۔ اور ان سحروں کا اثر اب تک یورپ کی تقریباً تمام قوموں میں پایا جاتا ہے۔

مصر قدیم کی سحر و ساحری کے متعلق مسٹر بج کے خیالات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ اس کی تہذیب کے ابتدائی دور میں ہمیں سحر وافسوں کا اتنا ہی زور ملتا ہے۔ علم الآثار بھی اس حقیقت کی گواہی دیتا ہے اور عام عقل انسانی بھی اس چیز کو تسلیم کرے گی۔ کہ انسانی تہذیب کے بالکل ابتدائی دور میں جب کہ انسان فطرت کا سرسری مطالعہ کرنے کے قابل بھی نہ ہوا تھا۔ سوائے اس قسم کی صورت حال کے اور ظاہر ہی کیا ہوسکتا تھا۔ لیکن جوں جوں عقل انسانی بڑھتی گئی۔ اسی قدر تہذیب روحانیت کی راہیں کھلتی گئیں۔ اور دوسرے علوم وفنون کی پیدائش کے ساتھ علاج معالجے کے فن میں بھی ترقی ہوئی۔

اس بات میں شک کی گنجائش نہیں کہ مصری علم طب کا آغاز سحر وفسوں سے ہوا۔ اور علم و عقل کی کافی ترقی کے بعد بھی سحر کا اثر مصری فن طب پر قائم رہا۔ بہت سی دوائیں جو اپنے فوائد اور اثرات کے لحاظ سے بالکل صحیح اور درست تھیں خالص جادو کی غرض سے استعمال کی جاتی تھیں اور اثر پیدا کرنے کے لئے دواؤں پر منتر پڑھ کر پھونکے جاتے تھے۔ جن اصحاب نے مصر کے قدیم طبی مخطوطات (مخطوط، پیپائرس) کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ مصریوں کے اعتقاد کے مطابق بیماریوں کا خاص سبب ارواح خبیثہ کا جسم کے اندر حلول کر جانا تھا۔ ان خبیث روحوں کو خوشامد یا قوت سے جسم کے اندر سے خارج کرنے کے لئے مختلف تدبیریں عمل میں لائی جاتی تھیں۔ ان ہی تدبیروں میں سے ایک یہ تھی۔ کہ مختلف چیزیں مریض کو کھلائی یا بیرونی طور پر لگائی جاتی تھیں۔ ان ہی چیزوں نے دوا کا نام پایا۔ اور علم الادویہ اور فن طب ایجاد ہوا۔ صرف ان حالات میں جہاں مرض یا زخم وغیرہ کا سبب بالکل ظاہر ہو۔ اور کسی خبیث روح کی طرف اسے منسوب نہ کیا جاسکے۔ یہ لوگ دواؤں کا استعمال دوا کی حیثیت سے کرتے تھے چنانچہ جب ہاتھ پر زخم لگ جاتا تھا۔ تو صحیح اصول علاج کے مطابق تدبیریں اختیار کی جاتی تھیں۔ لیکن دوسرے امراض میں خواہ ان کا ظاہری اثر بھی نمایاں ہو۔ طبی تدابیر کی بجائے سحر سے علاج کیا جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆

عمل تنویم

(Hypnotism)

ہپناٹزم (عمل تنویم) ایک سائنس ہے جس سے ایک مخصوص قسم کی ذہنی کیفیت پیدا کی جاتی ہے جسے ہپناسس (Hypnosis) کہا جاتا ہے۔ اس اعلیٰ ذہنی یکسوئی کو (Super Concentration of the Mind) کہنا چاہیے۔

عام حالت میں ذہن بہت سے مختلف تاثرات میں مصروف رہتا ہے۔ اور اس طرح اس کی قوت بھی منتشر رہتی ہے۔ پس ایسی حالت میں کوئی بھی ہدایت (Suggestion) ایک کان سے داخل ہوکر دوسرے کان سے نکل سکتی ہے۔

ذہن کا تھوڑا سا حصہ اس ہدایت کو قبول کرتا ہے اور اس کا اثر معمولی ہوتا ہے۔

ہپناسس میں ذہن عام حالت میں مقابلہ میں بدرجہ اتم اپنی طاقت کو مرکوز کر لیتا ہے۔ اور واحدی یکسوئی ہپناسس کی بہت گہری کیفیت میں ذہن کی تمام تر قوت ہدایت شدہ امور کی طرف منتقل ہو جاتی ہے اور معمول کو شدید درد کا احساس بھی نہیں رہتا۔

.... جے لوئی رورٹن اپنی کتاب ہپناٹزم میڈ پریکٹیکل (Hypnotism Made Practical) میں لکھتے ہیں کہ ہپناٹزم ایک ایسا آرٹ اور سائنس ہے جس کا تعلق ذہن کی باقاعدہ تشکیل وتربیت اور اس کے صحیح استعمال سے ہے اور ہپناسس ایک مصنوعی پیدا کردہ مراقبہ کی سی کیفیت کا نام ہے۔

اصل میں ہپناٹزم کے عملی حصہ کو سائنس کہا جاتا ہے ہپناٹزم کا لفظ اگر ہپناسس (Hyponos) بمعنی نیند سے مشتق ہے اور اس کا اردو مترادف نوم وتنویم ایک عرصہ سے مستعمل ہے تاہم ہپناسس کو نیند نہیں کہا جاسکتا، دونوں حالتوں کی صحیح تشریح مشکل ہے مگر ان کے فرق کو آسانی سے سمجھا نہیں جاسکتا۔

نیند میں کوئی سنائی نہیں دیتی لیکن ہپناسس میں قوت سماعت غیر معمولی طور پر بیدار

ہوتی ہیں معمول ہپناٹسٹ کی سرگوشیاں بھی پوری توجہ سے سنتا ہے۔

عام نیند میں گردوپیش کے ماحول کی مطلق خبر نہیں ہوتی مگر ہپناسس میں معمول اپنے ماحول سے اکثر باخبر رہتا ہے البتہ گہرے ہپناسس میں ہپناٹسٹ اسے یہ بھی بھلا سکتا ہے کہ کیا کچھ ہوتا رہا۔ ایسی صورت میں معمول کو یہ ہدایت دینا لازمی ہوتا ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے وہ عمل کے ختم ہونے پر بھول جائے گا۔

نیند اور ہپناسس میں جو تھوڑی بہت مشابہت پائی جاتی ہے مثلاً آنکھوں کا بند ہونا معمول کا غیر متحرک بیٹھے یا لیٹے رہنا یہی مشابہت عوام میں یہ خیال پیدا کرنے کا باعث ہوتی ہے کہ معمول سو رہا ہوتا ہے ہپناسس کے دوران میں معمول کو آنکھیں کھول کر چلنے پھرنے کو کہا جائے تو وہ ایسا کرنے کے باوجود بھی ٹرانس یعنی ہپناسس پیدا شدہ انفعالی حالت میں رہتا ہے ایسی صورت میں متذکرہ بالا مماثلت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

ہپناٹزم کے بارے میں یہ بھی عقیدہ رہا ہے کہ ہپناٹزم جادو ایسی کوئی چیز ہے بعض کے نزدیک ہپناسس شعور کی موت ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ عمل کے دوران میں معمول کا شعور بیدار بھی رہ سکتا ہے۔ معمول سوچ سکتا ہے حساب کے سوال نکال سکتا ہے اچھی بری چیزیں تمیز کر سکتا ہے اور ہپناٹسٹ کی ناپسندیدہ ہدایت کو قبول نہ کرنے کی استعداد رکھتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ گہرے عمل کے ختم ہونے پر معمول ٹرانس کا ماجرا جزوی یا کلی طور پر بھول جاتا ہے اور غالباً اسی بھول جانے کی بنا پر قیاس آرائی کی جاتی ہے کہ ٹرانس میں معمول کا شعور بیدار نہیں ہوتا۔

ہم حالات میں جن واقعات سے دوچار ہوتے ہیں اور ان سے جو تاثر قبول کرتے ہیں وہ ہماری حرکات وسکنات اور عادات واطوار میں نمایاں رہتا ہے مگر اصل واقعات ہم بھی بھول جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جس وقت وہ واقعات پیش آرہے تھے ہمارا شعور بیدار نہ تھا۔

ٹرانس کے واقعات کا یاد رہنا یا نہ رہنا معمول پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ ہاں اگر وہ یہ بھ

لے کہ ہپناٹزم کے عمل کے دوران کی باتیں اور پیش آمدہ واقعات اسے یاد رہتے ہیں تو اس کے شکوک رفع کرنا لازمی ہے۔

بعضوں نے ہپناسس کو انعکاس مشروط (Conditioned Reflex) کا نام دینے کی کوشش کی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھ لیجیے کہ اگر آپ اپنے پالتو کتے کو کھانا دیتے وقت کوئی خاص قسم کی لائٹ جلاتے رہیں یا گھنٹی بجاتے رہیں تو ایک عرصہ کے بعد اس مخصوص لائٹ کے جلنے یا گھنٹی بجنے سے کتے کے منہ میں پانی آجائے گا۔ چاہے کھانا اس کی نظروں کے سامنے نہ بھی آئے۔

اسی طرح اگر ہپناٹسٹ کی ہدایات کی روشنی یا گھنٹی کا مقام دیا جائے تو اس سے ہپناسس کی صورت کا پیدا ہونا انعکاس ٹھہرا اگر یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ انعکاس مشروط کے لیے سابقہ تربیت لازمی شے ہے۔

ایک نظریہ یہ بھی ہے کہ ہپناسس کے پیدا ہونے کا سبب ذہنی تھکاوٹ ہے جیسا کہ نیند میں جانے کی ہدایات کی تکرار سے قوت سامع کو تھکایا جاتا ہے یا کسی چمکدار چیز کو دیکھتے رہنے سے معمول کی قوت باصرہ کو تھکا کر ہپناسس کی حالت پیدا کی جاتی ہے یہ بجا ہے کہ بعض اوقات حواس کو تھکا دینے والے طریقے استعمال کیے جاتے ہیں لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر اوقات معمول کے حواس کو تھکانے کا کوئی عمل کیے بغیر بھی اسے ٹرانس میں ڈال دیا جاتا ہے تو یہ نظریہ بھی جامع نظر نہیں آتا۔

چونکہ علم النفسیات کے قواعد بقراط کے زمانہ کے بہت بعد مرتب ہونے شروع ہوئے۔ نیز ازمنہ قدیم میں ذہن یا نفس انسانی کو روح کا نام دیا جاتا تھا اس لیے بقراط کے الفاظ سے یہ مطلب لیا جا سکتا ہے کہ گہری سوچ کے ذریعے ہمارا ذہن یا قوت ادراک بیماریوں کے اسباب معلوم کر سکتی ہے جہاں تک آنکھیں بند کرنے کا تعلق ہے بعض اوقات عام لوگوں کو بھی دیکھا جاتا ہے کہ وہ کوئی بھولی ہوئی یاد کرنے کے لیے چند لمحوں کے لیے آنکھیں بند کر کے سوچتے ہیں۔

بوعلی سینا نے اس نظریہ کا اظہار کیا تھا کہ انسان کی قوت متخیلہ نہ صرف اس کے اپنے جسم پر اثر انداز ہوتی ہے بلکہ دوسروں کے جسموں پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے اور یہ قوت اجسام میں تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہو سکتی ہے یہ تبدیلی چاہے تندرست جسم میں مرض پیدا کرنے کی صورت میں ہو یا بیمار جسم میں صحت بحال کرنے کی شکل میں۔

اسقلی بیوس (Aescula Pius) کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ مریضوں کو باقاعدہ مصنوعی نیند سلا کر علاج کیا کرتا تھا۔

عہد قدیم میں ایران، مصر، یونان، روم اور ہندوستان کے مذہبی پیشواؤں کا یہ طریقہ کار رہا ہے کہ وہ مریض کو مبدول، مندروں اور ہیکلوں میں سلا کر اس کا علاج کرتے تھے۔ اس طرح سونے سے مریض بعض اوقات خواب میں اپنے آپ کو دیکھتا کہ وہ صحت یاب ہو گیا ہے اور جب اس کی آنکھ کھلتی تو وہ حقیقتاً صحت یاب ہو جاتا۔ اس طرح صحت کی بحالی میں جو چیز کارگر تھی اسے پیشواؤں کی روحانی قوت تعبیر کیا جاتا تھا۔

کہیں کہیں ایسی بھی رسمیں رائج رہی ہیں کہ مذہبی پیشوا کی موت کے بعد اس کے مزار کو مریض چھوتا اور تندرست ہو جاتا۔

اٹلی کے ایک طبیب اور فلاسفر پمپونیشیس (Pomponatius) نے یہ اعلان کیا کہ مذہبی پیشواؤں کے مزاروں پر جا کر جو مریض صحت یاب ہوتے ہیں اس کی وجہ محض ان کے اپنے تخیل کی قوت ہے ورنہ کسی پیشوا کی ہڈیوں کی جگہ وہاں کسی جانور کی ہڈیاں بھی رکھ دی جائیں تو بھی مریض صحت یاب ہو جائیں گے۔

سولہویں صدی کا مشہور طبیب اور کیمیا گر پیراسیلسس (Paracelsus) بھی یہ جانتا ہے کہ تخیل کی قوت مرض پیدا کر سکتی ہے اور شفا بخش بھی ہے۔

ایک عقیدہ یہ بھی رہا ہے کہ بعض اوقات امراض کا سبب آسیب زدگی سمجھ لیا جاتا ہے اور پھر مختلف وردوں اور وظیفوں سے جنات کا اثر دور کیا جاتا ہے۔

سترہویں صدی میں آئرلینڈ میں گریٹریکس (Greatrakes) نے یہ دعوی کیا کہ تمام امراض جنات کے اثر سے پیدا ہوتے ہیں اور خدا نے اسے باتوں اور ہاتھوں سے اس اثر کو دور کرنے کی استعداد بخشی ہے۔

اسی طرح اٹھارہویں صدی میں ایک رومن کیتھولک پادری فادر گیسنر (Father Gassener) نے یورپ میں کوئی دس ہزار آسیب زدہ مریضوں کو شفایاب کیا۔

علم کوئی بھی ہو اس کے حصول کے لیے ہمیں مختلف حواس کے استعمال کی ضرورت ہے اور اعضائے حس کے ذریعہ کسی محرک (Stimulus) کو ذہن میں منقش کرنے کے فعل کو تحریک (Sensation) اور نظام حس کے ذریعہ ذہن پر منقش ہونے والے اس محرک کی ترجمانی یا تشریح کے فعل کو ادراک (Perception) کہا جائے گا۔

المختصر جن اشیاء کو ہمارے اعضائے حس محسوس کرتے ہیں ہمارا ذہن ان کی ترجمانی یا تشریح کرتا ہے بیشک محرک کو محسوس کرنے کا نظام سب افراد میں یکساں ہے۔ مگر اس کی ترجمانی میں بآسانی اختلاف پیدا ہو سکتا ہے۔

ادراک میں اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مختلف افراد ایک ہی محرک کو اپنے اپنے تجربات اور گزشتہ واقعات کی روشنی میں دیکھیں گے یہ ظاہر ہے کہ عمل ادراک (Pesception Process of) ایک سادہ مشینی عمل ہے جس کے ذریعے مخصوص محرک سے ایک ہی مخصوص نتیجہ اخذ ہو سکے۔ عمل ادراک چاہے وہ فریب نظر کی صورت میں ہو جیسے اسی کو سانپ سمجھ لینا اور چاہے اشیاء کی حقیقت کا صحیح مشاہدہ ہو بہر حال دوگانہ حیثیت کا حامل ہے اسے عمل اور ردعمل کا نتیجہ سمجھ لیجئے۔ جیسا کہ کسی شے یعنی محرک کی ترتیب اس کا سابقہ مظاہرہ اور اس کی اصلیت ادراک پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح ہر فرد کی اپنی سرگزشت، اس کا ماحول اور اس کی فطرت ادراک کو ضرور متاثر کرے گی۔ چنانچہ جذبات، خواہشات اور تعصبات وغیرہ محرکات کے ادراک میں دخل اندازی کے سلسلہ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ قومی رجحانات کے اثر سے ادراک کے دھوکہ کھانے کی ایک مثال یہ ہے کہ صحرا میں پیاسے مسافر کو بعض اوقات دور سے ریت بھی پانی دکھائی دیتی ہے۔

پروفیسر فریڈرک نائٹ کہتا ہے کہ ایک دن اس نے کلاس روم میں یہ تجربہ کیا کہ ایک بوتل کا کارک نکال کر طلباء سے کہا کہ دیکھو اس بوتل میں ایک خوشبو ہے۔ جس وقت تم میں سے کسی کو خوشبو آئے فوراً ہاتھ اٹھائے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ سب طلباء نے ہاتھ اٹھا لیے حالانکہ بوتل میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔

اس قسم کے تجربات سے اس امر کا بین ثبوت مل جاتا ہے کہ ہدایت (Suggestion) کے باعث ادراک میں کس قدر اختلاف ہوسکتا ہے ہپناٹزم کے ذریعہ معمول کو ملا کر بخشن دی جاتی ہے تو اس میں ٹرانس (Trance) کی حالت میں (بے خودی کی ہاتھ میں) بخشن کو قبول کرنے کی صلاحیت بیداری کے مقابلہ میں بہت بڑھ جاتی ہے۔

سیکھنے یا علم حاصل کرنے کا فعل ایسی راہوں پر گامزن ہونے کا نام ہے جن میں ہم ان تاثرات کو جو پریشان کرنے والے محرکات سے پیدا ہوتے ہیں ایک سانچے میں ڈھال لیتے ہیں نفسیاتی نقطہ نظر سے ہم اس لیے جی رہے ہیں کیونکہ ہم ان محرکات کے مقابلہ میں اصلاحی (Corractive) ردعمل پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

محرکات کیا ہیں۔ ہمارے ماحول میں جو تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ محرکات کہلاتی ہیں۔

ٹیلی پیتھی کی طرح ہپناٹزم بھی ایک پراسرار قوت ہے۔ اس قوت کے وجود کو ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ اس پر دلائل پیش کرنا گویا ایسا ہی ہے جیسا کہ اس بات پر دلیل قائم کی جائے کہ مقناطیس کا سوئی پر اثر ہوتا ہے یا ایکسرے کی شعاعیں انسانی جسم میں نفوذ کر جاتی ہیں۔ زیر نظر کتاب کا یہ باب اس لیے تحریر کیا گیا ہے۔ ہر پراسرار قوت سے کیسے کام لے سکتے ہیں۔

دنیا کی ہر پراسرار قوت کی بنیاد قوت ارادی ہے۔ دنیا کے ہر پراسرار علم کی ابتداء اسی سے ہوتی ہے۔

اکثر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہپناٹزم ایک ایسی پراسرار قوت ہے جو جسم سے پیدا ہوتی ہے اور تمام چیزوں کو اسی کی راہ میں آتی ہیں اپنے مؤثر دائرہ کے اردگرد جمع کر لیتی ہے

تعریف اگرچہ صحیح نہیں ہے لیکن بنیادی حقائق پر مبنی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ جب انسانی کشش وجاذبیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اس میں معدنی مقناطیس اور بجلی کی سی کوئی مشابہت پائی جاتی ہے۔

ہر فکر جو نفس کی پیداوار ہے ایک ایسی قوت کا قائم مقام ہے جو کہ مختلف مراحل میں کم و یش ہوا کرتی ہے۔ یہ کمی بیشی ان جذبات اور محرکات کے تابع ہے جو اس فکر کے نشوونما پانے کے وقت ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں اس لحاظ سے جس وقت ہم سوچتے ہیں تو ہم سے ایک ایتھری تموج (Ethral Tide) جو کہ شعاع نور کی طرح ہوتا ہے پھیلنے لگتا ہے اور دوسرے اشخاص کے نفوس میں نفوذ کر جاتا ہے۔

جو افکار ایک غرض اور ایک مقصد پر مسلسل طور پر اور بار بار مرکوز کیے جاتے ہیں۔ ان سے اکثر اس مقصد میں کامیابی ہوتی ہے جو خیال بھی ہمارے دل و دماغ میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ خواہ کمزور ہو یا قوی، روحانی ہو یا مادی ہمارے تمام ملنے جلنے والوں پر ہمارے فکری تموجات کے مطابق اثر انداز ہوتا ہے جبکہ یہ ظاہر ہے کہ ہر خیال اپنے اندر چند ایسے تیز رفتار تموجات رکھتا ہے جو دوسروں میں نفوذ پذیر ہوسکتے ہیں۔

ان تموجات کا تصور کرنے کے لئے ہمیں اس کیفیت کا مشاہدہ کرنا کافی ہوگا جو پانی میں پتھر پھینکنے کے بعد واقع ہوتا ہے۔ چنانچہ ہم کو چند دائرے نظر آتے ہیں جوں جوں وہ مرکز سے دور ہوں گے بڑھتے اور پھیلتے جائیں گے۔ لیکن جب کوئی خیال اپنی پوری قوت کے ساتھ کسی مقصد کی طرف رخ کر کے روانہ ہوتا ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قوت کا اثر بھی مرکز نشانہ میں شدید اور قوی ہوتا ہے۔

ہمارے خیال نہ صرف دوسروں پر اثر ڈالتے ہیں بلکہ وہ ہماری شخصیت پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں یہ تاثیر عارضی اور ہنگامی نہیں ہوتی بلکہ اس کا اثر ہمارے اندر پائیدار ہوتا ہے۔

نہ صرف کرہ ارض بلکہ پوری کائنات مقناطیسی کشش کا ایک محیر العقول کرشمہ ہے۔

نظام شمسی ہی کو لیجئے۔ کرہ ارض یا دوسرے سیارے توازن کشش ہی سے اپنے اپنے

محور پر گردش کر رہے ہیں۔ اس نظام کائنات کا ہر ذرہ جسے سائنس سالمہ کہتی ہے بہت سے ایٹموں سے مل کر بنتا ہے۔ اور ر ایٹم اس باہمی کشش وجذب کے قانون کے تحت اپنے مسالم کی مخصوص ساخت میں موجود رہتا ہے۔ اگر قانون جذب وکشش برقرار نہ رہے تو سالمات کا وجود نہ رہے۔

اگر ایٹم کی دنیا کو گہری نظر سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت پوشیدہ نہیں رہے گی کہ نظام شمسی کی طرح ہر ایٹم کا بھی ایک مرکزہ ہوتا ہے جسے نیوکلس (Neucles) کہتے ہیں اور اس کے گرد اپنے اپنے مدار پر برقیے یعنی الیکٹرون اور پروٹان گردش کرتے ہیں۔

اور ہر الیکٹرون و پروٹان میں ایسی مقناطیسی کشش وقوت موجود ہوتی ہے جس کی کارکردگی سے وہ خود کو مرکزہ سے الگ رکھتا ہے اس طرح مرکزہ میں بھی ایسی مقناطیسی قوت وکشش جاری وساری ہے جو ہر برقیے کو ایک مخصوص محور پر گردش میں رکھتی ہے۔

لہٰذا مقناطیسی کشش وجذب ہی سے یہ ایٹمی نظام قائم ہے جبکہ اس سائنسی دور میں ایٹم کو زبردست اہمیت حاصل ہے جس کی بنیاد ہی مقناطیسی کشش پر ہے۔ اور اس مقناطیسیت کا دائرہ اثر اس قدر وسیع ہے کہ پوری کائنات پر محیط وبسیط ہے اور اتنی زبردست قوت ہے کہ کرہ ارض کو اپنے ایک دھماکے سے اڑا سکتی ہے۔

یہ بے پناہ توانائی مقناطیسی کشش ہی کا ایک کرشمہ ہے۔ مقناطیسیت سے بھرپور ایک ذرہ جسے دیکھنے کے لئے مائیکروسکوپ کی ضرورت پڑتی ہے اور کہ جو سوئی کی نوک پر ہزاروں کی تعداد میں آ سکتا ہے کتنی بڑی طاقت ہے ہیروشیما اور ناگاساکی جاپان کے دو بڑے شہروں کی وہ زمین جہاں بس دو ایٹم بم گرے آج تک بنجر پڑی ہے۔

جس کی روشنی میں یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ انسانی جسم کا ہر خلیہ بھی مخفی ومتحرک مقناطیسیت سے بھرپور ہے۔ یہ قوت جسم انسانی کے ہر حصے میں موجود ہے ہر ایٹم قدرتی طور پر زبردست قوت کا حامل ہے اور اس قوت کی بنیاد مقناطیسیت پر ہے اور نہ صرف انسان بلکہ چرند وپرند میں بھی موجود ہے۔ درندوں اور خونخوار جانوروں یہاں تک کہ سانپ میں بھی موجود ہے جبکہ

بجلی میں یہ قوت برقیت کی صورت میں موجود ہے اور برقیت بھی مقناطیسیت سے خالی نہیں۔

شکاری پرندوں میں عقاب بڑی مقناطیسیت کا حامل ہے اس کے بعد باز، شکرا، جبکہ الو کی آنکھوں میں بھی بڑی مقناطیسیت ہے۔ درندوں میں شیر اپنی بے پناہ مقناطیسیت کی بنا پر سرفہرست ہے اس کے بعد چیتا، بھیڑیا اور بھالو بھی اسی زمرے میں آتے ہیں یہاں تک کہ بلی شکار پر حملہ کرنے سے پہلے غراہٹ سی آوازیں اس لیے پیدا کرتی ہے کہ پرندے کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو جائے اور آواز سنتے ہی وہ آنکھیں اس کی طرف کرے اور باقی کام آنکھوں کے ذریعے بلی کی مقناطیسیت کر لیتی ہے۔ ایک مقناطیسی چمک نکل کر اس کی آنکھوں سے پرندے کو مفلوج کر دیتی ہے۔

سانپ کی آنکھوں میں ایک زبردست قسم کی مقناطیسی کشش پوشیدہ ہے اسی طرح مچھلیاں سمندر کے اندر اپنی آنکھوں کی مقناطیسیت سے اپنا شکار پھانستی ہیں۔

کسی وقت بھی کوئی جاندار یا خود انسان اگر مقناطیسی قوت کا حامل پایا جائے یا کسی اریعے سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس وقت اس میں اس کی مقناطیسی قوت بیدار ہے تو اس کا اظہار لازمی طور پر اس کی آنکھوں سے ہوگا۔

آنکھیں مقناطیسی برقی قوت کا میٹر ہیں۔ خاص کر خونخوار درندوں، شاہین ایسے پرندوں اور سانپ ایسے زہریلے کیڑوں میں مقناطیسیت زیادہ شدید ہوتی ہے اور یہی وہ مرحلہ ہوتا ہے جس کا انتظار خونخوار درندہ اپنے شکار کی آنکھوں میں گھومتا رہتا ہے اور وہ اسے ہپناٹائز کرتا رہتا ہے۔

یہ مقناطیسی قوت فریق مخالف کو ہپناٹائز کر سکتی ہے اور اس کو اپنے مقناطیسی اثر کے تحت بھی لا سکتی ہے یعنی اس کو مقنا سکتی ہے یاد رہے کہ جانوروں کی آنکھوں میں جو مقناطیسی چمک موجود ہوتی ہے اس کا منبع بھی وہی ہے جس سے اور جہاں سے انسان کی آنکھوں میں مقناطیسی قوت پہنچتی ہے خواہ یہ مقناطیسیت فطری ہو یا اکتسابی۔ لیکن انسان اور جانور کے معاملے میں مقناطیسی توانائی کا استعمال مختلف ہوتا ہے جس کے نتائج بھی ایک دوسرے سے

مختلف ہوتے ہیں۔

حیوانی مقناطیسی قوت انسانی مقناطیسی قوت سے جو مشابہت رکھتی ہے وہ صرف اتنی ہے کہ حریف پر غالب آجائے اس کے علاوہ باقی حیوانی عمل سراسر ہپناٹزم ہے لیکن ہپناٹک طاقت جانوروں میں فطری طور پر بیدار ہوتی جبکہ انسان کو اسے بیدار کرنا پڑتا ہے اور اس کو بیدار کرنے کے لیے مشق کرنا پڑتی ہے اور ذاتی مقناطیسیت اور تنویمی قوت دونوں سے مدد لینا ہوتی ہے۔

مشہور ماہر نومیات ڈاکٹر بروتھلی یہ کہتا ہے کہ ہپناٹزم مصنوعی طور پر طاری کی گئی نیند کی ایسی کیفیت ہے جو اگرچہ نیند نہیں لیکن نیند سے مشابہ ہے جس کی محرک قوت مقناطیسیت ہے جو ہر انسان میں موجود ہوتی ہے لیکن اسے تحریک دینے کے لئے مختلف مشقیں کرنا پڑتی ہیں۔

اس سے پہلے یہ قوت انسان میں کم یا زیادہ میں کٹیا لپسی (Catalipsy) یعنی بڑی گہری نیند جسے سومنا مبولزم (Somna Mbdeulism) بھی کہتے ہیں، میں پڑی ہوتی ہے اور اسے مشقوں سے ابھارا جاتا ہے اور قوت مختلف پر اسرار قوتوں میں منتقل ہو جاتی ہے یعنی ہپناٹزم سے پراسراریت کے اور کئی سوتے پھوٹتے ہیں۔

بقول ڈاکٹر لینگ بینے ہپناٹزم کی درجہ بندی حسب ذیل ہے۔

نقطہ بینی:

کسی نشانی پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

عکس بینی:

کسی عکس پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

سایہ بینی:

اپنے یا کسی دوسری شے کے سائے پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

قمر بینی:

چاند پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

آفتاب بینی:

سورج کو توجہ کا مرکز بنا کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

شمع بینی:

شمع پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

آب بینی:

پانی پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

بلور بینی:

بلور پر نظر جما کر ہپناٹزم کی مشق کرنا۔

آنکھ آلہ بصارت ہے آنکھ کے ذریعے ہی باہر کی تصویریں اور اندر کی شبیہیں بنتی ہیں مقناطیسیت بیدا ہوتی ہے جبکہ ارتکاز توجہ کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ کسی چیز کو ٹکٹکی لگا کر دیکھتے وقت کوشش کی جائے کہ اس کا خیال ذہن میں اور اس کی تصویر نظر میں رہے۔

ظاہر ہے کہ اس عمل میں پہلے پہل بڑی دقت اور مشکل پڑے گی لیکن ہر بار توجہ کو اس نقطہ پر لگانا پڑے گا جسے اعادہ اور تکرار کا عمل بھی کہتے ہیں۔

ماہ بینی سے بھی مقناطیسیت کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ چاند کی چاندنی انسانی جسم پر بڑی عجیب کیمیائی تبدیلیاں کرتی ہے جن سے انسان کے جسم پر عجیب وغریب اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مذہب، جادو، طب، دیومالا، شاعری، ادب، نجوم، دست شناس غرض انسانی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جس میں چاند اپنی پوری آب وتاب سے موجود نہ ہو۔ ہر قوم میں بے شمار کہانیاں اور قصے چاند کے متعلق مشہور ہیں۔ انسان پر اعصابی ذہنی اور قلبی کیفیت اور اس کے جذبات واحساسات وتصورات پر چاند کا کیا اثر پڑتا ہے اس کے بارے میں

ماہرین کی تحقیق ہے کہ عروج ماہ کے زمانہ میں انسانی تصورات اور جنسی جذبات شدت کے ساتھ اثر پذیر ہوتے ہیں۔

ماہ بینی سے پہلے مشق تنفس کے تین چکر پیدا کیے جائیں اور اس کے بعد نشست جما کر چاند کے کسی ایک نقطہ پر پلک جھپکائے بغیر نظریں جما دی جائیں۔

اس مشق کا آغاز پندرہ سیکنڈ سے کریں اور ایک سال میں رفتہ رفتہ بینی کا وقفہ ۴۵ منٹ تک بڑھا دیا جائے۔

چھ ماہ کی مشق کے بعد یہ نوبت آ جاتی ہے کہ اندھیرے میں روشنی کی شعاعیں نکلتی ہیں اور ہر شے پر برقیت کا دائرہ سا پھیل جاتا ہے اور اس میں پر اسرار سماوی اجسام نظر آتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مریخ، عطارد، زہرہ، مشتری، سورج اور سورج کے نظام سے پرے جو لاکھوں کروڑوں نظام شمسی اور اربوں کہکشانی شاہراہیں موجود ہیں ہر چیز پر اپنا مقناطیسی اثر ڈالتی ہیں۔

آفتاب بینی سے ذاتی مقناطیسیت میں ترقی ہوتی ہے ہمارے نظام شمسی میں سورج روشنی، توانائی اور مقناطیسیت کا واحد سرچشمہ ہے۔ ہر ذرہ آفتاب کی حیات بخش قوت سے زندہ، متحرک اور منور ہے بلکہ کائنات شناسوں کی نظر میں تو ذرہ اور سورج ایک نظام نوری کے دو اجرام ہیں۔

آفتاب اس مرکز شمسی کا محور و مرکز ہی نہیں بلکہ ہماری کائنات میں روشنی کے علاوہ حرارت، حرکت، توانائی اور مقناطیسیت کا منبع ہے۔ جو مشق آنکھوں میں چمک، روشن ضمیری اور شخصیت میں مقناطیسیت پیدا کرنے کے لئے کی جاتی ہے جس کی مشق کرنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔

آفتاب طلوع ہونے سے چند منٹ پہلے مشرق کی طرف منہ کر کے سیدھے کھڑے ہو جائیں اب منہ بند کر کے ناک کے سوراخوں سے آہستہ آہستہ ناف سے سانس کھینچ کر سینے کی طرف لائیں اور سانس کو سینے میں روک لیں۔

جب سینے میں سانس کا رکنا مشکل ہو جائے۔ دم گھٹنے اور جی گھبرانے لگے تو کسی قدر ل سے رک رک کر ٹھہر ٹھہر کر ناک کے سوراخوں سے خارج کر دیں۔

یہ سانس کا ایک چکر ہوا!

سانس کا ایک چکر ختم کرنے کے بعد دم لیں۔ اس کے بعد دوسرا چکر شروع کریں۔

پھر وقفہ کے بعد تیسرا چکر!

ابتداء میں تین چکر کافی ہیں سانس کھینچتے ہوئے سینے میں روکتے ہوئے اور ناک کے سوراخوں سے خارج کرتے وقت درج ذیل فقرہ اپنے دل میں دہراتے ہیں۔

''سورج کی روشنی، مقناطیسیت ، برقیت، توانائی سانس کے ساتھ
میرے جسم میں داخل ہو رہی ہیں۔ رگ رگ میں خون کے ساتھ
گردش کر رہی ہیں۔''

سانس کے تین چکر پورے کرنے کے بعد مشرق کے اسی نقطے پر نظر جما دیں جہاں سے سورج نکل رہا ہے اور تصور یہ ہو کہ نکلنے والے سورج کی مقناطیسیت اور برقیت آپ کے اندر داخل ہو رہی ہے۔ مشق شروع کرتے ہی طرح طرح کے خیالات ذہن پر ہلہ بول دیں گے سورج کا یہ تصور بار بار ٹوٹ جائے گا۔ ٹوٹ جانے دیں اور پھر نکلتے ہوئے سورج کا تصور قائم کر لیں۔

شروع شروع میں آپ کو زبردست الجھن پیش آئے گی یہاں تک کہ آپ بری طرح اکتا جائیں گے یہی وجہ ہے کہ لوگ خیالات کے ہجوم سے اکتا کر مشقیں بند کر دیتے ہیں۔

آفتاب بینی میں اپنے سائے کی گردن کو دیکھتے ہیں تو وہ سایہ سفید بادل کے ٹکڑے کی شکل میں اپنے سر پر گردش کرتے ہوئے نظر آتا ہے اور پھر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مشق کرنے والے کو اپنے سر ہی کی جنبش نظر آتی ہے کچھ لوگ اس کے ساتھ کشف سمعی (Clairaudirne) کی مشق کرتے ہیں۔

کشف سمعی غیبی آواز کے ذریعے غیب کی خبریں دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔ سورج

بینی کی مشق اس وقت تک کرنی چاہیے جب تک سورج کی روشنی ٹھنڈی اوراس کی جمع اورفرحت بخش رہے جونہی اس کی شعاعوں میں تیزی آئے مشق فوراً بند کردینی چاہیے طلوع آفتاب کے وقت مشق کا موقع نہ ملے تو پھر غروب آفتاب کا وقت اس کے لیے مناسب ہے۔ آفتاب بینی کی مشق کا باطنی طریقہ یہ ہے کہ پرسکون انداز میں بیٹھ یا تصور کیجئے کہ سورج آپ کی باطنی نگاہ کے سامنے چمک رہا ہے یہ مشق پندرسیکنڈ سے کرکے رفتہ رفتہ ۴۵ منٹ تک اس کا عرصہ بڑھادینا چاہیے۔

چالیس دن میں جسم اس مشق سے مانوس ہوجاتا ہے اورتین مہینے کے بعد مشق رہنے سے اس کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں پھر کہیں چھ مہینے بعد مشق کی مقناطیسی قوت ہوگی۔

بلور بینی کی مشق میں آپ کی نظروں کے سامنے صرف بلور کی گیند یا شیشے کا گلاس چاہیے ادھر ادھر کوئی اور چمک دار چیز رکھی ہوگی تو ذہن بار بار ادھر جست کرنے لگے گا۔

مشاہدے کی مشق سے پہلے سانس کے پانچ چکر لینے چاہئیں مشق کرتے گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کریں۔ گہرا سانس بجائے خود عمیق خیال اور ار کی علامت ہے۔

اگر بلوری گیند دستیاب نہ ہوتو پیپرویٹ استعمال کریں۔ صاف صاف سے ہوئے شیشے کے گلاس پر بھی یہ مشق کی جاسکتی ہے۔ اگر بلور یا پانی سے بھرے گلاس نقطے کو مرکز بنا کر مشق کی جائے تو عامل کو اس نقطہ کے اندر پہلے بادل اٹھتے نظر آتے ہیں کے بعد مختلف شکلیں دکھائی دیتی ہیں۔

اس ضمن میں قدیم زمانے میں روشنائی کے قطرے آئینے، پانی سے بھرے گلاس کہ آگ سے ابھرنے والے دھوئیں تک کا استعمال کیا جاتا تھا۔ مشہور بلور بین پروفیسر اپنی کتاب (Psychie Sience) میں لکھتا ہے کہ اب تک سب سے بہتر بلور کے گو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس ئیں دیکھنے سے عامل کو مستقبل میں ہونے والے یا کہیں دور پیش

والے واقعات کی بھرپور پرچھائیاں آسانی سے نظر آسکتی ہیں۔

بعض عامل بلور کا رنگ ہلکا نیلا پسند کرتے ہیں۔ قطر میں کم از کم اس کا ڈیڑھ انچ ہونا ضروری ہے۔ اگر اس سے بڑے قطر کا بلور ہوتو اور بھی ٹھیک ہے۔

کچھ ماہرین کا کہنا ہے کہ بلور بینی دراصل ایک خود تنویمی کیفیت کا نام ہے ایک اور ماہر یہ کہتا ہے کہ بلور دراصل یادداشتوں کو تازہ کرنے کا ایک آلہ ہے۔

جو لوگ بلور بینی کرتے ہیں وہ دراصل اس علم کی مشق کرتے ہیں جسے (Cresta Lomancy) کہتے ہیں یہ علم دوسرے معنوں میں ویسا ہی ہے جیسا کہ چائے کی پتی پڑھنے کا علم (Tassography) آنکھ تاثر کا ایک اہم ترین ذریع ہے۔ علاوہ اس کے آنکھ میں ایک زبردست قوت ہے جس کے ذریعے آپ اپنے ارادے کو دوسرے کے دل میں جاگزیں کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اپنی اس قوت یعنی مقناطیسیت کو معقول طریقہ سے استعمال کریں۔

آپ نے سنا ہوگا اور شاید مشاہدہ بھی کیا ہوگا کہ درندوں اور وحشی جانوروں پر انسانی آنکھ کا کتنا اثر ہوتا ہے۔ نگاہ جو عام طور پر نگاہ مقناطیسی سے نامزد ہے۔

نقطہ بینی بھی مقناطیسیت کو فعال کرنے کے لئے ایک بہترین مشق ہے اور وہ یہ کہ ایک سفید چوکور کاغذ لیں۔ اس کے درمیان میں ایک سیاہ دائرہ ایک پیسہ کے برابر بنائیں۔

دائرہ تمام تر سیاہ ہونا چاہیے پھر اس کاغذ کو دیوار پر چسپاں کر دیں اور اس کے روبرو ایک کرسی پر بیٹھ جائیں۔ اب سیاہ دائرے پر نظر جمائیں ایک لمحہ تک بغیر پلک جھپکائے اس کو دیکھتے رہیں پھر نظر کو لمحہ بھر آرام دیں اور دوبارہ دیکھنا شروع کر دیں۔ غرضیکہ پانچ مرتبہ یہ عمل دہرائیں۔

اپنی کرسی کو اسی مقام پر رہنے دیں اور اٹھ کر کاغذ کو جس مقام پر وہ ہے اس کو دائیں جانب نصف قدم کے فاصلے پر منتقل کر دیں۔

اب کرسی پر بیٹھ جائیں جیسے پہلے بیٹھتے تھے اپنے روبرو لمحہ بھر دیوار کی طرف دیکھیں اور پھر اپنی نظر کو بغیر اس کے کہ اپنے سر کو جنبش دیں دائیں طرف پھیر دیں اور سیاہ دائرے

میں تقریباً ایک لمحہ گھوریں۔

یہ عمل چار مرتبہ دہرائیں پھر کاغذ کو دائیں جانب کی بجائے بائیں طرف موڑ دیں۔ یہ مشق تین دن تک جاری رکھیں اس کے ساتھ وقت کو ایک سیکنڈ سے ڈیڑھ دو سیکنڈ اور پھر ا سیکنڈ تک بڑھاتے جائیں۔ تین دن کے بعد نظر جمانے کی مدت تین سیکنڈ بڑھائیں۔ اسی طرح تیسرے دن ایک سیکنڈ بڑھا دیں یہاں تک کہ آپ پندرہ منٹ تک ٹکٹکی لگا کر دیکھنے پ قادر ہو جائیں۔

جب اس درجہ تک پہنچ جائیں تو سمجھ لیں کہ آپ کی نظر مطلوبہ مقناطیسی قوت سے معمو ہوگئی ہے۔ اب اس کے ذریعے آپ اپنے مخاطب پر اثر ڈال سکیں گے یہاں تک کہ حیوانا بھی آپ کی نگاہوں سے مسخر ہو جائیں۔

آپ اپنی مقناطیسی قوت کا تجربہ کسی حیوان پر بھی کر سکتے ہیں وہ آپ کے ارادے پر عمل کرے گا۔ ماہرین نفسیات کے تجربوں کے مطابق آدمی کے اندر ایک مہیب ترین قوت ہے جس کا نام ہے جنسی جذبہ۔ اگر ریاضت اور مراقبے کے ذریعے اس کو بیدار کر دیا جائے تو اسی کا نام مقناطیسیت ہے اور قوت استغراق (Medetation) سے حاصل ہوتی ہے اس وقت انسان کا ذہن ایک ثانیہ میں پوری کائنات کا احاطہ کر لیتا ہے اس وقت اس سے کوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ دراصل محویت آدمی کو بے پناہ قوت عطا کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆

جوہر ذات

عمل تنویم کا جسم وروح پر اثر

تمام فلسفیوں نے یہ تسلیم کر لیا ہے۔ کہ انسان کی فطرت بنیادی طور پر اچھی ہے۔ یعنی انسان ہمیشہ عمل خیر ہی سے مسرت حاصل کر سکتا ہے۔ اور ماحول کی خرابی کے باعث شر کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ پہلی دفعہ میرا یہ احساس اس وقت یقین سے بدل گیا تھا۔ جب بہت دن گزرے۔ میں نے ایک خاص تجربہ اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ واقعہ یہ تھا۔ کہ ایک شخص کی اس رفیق ولطیف شے کو جسے آپ جوہر ذات کہہ سکتے ہیں۔ اس کے جسم سے باہر نکالا گیا تھا۔

میرے ایک شاگرد طبیب نے ایک شخص پر (آپ اسے زید کر لیں) تنویم کا عمل کیا تھا۔ اور اس کے جسم سے اس کے جوہر لطیف کو باہر نکالا کر ایک ایسے مکان میں جانے کا حکم دیا تھا۔ جہاں وہ پہلے کبھی نہیں گیا تھا۔ اس روح یا جوہر لطیف کی وساطت سے معمول نے حالت تنویم میں بہت سی مخصوص تفصیلات معلوم کر لی تھیں۔

اس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ایک مخصوص مکان کی دوسری منزل میں جائے اور ایک خاص دروازے میں داخل ہو۔ سویا ہوا شخص تمام تفصیلات اور سیڑھیوں اور دروازے کی شکل وصورت بیان کرتا چلا گیا۔ پھر اسے کہا گیا۔ اور بھی آگے جائے۔ اور جو کچھ دیکھے اسے بیان کرے۔ معمول نے کمرے کے اندر کی تمام چیزوں کی تفصیلات ٹھیک ٹھیک بیان کیں اور یہ کہا کہ ایک شخص ایک میز کے قریب کرسی پر بیٹھا ہوا کسی کتاب کا مطالعہ کر رہا ہے۔

اس پر عامل نے کہا۔ اس شخص کے قریب جاؤ اور اسے ڈراؤ۔

کچھ دیر خاموشی رہی۔

میں تم سے کہہ رہا ہوں۔ کہ اس کے قریب جا کر اسے ڈراؤ۔ عامل نے پھر تحکمانہ لہجہ میں کہا۔

پھر معمول خاموش رہا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد کمزور آواز میں ہچکچاتے ہوئے بولا۔ میں یہ نہیں کرسکتا۔

''اس کا سبب بتاؤ'' عامل نے کہا۔ ''تم ایسا کیوں نہیں کر سکتے۔''

''یہ ناممکن ہے۔'' معمول نے جواب دیا۔ ''اس شخص کا قلب بہت کمزور ہے۔ اسے خوف زدہ نہیں کرنا چاہیے۔''

''اچھا تو اس کو مت ڈراؤ۔'' عامل نے کہا۔ ''مگر جہاں تک ممکن ہو۔ کوئی نقصان پہنچائے بغیر اپنا اثر اس پر ڈالو۔ ہاں یہ تم کیا دیکھ رہے ہو۔

''اس شخص نے پھر کر دوسرا لیمپ روشن کرلیا ہے۔''

''اگر اس سے کوئی خطرہ نہ ہو۔ تو اپنے اثر کو اور بڑھاؤ...... ہاں اب تم کیا دیکھ رہے ہو؟''

وہ شخص کرسی سے اچھل پڑا ہے۔ اور دوسرے کمرے میں بھاگ گیا ہے۔ جہاں ایک عورت بیٹھی ہے۔''

اس تجربہ کے اختتام پر ہم نے اپنے دوست کو ٹیلیفون کیا۔ اور حقیقی واقعہ کو ظاہر کئے بغیر اس سے پوچھا۔ کہ وہ اپنے احساسات کو بیان کرے۔ اس نے کہا۔ آج مجھے ایک حیرت انگیز تجربہ سے سابقہ پڑا۔ تھوڑی دیر ہوئی۔ میں ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ کہ مجھے ایسا محسوس ہوا۔ کہ میرے کمرے کے اندر کوئی دوسری ہستی بھی موجود ہے۔ لیکن میری آنکھوں کے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔ مجھے تم سے یہ کہتے شرم محسوس ہوتی ہے کہ یہ احساس اس قدر گہرا ہو گیا۔ کہ خوف کے مارے مجھے مزید روشنی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ پھر بھی اس احساس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ میں اس کمرے سے نکل کر اپنی بیوی کے کمرہ میں چلا گیا۔ اور اس کے پاس جا بیٹھا۔

اس تجربہ سے قطع نظر جو ہمارے بہت سے احساسات کے اسباب پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس میں ایک نکتہ ایسا تھا۔ جو ذاتی طور پر میرے لئے ایک ناقابل فراموش اہمیت رکھتا ہے۔ اس دنیوی ماحول میں کوئی شخص کبھی اس بات کا خیال نہیں کرتا۔ کہ کسی دوسرے آدمی کا قلب

کمزور ہے۔ اس لئے اسے ڈرانا نہیں چاہیے۔ ایک شخص دوسرے کو ڈراتا ہے۔ برا بھلا کہتا ہے۔ گالیاں دیتا ہے۔ جسمانی اور مالی نقصان پہنچاتا ہے۔ لیکن انسان کی روحانی ہستی اپنی اصل میں مائل بہ خیر رہتی ہے۔ جیسا کہ میں نے دیکھا تھا۔ ''معمول'' نے دوسرے شخص کو ڈرانے سے پہلے اس کے کمزور قلب کا لحاظ کیا۔ یہی اچھائی اور خیر کی تحریک تھی۔ جس نے اس کے کانوں میں کہہ دیا۔ کہ ایک کمزور دل والے کو ڈرانا مناسب نہیں ہوگا۔

اسی طرح کے صرف ایک یہ تجربہ کو دیکھ کر حالانکہ ایسے روحانی تجربات دن رات ہوتے رہتے ہیں۔ انسان محدود جسمانی سرحدوں سے باہر نکلتا ہے۔ اور اپنے ذاتی جوہر اس غیر کے وجود کو محسوس کرتا ہے افسوس ہے کہ آج یہ روشن اور پرنور جوہر لطیف بڑے بڑے سیاہ بادلوں میں چھپا ہوا ہے۔ اور انسان مردم آزار اور مردم بیزار ہو گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ پورا تاریک بار جہالت کی پیداوار ہے۔ ایسی حالت میں ظاہر ہے کہ ہمیں اچھے اور نیک خیالات کی کس قدر ضرورت ہے وہ خیالات جن کے نادیدہ پرو باز و مظلوم کے دل کے لئے مرہم کا اثر رکھتے ہیں۔

انہی جہالت اور ناواقفیت کے باعث لوگ اس طرح کے سوال کرتے ہیں۔ خیالات کو مرتکز کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ لوگ دھیان گیان کی منزلیں کیوں طے کرتے ہیں۔ مراقبہ کے شغل سے کیا حاصل ہوتا ہے ترک دنیا کر کے بعض آدمی عزلت پسند اور گوشہ نشین کیوں ہو جاتے ہیں۔ درویش اور فقیر بننے سے کیا فائدہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ اس طرح کے تمام سوالات فہم و ادراک اور فیصلہ کی غلطی پر مبنی ہیں۔ اگر ایک معمول سے عمل تنویم کے تجربہ سے ہمیں انسانی جوہر ذات کی اچھائی اور شرافت کا یقین ہو جاتا ہے۔ اور ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ''خیر'' کا خیال تمام احکام پر غالب آجاتا ہے تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ہر اچھائی، ہر نیکی ہر عمل خیر اور ہر اچھا خیال اچھے اثرات اور اچھے نتائج کا باعث بنتا ہے۔

ایک کمزور قلب کے متعلق تو آپ نے دیکھ لیا۔ کہ اس کو تکلیف پہنچانا انسانی جوہر لطیف نے گوارا نہ کیا۔ اب غور فرمائیے کہ اس دنیا میں کتنے کمزور کتنے نحیف رونما۔ اور کتنے

مجروح دل ہیں جو کسی چوٹ یا حملہ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ بہت مبتلائے غم اور شکست خوردہ دل ایسے ہیں جو بے پروائی کے سلوک کے باعث منزل مرگ کے قریب پہنچ گئے۔ کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ ان کے بارغم میں اضافہ کرے۔ یہ عمل تو قتل عمد کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایسا قتل جو کسی خنجر یا گولی یا زہر کے ذریعہ کیا جائے۔ یا کینسر شرارت یا عداوت یا خبث باطن کا پیدا کیا ہوا ہر حملہ انسان کے دل میں زہر نہیں پیدا کر ہے؟ اس امر کی طبی شہادتیں موجود ہیں۔ کہ رنج وغم یا دکھ درد یا صدمہ اور کڑھن کے باعث صرف یہ کہ قلب کی حرکت خراب ہوتی ہے۔ بلکہ خون میں ایک قسم کا مسموم مادہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

پھر سوچئے۔ اس دنیا میں کتنی بڑی تعداد میں ایسے قتل ہوتے رہتے ہیں۔ جو تمام سزا دینے والی عدالتوں کی دسترس اور قانون کی گرفت سے باہر ہیں۔ کسی شخص کو زہر دینا ایک سنگین جرم ہے اور اس پر قاتل کو سزائے موت دی جاتی ہے۔ یہ بہت صحیح ہے لیکن پھر لوگ ایسا کیوں کرتے ہیں کہ کسی شخص کا دل دکھاتے دکھاتے۔ اس کے نازک اور لطیف شیشہ دل کو چور کرتے کرتے، اس کے زخموں پر بدسلوکی اور ایذا رسانی کا نمک چھڑکتے چھڑکتے اسے ہلاک کر دیتے ہیں؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ لوگ اگر عمل خیر کی طرف رجوع ہو جائیں۔ یا کم از کم کبھی اچھے اور نیک خیالات سے اپنے دل ودماغ کو لبریز کریں۔ تو ان کے ذاتی فائدہ کے علاوہ دنیا کو بھی ایک عظیم الشان نعمت حاصل ہو جائے گی۔ ناواقف اور تنک چڑھے لوگ تو یہ کہیں گے کہ اس طرح کا خیال آندھی میں اڑتے ہوئے تنکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن خیال یا روح یا جوہر لطیف سے پیدا ہونے والے غیر محدود امکانات سے چشم پوشی کرنا انتہائی جہالت کی دلیل ہے۔ اور انسان کی انسانیت سے انکار کرنے کے برابر ہے۔

بعض لوگ اکثر پراسرار طور پر کسی مافوق الفطرت وجود یا واقعہ کو محسوس کرنے لگتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ خود فطرت اس قدر عظیم الشان وسیع اور کائنات گیر ہے۔ کہ ہم حقیقی معنوں میں کسی چیز کو "مافوق الفطرت" نہیں کہہ سکتے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ فطرت کی

عظمت وگہرائی ہمارے ادراک سے باہر ہے۔ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب تک ہم اپنے قلب کو تربیت نہ دیں اور فہم وادراک کی بلند تر تعلیم کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔ اپنے ادنے دستور العمل سے اور ایک معمولی لکیر سے بلند تر منزلوں کی طرف کبھی نہیں جا سکتے۔ اور جسمانی وجود میں روحانی روحانیت کبھی محسوس نہیں کر سکتے۔

ہمیں رہ رہ کر عمل تنویم کے مذکورہ بالا "معمول" کا خیال آتا ہے۔ جس نے دوسرے کی کمزوری کا اتنا پاس کیا تھا۔ اگر لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی میں اپنے پڑوسی کے دکھ درد اور اس کے قلب کی ماندگی اور پریشانی وکمزوری کا بھی خیال کر لیا کریں۔ تو یقیناً وہ انسانیت سے زیادہ قریب ہو جائیں گے۔

مردوں کی ارواح کے ظاہر ہونے یا دکھائی دینے کے واقعات مختلف انسانوں کی صورت میں بیان کئے جاتے ہیں۔ ان ارواح کا ظہور کوئی حیرت انگیز بات نہیں۔ یہ قطعاً مسلم اور بالکل یقینی اور غیر مشتبہ چیز ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ متوفی رشتہ دار یا اعزا یا احباب ایک ضروری اور مفید ترین مقصد رکھتے ہوئے بھی اپنی اچھی خبریں نہیں دے سکتے۔ اس کا سبب وہی حیوانی خوف زدگی ہے۔ جو ارواح کے ظہور سے لوگوں پر طاری ہو جاتی ہے۔ ہمیں اس طرح کے بہت سے واقعات معلوم ہیں۔ کہ کسی شخص کو شدید خطرے سے بچانے یا اس کی مصیبت میں کام آنے کے لئے اس کے متوفی عزیز کی روح نے اس تک رسائی حاصل کرنے کے لئے بہت سی تدریجی منزلیں طے کیں۔ تا کہ وہ شخص اس روح کے ظہور سے دہشت زدہ نہ ہو جائے۔ یہی حقیقت بالکل اور بے کم وکاست صحیح ہے۔ کہ خوف کا احساس ہی وہ چیز ہے۔ جو ہمیں بہتر خیالات معلوم کرنے سے روکتا ہے۔

ارواح کے ظہور اور ان کے نیک مقاصد کے متعلق اتنی تحریریں لکھی جا چکی ہیں۔ کہ تمام انفرادی واقعات کو بیان کرنا ناممکن ہے۔ مذہبی بیانات سے شروع ہو کر فلسفیانہ اور تاریخی اور افسانوی بیانات میں ہر جگہ اس امر کی تصدیق کر دی گئی ہے کہ موت ہمارے عزیزوں اور دوستوں کی روحانی ہستی یعنی جوہر ذات کو ہم سے جدا نہیں کرتی۔ اور اگر ہم

چاہیں۔ اور کوشش کریں۔ تو دونوں دنیا کی قربت ونزدیکی کو محسوس کر سکتے ہیں۔ لیکن [illegible] اور نفرت کے جذبات نے جدید زمانے میں بنی نوع انسان پر ایسا تسلط حاصل کر لیا ہے۔ [illegible] میں ایک مرتبہ پھر اس بات کو ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں۔ کہ انسان کی اصلی فطرت [illegible] ہے۔ اس کے جوہر لطیف میں کوئی خرابی یا نقص نہیں ہے۔ اور جو برائی اور فتنہ وشر ہم [illegible] ہیں۔ وہ جہالت ونا واقفیت والے ماحول کی پیداوار ہیں۔

وہ لوگ جو میری مجلس میں شریک ہو جاتے ہیں۔ ان کو بخوبی تجربہ ہے کہ ار[illegible] سے ملاقات کرنا۔ ان سے کچھ دریافت کرنا اہم بات نہیں ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ [illegible] آپ کے اندر صلاحیت موجود ہے یا نہیں۔ جو جوہر لطیف کو بلا سکے اسے دیکھ سکے اور [illegible] سے بات کر سکے؟

☆☆☆☆☆

شمع بینی

(Leckomancy)

عام حالات میں شعور بیداری میں سرگرم رہتا ہے اور جسم کے تمام اقدامات اور [illegible] کو کنٹرول کرتا ہے۔ نیند کے دوران تحت الشعور حرکت میں آجاتا ہے۔

[illegible] سرگرمی کی اس کیفیت میں خواب اور کبھی کبھی بھیانک خواب نظر آتے ہیں یہ سب [illegible] شعور سے جنم لیتے ہیں جہاں ہماری حیوانی جبلت کی بہت سی خصوصیات پوشیدہ ہیں۔

[illegible] یا عالم بیداری اعلیٰ شعور ہر وقت جاگتا رہتا ہے اور دونوں سطحوں کو ایک دوسرے [illegible] اور ہم آہنگ رکھتا ہے۔ ہم شعور اور تحت الشعور کی موجودگی سے ہمہ وقت آگاہ [illegible] ہیں لیکن اعلیٰ شعور کا ہمیں احساس نہیں ہوتا۔ جب جادو کی مشق کی جاتی ہے تو اس کا [illegible] مقصد شعور کو ایک طرف ہٹانا ہوتا ہے کیونکہ اس میں پہلے سے موجود خیالات اور [illegible] بھرے ہوتے ہیں اس کے بعد تحت الشعور سے رابطہ قائم کیا جاتا ہے جو الفاظ سے [illegible] تصویری عکس سے متاثر ہوتا ہے۔ جادوگر کو علم ہوتا ہے کہ تحت الشعور کتنا قوی اور [illegible] ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ جب اسے قید سے آزاد کیا جائے یا اپنا پابند کر لیا جائے تو [illegible] کا رخ بدل دیتا ہے لیکن اگر اس کا غلط استعمال کیا جائے تو نقصان پہنچاتا ہے۔

[illegible] علوم کے ماہر تحت الشعور سے بھی آگے گزر کر ذات عالی سے رابطہ پیدا کر لیتے ہیں۔

دیکھا گیا ہے کہ لوگوں میں عام طور پر یہ غلط عقیدہ پایا جاتا ہے کہ صرف چند مخصوص [illegible] روحانی قوتوں کے مالک بن سکتے ہیں لیکن یہ عقیدہ بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ ہر شخص [illegible] کی طرف سے روحانیت ودیعت ہوتی ہے اور جو شخص اس کو بڑھا لیتا ہے اس سے [illegible] اٹھاتا ہے۔

آپ خود دیکھ لیں کہ ہمارے صوفیاء بزرگان دین اور روحانی پیشوا وغیرہ عمر بھر کی [illegible] سے اتنا اونچا مقام پا گئے ان میں بھی آپ غور کریں تو اللہ سے لو لگانے (ارتکاز

توجہ) اور نفس کشی (عمل) سے کس طرح رفتہ رفتہ ان کے خیالات اور قلب و ذہن ایک روشنی سے منور ہو گئے اور انہوں نے جو خواہش کی پوری ہوئی۔

یہ تو آپ ضرور تسلیم کریں گے کہ ہر انسان میں روح ہوتی ہے ظاہر ہے اس کی کوئی نہ کوئی قوت بھی ہوتی ہوگی۔ ماہرین نفسیات بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ انسان اپنے ذہن کی قوت کا ½ بھی استعمال نہیں کرتا ہر حال یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہر انسان زندگی میں کئی بار اپنی روحانی قوتوں کو کار فرما دیکھتا ہے خطرے یا مصیبت کے وقت بعض اوقات حالات خود بخود بغیر کسی کوشش کے سنور جاتے ہیں اور ہم سمجھ ہی نہیں سکتے کہ ایسا کیونکر ہوا حالانکہ اگر ہم اپنی روحانی قوتوں کی نشوونما کریں تو ساری زندگی ان سے مستفید ہوتے ہیں اور روحانی قوت کو فروغ دینے کے کئی ذریعے ہیں جبکہ شمع بینی بھی روحانی قوت کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ ہے مگر شمع بینی کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ انسان بیٹھا محض شمع کو تکتا رہے اور ذہن کو بالکل خالی چھوڑ دے اس کے برعکس کسی ایک نقطے پر توجہ مرکوز کر کے سوچنا ہوگا۔

انسان کو حقیقی صورت حال اور آنے والے واقعات کا اندازہ ہونے کا نام ہی روشن ضمیری ہے یہ صرف انہی لوگوں میں ہو سکتی ہے جن کا دل پاک صاف ہو، آئینہ دل شفاف ہو تو اندر کے نقش منعکس ہوتے ہیں۔

اگر آپ بھی یہ صفات اپنے اندر پیدا کرنا چاہتے ہیں تو اپنے آئینہ کو پاک صاف رکھیں جملہ برائیوں کو دور کر کے ایک شمع روشن کریں اور اپنے سامنے میز پر رکھ لیں اس کے شعلے پر نگاہ اور توجہ کو مرکوز کر دیں۔ اسے بغیر پلک جھپکائے دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا ہے۔ شعلے کو صرف چند منٹ تک دیکھئے پھر نگاہ کو اِدھر اُدھر گھما کر دوبارہ شعلے پر مرکوز کر دیجئے۔ ذہن کو تمام خیالات سے خالی رکھنے کی کوشش کیجئے۔ اور یہی سب سے مشکل کام ہے کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ انسانی ذہن تیس سیکنڈ سے زیادہ خالی نہیں رہ سکتا۔

جب آپ کا ذہن تھکنے لگے تو شمع بینی کا عمل روک دیجئے اور تازہ دم ہو کر دوبارہ کسی وقت شروع کیجئے۔

روشن ضمیری کے لئے بعض افراد شمع کا عکس بھی دیکھتے ہیں یعنی شمع کو آئینے کے سامنے پانی کے برتن میں یا شیشے کے برتن میں جلا کر اس کا عکس دیکھتے ہیں۔ عکس میں کچھ اور [illegible] قوت ہوتی ہے اور اس میں کچھ مناظر بھی نظر آتے ہیں۔

روحانی قوتوں کا دائرہ اثر حضرت اسرائیلؑ کے تحت ہے جونپ چون سیارے کے حاکم ہیں اس لیے جن کا پیدائشی نشان حوت اور تاریخ پیدائش ۱۹ فروری تا ۲۰ مارچ ہوتی ہے خوابوں کی دنیا میں رہنے والے اور پراسرار شخصیت کے مالک ہوتے ہیں اور ان میں روحانی قوت قدرتی طور پر موجود ہوتی ہے۔

یہاں ذہن میں سب سے پہلے جو سوال ابھرتا ہے وہ یہ ہے کہ شمع بینی کے لیے کسی قسم کی موم بتیاں استعمال کی جائیں؟

جواباً عرض ہے کہ یہ بات ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ موم بتیاں کی بناوٹ اور سائز اتنا اہم نہیں البتہ کچھ لوگ موم بتی کا ایک خاص سائز منتخب کر لیتے ہیں یوں بھی سحر و طلسم کی کتابوں میں نئے پن کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے لوگ جادو کا عمل کرتے وقت نیا لباس پہنتے ہیں۔ کچھ لکھتے وقت کورا کپڑا یا کورے کاغذ استعمال کرتے ہیں جسے وہ ان چھوا کہتے ہیں۔ اسی طرح شمع بینی میں جو موم بتیاں استعمال کی جائیں بالکل نئی ہوں۔ کوئی بھی استعمال شدہ موم بتی ان میں شامل نہ ہو۔

بعض لوگ اپنی بنائی ہوئی موم بتیاں استعمال کرتے ہیں یہ اور بھی اچھا ہوتا ہے کیونکہ موم بتی بناتے وقت انسان اپنے خیالات اور ارتعاش کو موم بتی میں شامل کر دیتا ہے۔

موم بتی بنانا کوئی مشکل کام نہیں۔ بازار سے موم آسانی سے مل جاتا ہے اور سانچے بھی دستیاب ہیں۔ سانچے نہ بھی خریدے جائیں تو گھر میں ٹین کے ڈبوں اور اسی قسم کی چیزوں کو بطور سانچہ استعمال کر کے موم بتیاں بنائی جا سکتی ہیں۔

طریقہ یہ ہے کہ موم پگھلا کر سانچے میں ڈال دیں سانچے کے اندر دھاگے کی ایک بتی پہلے سے عمودی حالت میں یوں کھڑی کر دیں کہ وہ موم کے درمیان میں رہے۔ اگر رنگ اور خوشبو ڈالنا چاہیں تو موم پگھلاتے وقت وہ بھی ڈال دیں۔ موم ٹھنڈا ہونے پر موم بتی استعمال

کے لئے تیار ہوگی۔

موم بتیاں تیار کرنے کے بعد اگلا مرحلہ جگہ کے انتخاب کا ہے اس کے لیے کسی خاص مقام کی ضرورت نہیں کوئی بھی الگ تھلگ کمرہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خاموشی شمع بینی کے لیے سب سے اہم اور ناگزیر ہے۔ شمع بنی میں اصل مرحلہ تو ارتکاز پیدا کرنا ہے جو آس پاس کی آوازوں کی موجودگی میں حاصل نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں یہ بھی یاد رکھیے کہ کمرہ ہوادار ہو اس میں بہت زیادہ گرمی ہو نہ سردی۔ سادہ آرام دہ ڈھیلا ڈھالا لباس استعمال کریں۔

شمع بنی کرتے وقت لوبان بھی جلایا جا سکتا ہے اگر بتیاں بھی جلائی جا سکتی ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو موم بتیاں تیار کرتے وقت لوبان پیس کر اس میں شامل کر سکتے ہیں۔ جب موم جلے گی تو خود بخود خوشبو پیدا ہوگی مگر یہ چیز شمع بنی کے لئے لازمی جزو نہیں ہے۔

اب ایک اہم مرحلہ موم بتی پر تیل لگانے کا ہے۔ تیل کوئی سا بھی لگایا جا سکتا ہے اس کی اہمیت صرف اسی وجہ سے ہے کہ آپ کے وجود اور موم بتی میں رابطہ پیدا ہو جائے آپ تیل پہلے اوپر سے نیچے کی طرف لگائیں پھر نیچے سے اوپر کی جانب اور تیل لگاتے وقت اپنی خواہش کو ذہن میں رکھیں اور اس کے بارے میں سوچتے رہیں۔ یہ خیالات فضا میں غیر مرئی طور پر مجسم ہونا شروع ہو جائیں گے اسے خیالات کی تجسیم کہتے ہیں۔

کسی طرح کا بنایا ہوا ہر اج محل کسی مصنف کا شہرہ آفاق ناول، کسی مصور کا لازوال شاہکار پہلے محض ایک تخیل ہی ہوتا ہے اور بعد میں کوئی شکل اختیار کر کے سامنے آتا ہے۔ چنانچہ ہر جادوئی عمل کو بھی پہلے محض ایک ذہنی سوچ بچار ہونا چاہیے یوں تو جادوئی عمل کے لئے نفس کشی کی ضرورت نہیں ہوتی لیکن چند گھنٹے پہلے سے اگر تیز مرچ مصالحے والے اور ثقیل کھانے نہ کھائے جائیں تو بہتر نتائج سامنے آتے ہیں۔

اسی طرح شمع بنی کی مشق سے ۲۴ گھنٹے پہلے جنسی قربت سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ کیونکہ اس سے روحانی قوت میں کمی واقع ہوتی ہے عموماً شمع بنی سے پہلے غسل کرنا چاہیے

خیالات دور ہو جائیں اور ذہن پاکیزہ رہے۔

شمع بنی کا ایک اہم لازمہ شمع کا رنگ ہے۔ رنگ ایک بڑا ہی طاقتور میڈیم ہے۔ رنگ دراصل روشنی کے مختلف شیڈ ہیں جو مختلف رفتار سے منعکس ہو رہے ہیں مثلاً سرخ اور سیاہ رنگ سفید یا نیلے رنگ کے مقابلے میں سست رفتار ہیں اسی لیے یہ ہماری آنکھ کے عدسے پر گہرے رنگ کی صورت میں منعکس ہوتے ہیں۔ انسانی جذبات پر رنگوں کے اثرات ہی کی وجہ سے شمع بنی میں بھی مختلف مقاصد کے لیے مختلف رنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔ قارئین کی معلومات کے لیے مختلف رنگ اور ان کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

سفید:

یہ رنگ پاکیزگی، روحانیت اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

سرخ:

صحت، قوت، جنسی قوت اور حرارت کی علامت ہے۔

گلابی:

یہ زرخیزی اور بہتات کی علامت ہے۔ یہ خوش قسمتی، دولت مندی اور سخاوت کا بھی رنگ ہے۔

نیلا:

سچائی، تحریک، دانش، مخفی قوتوں پر حاوی ہونے اور ان کا تحفظ حاصل ہونے کی علامت ہے۔

یہ رنگ افہام و تفہیم اور اچھی صحت کی بھی علامت ہے۔

جامنی:

مالیات اور سٹاک مارکیٹ میں کامیابی کی نشانی ہے۔ روحانیت کے اعلیٰ مدارج پر فائز

ہونے اصول پرستی اور شخصی وقار کی علامت ہے۔

سنہرا:

اعلیٰ اختیارات کی نشان دہی کرتا ہے۔

روپہلی:

منفی قوتوں کے اثرات مٹا کر نورانی اثرات قائم کرتا ہے۔

ان تمام رنگوں کا تعلق فلکی علامات سے بھی ہوتا ہے لہٰذا ستارہ شناسی اور شمع بینی کے درمیان گہرا ربط پایا جاتا ہے مثال کے طور پر آپ اپنے کسی دوست کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لیے شمع بینی کا عمل کر رہے ہیں تو پہلے آپ اس کی تاریخ پیدائش معلوم کر کے اس کی جنم راسی (برج) اور ستارہ دیکھ لیجئے۔ پھر اس کے مطابق موم بتی کے رنگ کا انتخاب کیجئے۔

آیئے اسے ایک مثال کے ذریعے سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرض کیجئے کہ افضل ندیم کو عامر عزیز سے محبت ہے مگر وہ دلچسپی نہیں لیتی۔ اب افضل ندیم نے سوچا کہ شمع بینی کے ذریعے اس کی محبت حاصل کی جائے۔ اس نے سب سے پہلے تین موم بتیاں لیں۔ یہاں بھی فرض کر لیجئے کہ افضل ندیم کا برج جوزا ہے اور تاریخ پیدائش ۲۲ ستمبر سے ۲۲ اکتوبر تک۔ وہ اپنے لیے تو زرد رنگ کی اور عامر عزیز کے لیے نیلی موم بتی کا انتخاب کرتا ہے۔ تیسری موم بتی گلابی رنگ کی ہوگی جو گویا محبت کی فتح کی علامت ہوگی۔

اب افضل ندیم تینوں موم بتیوں کو ایک مثلث کی شکل میں رکھے گا۔ زرد اور نیلی موم بتی میں چھ انچ کا فاصلہ ہوگا اور گلابی موم بتی ان کے قریب ہوگی۔ عمل کے لئے جمعہ کا دن انتخاب کیا جائے گا کیونکہ مبارک دن ہے۔ چاندنی رات ہوگی اور افضل ندیم موکل انائیل سے مخاطب ہوگا کیونکہ دل کے معاملات انہی حضرات کے سپرد ہیں۔

☆

میں یہ موم بتیاں روشن کر رہا ہوں اور میری آرزو ہے کہ عامر کا دل بھی محبت کی آگ

میں اسی طرح جلے جس طرح میرا دل جل رہا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کا جسم محبت کی آگ کی تپش محسوس کر رہا ہے اور آنکھوں میں محبت کی چمک بڑھ رہی ہے۔ ہم دونوں محبت اور چاہت کے بندھن میں بندھ گئے ہیں۔

☆

اب افضل ندیم عامر عزیز کا تصور کرتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ وہ دونوں مستقبل میں ایک ساتھ کس قدر خوش رہیں گے۔ ان کے اردگرد کی دنیا بھی ان کی خوشیوں سے خوش ہوگی اب افضل ندیم مؤکل انائیل سے یوں مخاطب ہوگا۔

☆

محبت کے فرشتے عامر عزیز کے دل کو محبت کی آگ سے پگھلا دے۔ اس کے سامنے میری اصل شخصیت کو کھول دے۔ اس کی آنکھوں سے بدگمانیوں کے پردے ہٹا دے، پھر اب وہ واقعی مجھ سے محبت کرنے لگے تو وہ مجھ تک پہنچ جائے اور ہم ایک اٹوٹ بندھن میں بندھ جائیں۔

☆

اب وہ ایک سادہ کاغذ نکالتا ہے اس مثال میں کاغذ پر دو دل بنائے جائیں گے جن کے بیچ دو فریقین کے نام ہوں گے۔ کاغذ تہہ کر کے موم بتی پر جلایا جائے گا اور افضل ندیم زرد اور نیلی موم بتیوں کو ایک دوسرے کے اتنا قریب لگائے گا کہ وہ ایک دوسرے کو چھونے لگیں پھر وہ تینوں موم بتیوں کو آخر تک جلنے کے لئے چھوڑ دے گا۔

چنانچہ شمع بینی کے بنیادی عناصر یہ طے پائے کہ موم بتیاں مختلف رنگ کی استعمال ہوں گی۔ رنگوں کا استعمال اپنی خواہش کے مطابق ہوگا اور اس میں متعلقہ برج ستارے کا بھی خیال رکھا جائے گا پھر دن کا انتخاب بھی اسی مناسبت سے ہوگا۔ خواہش سے متعلق مؤکل سے رابطہ قائم کیا جائے گا۔ پھر خواہش کا اظہار (ارتکاز) تصور اور پھر خواہش کی علامتی تکمیل یعنی کاغذ کا جلانا اور پھر چاند کے گھٹنے بڑھنے کا خیال رکھا جائے گا۔

ہر قسم کے جادو میں چاند کے مختلف مدارج بڑی اہمیت رکھتے ہیں جب چاند بڑھ رہا ہو تو آپ اپنی طرف مثبت قوتوں کو راغب کر سکتے ہیں اور جب گھٹ رہا ہو تو اپنے اطراف سے منفی اثرات کو دور بھگا سکتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ چاند صرف سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے مگر یہ انعکاس بھی اس انداز سے ہوتا ہے کہ اس کی اپنی مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ چاند کی لہروں کے ساتھ روحا قوت بھی بڑھتی رہتی ہے۔

شمع بینی ایک ایسا عمل ہے جسے کبھی کبھی عنصری بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ چار بنیاد عناصر مثلاً ہوا، پانی، آگ اور مٹی سے مربوط ہے۔ چنانچہ شمع بینی براہ راست آگ کی زد میں آتی ہے۔ اس لیے اس کے سرپرست حضرت میکائیل ہیں جو سورج کے حاکم ہیں۔

انسان کو دنیا میں دو خواہشیں بے چین رکھتی ہیں۔ ایک دولت کا حصول دوسرا محبت بینی کے ذریعے دولت اور محبت حاصل کرنا بڑا آسان ہے۔

شمع بینی کو دولت کے حصول کے لیے استعمال کرنا ہے تو سبز موم بتیوں کا انتخاب جو زرخیزی اور بہتات کی علامت ہے اس کے ساتھ ایک جامنی موم بتی بھی لیجئے پہلے چاند کی رات کو یہ عمل کیا جائے تو بہتر ہے۔

یہ عمل شروع کرنے سے پہلے چند لمحے بالکل ساکت رہ کر ذہن کو دن بھر کے خیالا سے خالی کر دیجئے، جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیجئے۔ تصور کیجئے کہ آپ کا ذہن ایک کلی ہے جو دھیر دھیرے کھل رہی ہے اور اب یہ کلی جادوئی قوت کو اپنے اندر سمو لینے کے لیے بالکل تیار ہو سکتا ہے کہ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں آپ کو غیر اہم معلوم ہوں لیکن ان کی قدر و قیمت کا اندا بعد میں آپ کو ہو جائے گا۔

اب پانچ موم بتیاں جلائیں ہر ایک کے پیچھے ایک چھوٹا سا سکہ رکھ دیجئے۔ شمع کی رو کے سامنے یہ پانچ سکے اس طرح رکھیں کہ ستارہ بن جائے، اب کہیے:

☆

دولت ایک ناگزیر برائی ہے اور اس کی بہتات کی خواہش اس سے بھی بڑی برائی ہیں (یہاں اپنا نام لیجئے) صرف اتنی دولت چاہتا ہوں کہ میری ضروریات پوری ہو جائیں اور میں (یہاں ان مقاصد کا ذکر کیجئے جن کی تکمیل کے لیے آپ کو دولت درکار ہے) ان کاموں کی تکمیل کر سکوں۔

اس کے بعد تصور میں پانچ کونوں والے ستارے کو سبز اور جامنی روشنی میں موم بتیوں کے اوپر روشن دیکھئے اور پھر کہیے۔

☆

اے خدا! تو میری اس ضرورت کی تکمیل کر دے میں دولت کا خواہش مند ہوں اس لیے ہوں کہ (یہاں اپنی ضرورت بیان کیجئے) اس لیے نہیں کہ میں عیش و عشرت کی زندگی گزاروں اور اپنے جیسے دوسرے انسانوں سے خود کو برتر کر لوں۔ اے اللہ! مجھ پر اپنی رحمت کر۔

☆

اب تصور کیجئے کہ ایک سنہرے بگل کے اندر سے کھنکھناتے ہوئے سکے نیچے گر رہے ہیں۔ آپ تصور کیجئے کہ اس بگل کے اندر سے برآمد ہونے والے سکے کبھی ختم نہیں ہوں گے اور اللہ کی رحمتیں آپ پر برسیں گی۔

چند منٹ تک اسی طرح بیٹھ کر شمع کے شعلے پر نگاہیں مرکوز رکھیے۔ اس دوران میں اس میں تصور وہی ہو کر فضا میں چاروں طرف ہن برس رہا ہے۔

شمع کو پورا پگھل جانے دیجئے اگر ضرورت ہو تو آپ اپنی خوش بختی کی کسی علامت کو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔ مثلاً بعض اپنی کسی انگوٹھی یا کسی قلم کو خوش بختی کی علامت سمجھتے ہیں۔

اس عمل کے بعد کچھ عرصہ کے اندر اللہ کی رحمت سے کوئی نہ کوئی وسیلہ بن جائے گا۔ ایسا کبھی نہ ہو گا کہ چھت پھٹے دولت برسنے لگے۔

جادو کبھی مرئی صورت میں نتائج ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کا نتیجہ کسی ایسی صورت میں

ظاہر ہوتا ہے جو آپ کو عقل سے بہت قریب اور منطقی لگے۔

جب یہ رقم آپ کو مل جائے تو اس کا کچھ نہ کچھ حصہ خدا کی راہ میں ضرور دیجئے اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو اچانک کوئی ایسی صورت حال پیدا ہوگی کہ آپ نے جو رقم حاصل کی ہے سب خرچ ہو جائے۔

اس جادوئی عمل سے کوئی بیش بہا خزانہ کبھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کی تمنا کرنا ہی لاحاصل ہے۔ فوری ضرورت کے لیے آپ کچھ رکھ سکتے ہیں اور اس کا ایک حصہ خدا کی خوشنودی کے لیے بھی دینا پڑتا ہے۔

اس سے پہلے محبت کے عمل کا ذکر کیا گیا ہے ان سب کا حاصل ہے کہ قدرت نے جو صلاحیتیں ہمیں ودیعت کی ہیں ان کو بروئے کار لا کر ہم اندھیروں میں کرن پیدا کر سکیں۔ انسان کو تھوڑی بہت خود مختاری حاصل ہونا چاہیے تا کہ وہ تدبیر سے بھی زندگی بنا سکیں مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ وہ دوسروں کی زندگی کے لیے مصیبت بن جائیں جو بھی شخص اپنے لیے اتنا کچھ مانگتا ہے کہ اس سے کسی دوسرے کا حق چھن جائے تو وہ گویا آگ سے کھیل رہا ہے۔

جہاں تک لوگوں کی محبت حاصل کرنے کا منتر کا تعلق ہے تو یہ چونکہ ایسی کوئی ناجائز خواہش نہیں اس لیے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے لیے شمع بینی کا عمل کوئی غلط بات نہیں۔

☆☆☆☆☆

ناموس شریعت

حضرت بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی ابتدائے عمر میں عالمانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ درس تدریس وعظ و نصیحت آپ کا خاص شغل تھا پابندی شریعت کا کما حقہ اہتمام فرماتے تھے بعد ازاں آپ نے طریقت میں قدم رکھا۔ اور جلد ہی آپ پر جذبہ کی حالت طاری ہوگئی۔ عالم دارفتگی غالب ہوگیا۔ یہاں تک کہ آپ ظاہری احکام شریعت سے بھی بے خبر رہنے لگے۔ غسل، لباس، حجامت کا بنوانا۔ کھانا پینا کسی چیز کا اہتمام نہ رہا۔ سر۔ ڈاڑھی۔ مونچھوں کے بال اور ناخن بڑھ گئے۔ خصوصاً مونچھوں کے بال بڑھ کر منہ تک آنے لگے۔ ایک مولوی صاحب جو پہلے زمانہ میں آپ کے ہم درس تھے۔ ایک روز ان کے ہاتھ میں قینچی تھی۔ مولوی صاحب نے دور سے کھڑے ہو کر کہا کہ بوعلی! میں جانتا ہوں۔ کہ تجھے چھیڑنا قیامت کا سامنا کرنا ہے۔ میں واقف ہوں کہ تیری ترچھی نگاہ اور خشم آلود تیور وہ کر سکتے ہیں جس سے زمین آسمان لرز جائیں۔ میں تیرے اس عالی رتبہ سے آگاہ ہوں۔ کہ تیری آہ عالم امکان میں ہلچل ڈال دے گی۔ میں یہ جانتا ہوں۔ کہ تیری مستانہ ادا خدا کو پسند ہے۔ ان تمام باتوں کے جاننے کے باوجود میں حفظ شریعت پر مجبور ہوں۔ میں نہیں دیکھ سکتا۔ کہ بوعلی راہ شریعت سے ایک قدم پیچھے ہٹ جائے میں فرمان شریعت کی تکمیل کے لئے وہ کر گزروں گا جو حکم شریعت ہے۔

یہ کہہ کر مولوی صاحب آگے بڑھے۔ قلندر رحمۃ اللہ علیہ آنکھیں بند کر کے بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑی۔ اور ایک ہاتھ سے مونچھوں کو تراش کر حسب حکم شریعت کر دیا بوعلی شاہ خاموش رہے۔ اور مولوی صاحب کے چلے جانے کے بعد اپنی داڑھی کو بار بار بوسہ دیتے تھے اور لوٹتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ اس داڑھی کی عظمت کرو۔ اس لیے کہ یہ شریعت حضورؐ کے فرمان میں کھینچی گئی ہے۔ محشر کے دن میں اسی داڑھی کو اپنی نجات کے لئے پیش کروں گا۔ کیا محترم داڑھی ہے۔ یہ شریعت کے راستہ میں کھینچی گئی ہے۔ اور جس پر خدا کے محبوب کے حکم کی تکمیل کی گئی ہے۔

یہ ہے ناموش شریعت ! جس سے اکابران اولیاء یک قدم پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہ تھے۔ اور راہ شریعت میں جو ذلت پہنچتی تھی۔ اسے سرمایہ احترام جانتے تھے۔ آج کل بعض پیر اور چاندہ نوشفقیر اعلانیہ شریعت کی بے حرمتی کرتے نظر آتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ ملا اور فقیر میں ہمیشہ جنگ رہی ہے۔ فقیر کا راستہ ملا کے راستہ سے الگ ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جو فقیر طریقت شریعت سے دور ہے وہ فقیر نہیں۔ بلکہ اور کچھ ہے۔ طریقت عین شریعت ہے۔ اور شریعت عین طریقت ہے۔

☆☆☆☆☆

دولت

بایزید یلدرم گرفتار ہو کر امیر تیمور کے سامنے لایا گیا۔ تو امیر تیمور اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیا۔ بایزید نے سمجھا کہ امیر اپنی فتح مندی پر اس قدر اتراتا ہے اور اس سے کہا۔ عزت و ذلت منجانب اللہ ہے آپ کو اپنی فتح مندی پر اس قدر اترانا نہیں چاہئے۔ جس طرح تم آج فتحیاب ہوئے ہو۔ ممکن ہے کہ کل میری طرح پکڑے جاؤ۔ امیر نے کہا۔ میں اس وجہ سے نہیں ہنسا بلکہ مجھے اپنی اور تمہاری بدصورتی کے خیال نے بے اختیار ہنسا دیا۔ تم کانے ہو اور میں لنگڑا ہوں۔ میرے دل میں یہ خیال گزرا کہ تاج سلطنت ایسی کیا چیز ہے۔ جسے پا کر بادشاہ اپنی ہستی کو بھول جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

گناہ کا احساس

مجھ سے ایک بہترین آدمی نے جو بہت دفعہ میرا ہم صلیس رہا۔ یہ کہا کہ جب بھی آپ ہم سے ملتے ہیں۔ آپ عام اور مذاق کی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ اصل مقصد اور اکتساب روحانیت حاصل کرنے کے ذرائع جو ہمیں فائدہ دے سکتے ہیں کبھی گفتگو نہیں کرتے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔

میں نے کہا کہ میں انسانیت کا اتنا بڑا نمونہ نہیں ہوں۔ پھر بھی میں نے وہ تمام باتیں کی ہیں یا سوچی ہیں جنہیں گناہ کا نام دیا جاتا ہے۔ میرے ہمعصروں کا بچپن بھی میری کہیں زیادہ پاکیزہ نہیں گزرا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ تمام باتیں اتنی بڑی نہیں ہیں جتنی اہم سمجھتے رہے ہم نے بیسیوں اپنی راتوں کی نیند حرام کی۔ اور موت کو آوازیں دیتے رہے۔ کھیتوں میں خواہ ان میں کتنی اچھی طرح ہل چلا گیا ہو۔ گھاس وغیرہ اگ ہی آتی ہے۔ اور زرخیز کھیتوں میں زیادہ، کمزور کھیتوں میں کم۔ بنجر زمینوں میں بالکل پیدا نہیں ہوتی۔ یہ کوئی خطرناک حالت نہیں۔ ہمیں چاہئے کہ اس گھاس وغیرہ کو بڑا ہونے یا پھیلنے نہ دیں۔ اور اسے اکھیڑتے رہیں۔ تاکہ یہ حقیقی فصل سے بھی اونچی نہ ہو جائے جن کھیتوں کی گھاس کثرت سے چھل جاتی ہے ان میں فصل کی پیداوار بہت زیادہ ہوتی ہے۔

میں بے معنی باتیں کہہ کر زائد گھاس ختم کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان کو اگل دینا چاہتا ہوں۔ تاکہ کسی گناہ یا افعال ناشائستہ کا مرتکب نہ بنوں۔ میں نے اصلی فصل بڑھانا ہے۔ اور وہ اس طرح بڑھے گی۔

☆☆☆☆☆

زندگی کی روش

جس طرح کنواں بنانے والا جہاں چاہے۔ پانی لے جا سکتا ہے۔ تیر انداز اپنے منشا کے مطابق جس طرف چاہے تیر پھینک سکتا ہے۔ اور بڑھئی لکڑی کو حسب منشا جھکا سکتا ہے اسی طرح عقلمند انسان اپنی زندگی کو حسب حال سانچہ میں ڈھال لیتا ہے۔ وہ سخت سے سخت حالات میں بھی نہیں گھبراتا۔ نہ تعریف سے خوش ہوتا ہے۔ نہ مذمت سے ناراض۔ وہ نیکی کے خیال میں ہر وقت ایک گہری۔ ساکن اور شفاف جھیل کے مانند مطمئن رہتا ہے۔

اوچھے خیالات رکھنے والے اور خالی پلاؤ پکانے والے آدمی کے پیچھے تکلیفیں اسی طرح لگی رہتی ہیں۔ جس طرح گاڑی کھینچنے والے بیل کے باڈی کے پیچھے گاڑی کا پہیا۔

خاک

مٹی اپنی طاقت وتوانائی کی بدولت سینہ خاک سے ابھرتی ہے۔ مٹی کے سینہ پر
احتشام سے چلتی ہے۔ مٹی ہی خاک سے بادشاہوں کے لئے شاندار محل تیار کرتی
جب یہ باتیں ختم ہو چکتی ہیں۔ تو مٹی اس خاک کی مشقت اور محنت سے بیزار ہو جاتی
اور اس کی روشنی اور تاریکی سے گھنیرے سائے، لطیف اور نشیلے تصورات اور دلفریب
پیدا کرتی ہے۔ تب زمین کی نیند اپنے بوجھل پپوٹوں کو تسکین دیتی ہے۔ اور زمین خردز
پکار کر کہتی ہے۔ دیکھو میں ہی بطن ہوں۔ اور میں ہی مرقد۔ اس وقت تک جب
ستارے نابود ہو جائیں گے۔ اور تمام اجرام تاباں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

انسان کی عمر

روز ازل میں جب قدرت کے معین کردہ محاسب نے سو کا آخری ہندسہ مقرر کر کے مخلوق کی دنیاوی زندگی کا بجٹ بنایا۔ تو اس نے تمام مخلوق کو چار قسم پر تقسیم کیا۔ انسان۔ چرند، پرندہ، زمین پر رینگنے والے، اب سو کی تعداد کو اس تناسب سے تقسیم کیا۔ کہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ اس لئے اسے چالیس سال کی عمر دے کر بقایا بیس بیس سال ہر مخلوق کو دے دی گئی (انبیاء اس تقسیم تعنی سے مستثنٰی تھے) جب اس تقسیم کا اعلان کیا گیا۔ تو ہر ایک نے اپنی اپنی جگہ غور وخوض کرنا شروع کیا۔ سب سے پہلے انسانوں کا اجلاس ہوا۔ انسان خدا اور نیک سیرت اصحاب نے اپنی تقریر میں کہا کہ یہ دنیا زندان بلا اور دار المحن ہے۔ جب فنا بہر حال ہے تو مستعار زندگی جس قدر جلد ختم ہو جائے بہتر ہے۔ لیکن بعض کوتاہ اندیش اور دنیا کی محبت میں گرفتار انسان اس تقسیم پر راضی نہ ہوئے۔ اور محاسب کی عدالت میں اپیل دائر کردی مضمون اپیل یہ تھا۔ کہ چالیس سال کی عمر بہت کم ہے ہمیں دنیا میں تعلیم یا صنعت وحرفت حاصل کرنا۔ پھر دولت پیدا کرنا۔ پھر شادی کرنا۔ اولاد کی پرورش کرنا۔ پھر ان کی بہار دیکھنا ان تمام لوازمات کے لئے چالیس سال کی عمر بہت کم ہے۔ اس میں اضافہ کیا جائے۔

دوسری طرف مخلوق بھی اپنے اپنے اجلاس کر رہی تھی۔ چوپایوں کے صدر شیر نے اپنی تقریر میں کہا کہ بیس سال کی عمر کم ہے ہمیں اضافہ کے لئے اپیل کرنا چاہیے۔ اس پر بیل نے کھڑے ہو کر کہا۔ کہ ہاں جناب آپ کے لئے بیس سال کی عمر کم ہے۔ نہ آپ کو ہل جوتنا ہے۔ نہ بھاری بھاری گاڑیاں کھینچنا ہیں آپ کچھار سے نکلے۔ اور ہرن پھاڑا۔ یا اور کسی کے لذیذ گوشت سے پیٹ بھرا۔ اور ٹھنڈی چھاؤں میں سو گئے۔ کوئی پوچھنے والا نہیں کہ آپ کے منہ میں کتنے دانت ہیں۔ لیکن ہمیں دھوپ میں ہل چلانا یا گاڑی چلانا جس پر ظالم مالک حد سے زیادہ بوجھ لادا کرے گا۔ اور پھر ستم یہ کہ کندھے پر بوجھ۔ اوپر سے ڈنڈوں کی مار پھر ظالم کے سخت دل کو دیکھو۔ کہ مارنے والی لکڑی میں نوکدار مگر تیز لوہے کی آر بھی لگا رکھی ہے

جس سے رانیں اور کھوا زخمی ہوگا۔ دن بھر اسی مار دھاڑ میں گزرا۔ جب رات ہوئی اور مالک کے دل میں رحم آیا۔ تو سوکھی گھاس کے چند تنکے ڈال دیئے۔ اور نہ یاد رہا۔ تو وہ بھی موقوف۔ راستہ میں کسی گندے نالے یا جوہڑ کا پانی مل گیا۔ تو پی لیا۔ ورنہ کون دلسوز ہے۔ جو کنوئیں میں سے تازہ اور صاف پانی کھینچ کر پلائے۔ پھر ایسی زندگی میں بیس سال گزارنا قیامت ہے۔ جب مرنا ضرور ہے تو ایڑیاں رگڑ کر جینے سے کیا فائدہ! آپ ترقی عمر کی تمنا کریں۔ میری پارٹی جس قدر جلد ہو سکے۔ اس درد بھری زندگی کو ختم کرنے کی کوشش کرے گی۔ آخر بیل نے کمی کے لئے عدالت میں اپیل کر دی۔

محاسب کے سامنے حریص انسان کا اپیل اضافہ کے لئے پیش تھا۔ بیل کی طرف سے کمی کی درخواست پیش ہو کر بے تامل منظور ہو گئی۔ اور حکم دیا گیا کہ بیل کی عمر دس سال کر کے بقایا دس سال انسان کو دے دیئے جائیں۔ انسان نے واویلا کرنا شروع کیا۔ جناب! آپ حساب تو کریں۔ ہمیں دنیا میں کس قدر کام کرنے ہیں۔ بیاہ شادی کے قصہ۔ عدالتوں کے جھگڑے۔ دشمنوں سے انتقام عشق عاشقی کے واقعات، دنیا میں کیا کیا کرنا ہے اس پچاس سال کی قلیل مدت میں ہم کیا کریں گے۔ محاسب حیران ہے کہ حریص انسان اب بھی مطمئن نہیں۔

ادھر چوپایوں کے اجلاس سے بیل کے واک آؤٹ کرنے کے بعد کتا کھڑا ہوا۔ اور نہایت رقت انگیز تقریر میں زندگی کی داستان سنائی۔ ہر طرف لتاڑ، مارنا، لینا، جانے نہ پائے ہر طرف سے اینٹوں پتھروں اور لکڑیوں کی مار سے دعوت، ہڈیوں اور گلے سڑے مرداروں سے شکم پری۔ ایسی ذلیل زندگی کے بیس سال گزریں گے۔ آخر کتا بھی اجلاس سے واک آؤٹ کر گیا۔ اور کمی زندگی کی اپیل کر دی منشی جی نے مسکرا کر حکم دیا کہ کتے کی زندگی دس سال کر کے بقایا دس بھی انسان کو دے دو۔ تا کہ اس بڑ پیٹو کا پیٹ بھر جائے۔

اب انسان کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ انسان نے پھر شور مچایا۔ جناب آپ بچوں کی طرح کیا بہلاوا دے رہے ہیں۔ ہمارے کاروبار دیکھئے۔ تعلقات پر نظر ڈالئے۔ کم بخت بیلوں کو نہ عدالت میں جانا ہے۔ نہ کسی نے عشق معاشقہ کرنا ہے۔ نہ سینما میں پارٹ کرنا

ہے۔ ان کو اچھے برے دانے دنکے گھاس پھوس مل گیا۔ چلو قصہ ختم ہوا۔ ہمیں کھانے کو مرغ پلاؤ کی ضرورت۔ پہننے کو بوٹ سوٹ کی حاجت۔ اور جب راشن کا زمانہ ہوگا تو طویل قطاروں میں کافی وقت روزانہ صرف ہوا کرے گا۔ ہم سے ان جانوروں کو کیا مناسبت ہمارے خیال اور ہمارے ارادے اور نظریں بہت وسیع ہیں۔ محاسب یہ سن کر بہت حیران ہوا۔ کہ اس خود فراموش انسان کی حرص کیسے پوری ہوگی۔

ایک اور جگہ پرندوں کا اجلاس ہو رہا تھا۔ باز، شکرے، کبوتر اپنی تقریر میں اس زندگی پر اطمینان کر چکے تو الو نے اٹھ کر کہا۔ کہ میرے ہم قوم معززین نے اپنی خوشگوار زندگی کو سب پر محمول کر لیا۔ کسی نے دانہ ڈال دیا۔ کسی نے پانی پلا دیا۔ دن بھر اڑتے پھرتے رہنا۔ مگر مجھے دیکھو۔ دن بھر اندھا ادھر دھوپ نکلی۔ ادھر آنکھیں بند، گنجان درختوں پر مردہ سا پڑے رہنا۔ رات آئی تو کچھ جان میں جان آئی۔ مگر اندھیرے گھپ میں کون مہربان ہے۔ جو میرے لئے دستر خوان چنے۔ کیڑے مکوڑے سب خاموش فضا میں گم ہو جاتے ہیں۔ ہزار دقت سے کوئی کیڑا ہاتھ آ گیا۔ تو پیٹ میں ڈال لیا۔ ورنہ وہی مثل ہے مل گیا تو روزی ورنہ روزہ۔ ایسی بے لطف زندگی میں بیس سال کی طویل مدت گزارنا بڑی قیامت ہے۔ یہ کہہ کر الو اجلاس سے واک آؤٹ کر گیا۔ اور کمی زندگی کے لئے اپیل کر دی۔ محاسب نے حکم دیا کہ الو کی زندگی دس سال کر کے انسان کی زندگی ستر سال کر دی جائے تو انسان نے پھر احتجاج کیا۔ کہ ابھی کم ہے۔ اس پر محاسب نے ایک تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ کارکنان قضا و قدر نے موت کی دو قسمیں مقرر کی ہیں۔ ایک موت طبعی۔ دوسری مرگ ناگہانی۔ بیلوں کتوں اور الوؤں میں سے بعض مرگ ناگہانی سے بھی مریں گے۔ آپ لوگ اطمینان کریں کہ ان کی بقایا زندگیاں بھی آپ کو ملا کریں گی جس سے آپ کی زندگی طویل ہو جائے گی۔ ایک نے ان میں سے کہا۔ کیا مرگ ناگہانی انسانوں کے لئے نہیں؟ محاسب نے کہا۔ یہ قانون تمام مخلوق پر حاکم ہے ایک نے پوچھا۔ تو پھر انسان ناگہانی موت سے مر جائے گا۔ تو اس کی زندگی کہاں جائے گی۔ محاسب نے کہا۔ انسان دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو نیکی، عبادت،

ہمدردی بنی نوع اور دمت خدا و خلق کے لئے جیتے ہیں۔ اس لئے جو بچے فوت ہو جا گے۔ ان کی پاک زندگی ان پاک نفوس پر تقسیم ہوگی۔ اور جو جانور مر جائیں گے۔ ان زندگی ان لوگوں پر تقسیم ہوگی۔ جن کا مقصد حیات محض شیطنیت اور عصیاں کاری ہے۔ اس کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

اب ہوا یہ کہ انسان کی چالیس سالہ زندگی جو عطیہ قدرت ہے۔ اس میں انسان خوبصورت اور ہوشیار رہتا ہے۔ جہاں اکتالیسواں سال شروع ہوا۔ ذرا چلنے میں تھکا کمر میں درد، گھٹنوں میں درد، غرض زندگی کیا ہے اک مصیبت کا دور آ گیا۔ دن بھر کا کام جو گھر والوں کی ضروریات پورے کرنے میں ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بیل کی دس سال زندگی اسے کاٹنا پڑتی ہے جس کے کندھوں پر گھر کے بار کا جوا ہوتا ہے۔ کیا دن سال کتے کی زندگی شروع ہوئی۔ گھر کے ایک گوشہ میں چارپائی ڈال دی گئی۔ دن بھر بک کر کے گھر والوں کے کان کھا لئے۔ قہر درویش بر جان درویش گھر والوں نے جو بچا کھچا دیا۔ وہ کھا لیا۔ اور زندگی گزر رہی ہے۔ کوئی پاس بیٹھنے اور بٹھانے کا روادار نہیں۔ اب ا میں قدم رکھا۔ دن بھر اونگھنا رات بھر کھانسنا۔ کبھی درد ہائے ہائے کرنا۔ بینائی سے محروم سماتع کا روگ۔ چلنے پھرنے کی طاقت مفقود، غرض الو کی بیکار زندگی کٹ رہی ہے۔

دنیا میں دونوں قسم کی زندگیاں انسان کو ملیں۔ پاک زندگیاں۔ پلید زندگیاں عبادت کی زندگیاں گناہوں کی زندگیاں۔ اچھی زندگیاں۔ بری زندگیاں۔ بعض سو اسی سال کے بوڑھے اپنی ہمت اخلاص سے جوانوں کو مات کرتے ہیں۔ ان کو قدرت نے معصوم بچوں کی زندگیاں عطا فرمائی ہیں بعض کے پچاس سال میں ہی انجر پنجر ڈھیلے جاتے ہیں۔ بایں ہمہ وہ معصیت سے باز نہیں آتے۔ ان میں شیطنیت کا عنصر موجود ہے۔ وہ ہر ایک کو کاٹ کھانے کو دوڑتے ہیں۔ یہ کتوں کی زندگیاں ہیں۔

☆☆☆☆☆

صحت اور ناخن

انسانی ہاتھوں کے ناخن قیافہ والوں اور اطباء کے لئے اہم امور کی نشاندہی کرتے ہیں بادی النظر سے ناخنوں کا رنگ اور ان کی ساخت امراض سے متاثر ہوتی ہے۔ ناخن صغراء بلغم بادی قلتوں کی صحیح نشاندہی کرتا ہے۔ علم قیافہ والے ناختوں کی وضع قطع اور جسامت سے انسانی فضائل اور صحت کا پتہ چلاتے ہیں۔ فزیکل طور پر ناخنوں کی حالت جاننا اس سے زیادہ مفید ہے۔ گذشتہ زمانہ کے طبیب اس فن میں خاصی مہارت رکھتے تھے۔ اس بات کچھ معلومات استفادہ کی خاطر میں درج کرتا ہوں۔

اوسط درجہ کے ناخن وہ ہوتے ہیں۔ جن میں لمبائی یا چوڑائی یا چھوٹائی یا گولائی یا ہموارانہ پن خاص طور پر نہ پایا جائے۔ بلکہ ہر لحاظ سے اوسط ہوں۔ یہ اچھے اور خوبصورت ناخن تصور کئے جاتے ہیں۔ اور عموماً انگلی کی پوری کا نصف ہوتے ہیں۔ اسے انگلی کی پشت کے جوڑ سے ناپتے ہیں۔ اگر اس پوری کو ٹیڑھا کیا جائے۔ تو یہ جوڑ نمایاں ہو جاتے ہیں۔ یہ ہڈی کا ابھار ہوتا ہے اس قسم کا ناخن لمبائی میں موزوں ہوتا ہے۔ اور ایسے ناخن والا شخص پرامن۔ بادلائل۔ آسائش پسند اور آئیڈیل ہوتا ہے۔

ہر قسم کا ناخن صحت کی کم بیشی پر دلالت کرتا ہے جو عام حالت سے فرق رکھتا ہو۔ اور یہ کمی بیشی کسی عنصر کی خرابی یا صحت کی خرابی کا مظہر ہوتی ہے۔ جس کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے۔

نرم ناخن، طاقت اور جسمانی چستی کی کمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس شخص میں فزیکل قوتیں جیسی کہ ہونی چاہئیں۔ نہیں ہوتیں یہ لوگ صبح کے وقت تکان اور ماندگی محسوس کرتے ہیں نرم ناخن جمود اور سستی کا نشان ہیں۔ اور ایسے ناخن جسم میں معدنیات کی عارضی کمی یا بیشی کا اظہار کرتے ہیں۔ مثلاً خون میں لوہا یا گندھک کی کمی ہوتی ہے اور اگر ایسا ہو تو آئرن کے مرکبات شربت فولاد اور کیلشیم کھانا چاہئے۔

نرم ناخن جو بہت لمبے ہوں۔ افسردگی اور مریضانہ جذبات کا مظہر ہوتے ہیں۔ ایسے

شخص کو جلد از جلد طبیب کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ اگر چھوٹی انگلی کا نرم ناخن طویل ا سرے پر سکڑا ہوا ہو یعنی چوڑائی میں کم ہو۔ تو سمجھ لیں کہ ریڑھ کی ہڈی کے پٹھوں میں خرا واقع ہوگئی ہے۔ یا وہ سکڑ رہے ہیں۔

کمزور اور ٹوٹا ہوا ناخن۔ بعض لوگوں کے ناخن ان کی خاص مزاجی کیفیت کی وجہ سردی کے موسم میں بار بار ٹوٹتے ہیں۔ اس کا مطلب بدن میں کوئی معدنی کمی ہوتی ٹوٹا ہوا اور سخت ناخن نسوں یا شریانوں کی جھلیوں کی خرابی اور نقوس (گھنٹیا) کے مرض اظہار کرتا ہے۔

جب ناخن خشک اور ٹوٹا ہوا ہو۔ تو یہ نشانی بھی صحت کی کمزوری کی ہوتی ہے جو نسوں میں سوزش کا اظہار کرتی ہے۔ اس سے مزاج میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی ناقابل مزاحمت حالت ظاہر کرتا ہے۔ جو افسردگی اور غمگینی پیدا کرتی ہے۔ اور پھر طبع میں ا نقص واقع ہو جاتا ہے۔ کہ غیر ارادی طور پر ایسی حرکات سرزد ہونے لگتی ہیں جو مجہولا اناڑی پنے کی ہوتی ہیں۔

سخت ناخن، قوت حیات اور طاقت کی یقین دہانی اور اعلیٰ قوت مزاحمت رکھنے کی دلیل ہیں۔ لیکن جب یہ قوت حیات حد سے زیادہ بڑھ جائے۔ تو جذبات میں ہیجانی کیفیت اور جوش پیدا کرتی ہے۔ نیز یہ ایک علامت ثابت قدمی اور مستقل مزاجی کا دا رکھنے کی بھی ہے۔ ایسے شخص میں قوت برداشت بہت ہوتی ہے۔ اور اگر ناخن کی سختی حد بڑھ جائے۔ تو خودغرضی اور خودنمائی کی رغبت طبع میں پیدا ہو جاتی ہے۔

ٹھوس ناخن۔ ٹھوس کا مطلب سخت نہیں بلکہ جس میں جسمیّت پائی جائے۔ ایسا ناخن اوسطاً حالت کا مظہر ہوتا ہے۔ اگر کسی شخص کی جسمانی ساخت بہت باقوت معلوم نہ ہو۔ تب بھی یہ ناخن صحت حالت کا توازن ظاہر کرتے ہیں۔

ناخن جو پتلا اور چوڑا سا لیکن چھلکے کی مانند ہو۔ بلاشبہ ایسے ناخن والا شخص شکل صورت سے کاغذی معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ ایسا جیسے ابرق کا چھلکا۔ پتلا پتلا۔ ہلکا ہلکا۔ ایسا

ردی چہرہ گودا یا ہڈیوں کے مغز کی کمزوری ظاہر کرتا ہے اور ساتھ ہی بے خوابی ڈراؤنے واب آنا اور افسردگی کی شکایت کا باری باری اعادہ ہوتا رہتا ہے۔ وجہ یہ کہ طفیلی انتڑیوں یا آنتوں میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔

جھکا ہوا ناخن۔ بعض لوگوں میں ناخن کا زائد حصہ (جو جلد سے جدا ہو) کا جھکاؤ نیچے کی طرف ہوتا ہے۔

یہ اس وقت جھکاؤ ہوتا ہے جبکہ صحت عارضی طور پر خراب ہو جائے مثلاً زکام ہو جائے۔ جب آدمی صحت مند ہو جاتا ہے۔ تو ناخن عام اور اوسط حالت پر آ جاتا ہے۔

تیتری نما ناخن۔ جب کسی ناخن کی عارضی شکل ایسی بن جائے۔ کہ جس کا آخر تیتری یا کل کے پر کی مانند مڑ جائے۔ جیسا کہ اس شکل میں ہے۔ تو اس کا تعلق جگر اور بیضہ دانی کے ساتھ ہوتا ہے۔ پیڑو کے اعضاء کے اتر جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مثلاً فتق اور اسقاط الرحم وغیرہ بعض لوگ اور خصوصاً عورتیں ایسی تکالیف کے باعث سرد مہر ہو جاتی ہیں غمگین رہتی ہیں۔ مزاج میں چڑچڑاپن آ جاتا ہے۔ جھگڑالو بن جاتی ہیں۔

ناخنوں کے آخری سرے کی بناوٹ۔ جن ناخنوں کا آخری سرا بآسانی مڑ جائے تو اعصاب کی خستگی اور ماندگی بوجہ کمزوری آ جاتی ہے۔ اگر کسی ایک ناخن سوا سرا بآسانی مڑ جائے۔ جیسا دوسرے بدستور ٹھوس ہوں۔ تو وہ اعضاء کے جوڑوں میں نقاہت ظاہر کرتا ہے۔ لہٰذا ناخنوں کو دیکھ کر اندرونی خرابیوں کا بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ان کی تبدیلیاں جسم کے اندر پیدا ہونے والے امراض یا کمزوری کا پتہ دیتی ہیں۔

☆☆☆☆☆

ہڑتال

ہڑتال کی دو قسمیں ہیں۔ ایک درقیہ دوسری پنڈیا کاٹھی۔ ہڑتال درقیہ ہی استعمال [illegible] آتی ہے۔ اس کے آیورویدک کئی نام ہیں۔ (۱) ہری تال۔ (۲) تال مال۔ (۳) [illegible] (۴) شیوتھ۔ (۵) ونجک۔ (۶) روم برتی۔ (۷) تالک۔ (۸) پیت

اس کے صاف کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ عمدہ اور چمکدار ہڑتال درقیہ کو ریزہ [illegible] کے کسی صاف پارچہ میں پوٹلی باندھیں۔ اور بطریق ڈولا جنتر ایک پہر تک پکائیں [illegible] ہی پہر چنے کے پانی میں پکائیں۔

طریق ڈولا جنتر: کسی بوٹی کے رس یا اور یہ جوشاندہ کو کسی مٹی کے برتن میں [illegible] جس دوا کو ڈولا جنتر۔ کی طریق پر صاف کرنا ہو۔ اس کی پوٹلی باندھ کر ہانڈی میں [illegible] اس امر کی احتیاط رکھیں۔ کہ دوائی والی پوٹلی بوٹی کے پانی یا جوشاندہ میں ڈوب تو [illegible] پیندے میں نہ لگنے پائے۔ ایک پہر تک پکائیں۔

ہڑتال صاف کرنے کا ایک اور طریق: درقیہ ہڑتال دو حصہ سہاگہ [illegible] حصہ ہر دو کو جوکوب کرکے آب لیموں میں ۱۲ گھنٹہ رکھ چھوڑیں۔ بعد ازاں نکال کر [illegible] میں خوب دھولیں۔ اور گف دار کپڑے کی چارتہ کرکے اس میں پوٹلی میں باندھ لیں [illegible] برابر بارہ گھنٹے تک پکائیں۔ بس ہڑتال نہایت اعلیٰ درجہ تیار ہوجائے گی۔

کانجی بنانے کا طریق: دال ماش یا مونگ کو پانی میں بھگو کر دھو ڈالیں اور [illegible] کی پیٹھی تیار کرکے اس کے وڑے بنا کر گھی میں تل لیں۔ اور ان وڑوں سے سولہ [illegible] مٹی کے چکنے برتن میں ڈال کر اس میں وڑے اور وڑوں سے آٹھواں حصہ [illegible] آٹھواں حصہ نمک ۳۲۰واں حصہ ہینگ وزیرہ سیاہ۔ کالی مرچ ڈال دیں۔ اور [illegible] تک اسے محفوظ مکانی میں رکھیں۔ بس کانجی تیار ہوجائے گی۔ یہ کانجی جہاں [illegible] سانوں کے شدہ کرنے کے لئے مفید چیز ہے۔ اگر اس کو ہاضمہ کے لئے پیا جائے تو [illegible] لذت دار ہاضم اور امراض معدہ کو دور کرنے والی دوا کا کام دیتی ہے۔ (وڑے [illegible]

[illegible] سے ہے)

درقیہ ہڑتال مصفےٰ کرنے کا تیسرا طریق: درقیہ ہڑتال کو ریزہ ریزہ کرکے پوٹلی میں [illegible]۔ اور بطور ''ڈولا جنتر'' مندرجہ ذیل اشیا کے اندر ایک ایک یعنی تین تین گھنٹہ پکادیں۔ (۱) [illegible] جس میں سیپ کا چونہ ملا ہوا۔ (۲) پیٹھا کا رس یعنی پانی۔ (۳) روغن کنجد (تلوں کا [illegible])۔ (۴) جوشاندہ ترپھلا۔ (پوست ہرڑ۔ پوست بہیڑہ۔ آنولا۔ ان کو ترپھلا کہتے ہیں۔ گویا [illegible] اشیا میں چار بار الگ پکادیں اس طریق پر ہڑتال نہایت صاف ہوجاتی ہے۔

درقیہ ہڑتال کشتہ کرنے کے طریقے: درقیہ ہڑتال کشتہ کرنا کوئی آسان کام [illegible] بہت تھوڑے آدمی ہوں گے جو دعویٰ سے کہہ سکیں۔ کہ وہ ہڑتال درقیہ کشتہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ جو لوگ ہڑتال کا کشتہ کرنا جانتے ہیں۔ وہ سالوں خدمت کرنے کے [illegible] ہڑتال کشتہ کرنے کا راز نہیں بتلاتے۔ یا اگر بتلاتے ہیں تو غلط سلط۔ جس پر عمل کرنے [illegible] آدمی کی محنت رائیگاں جانے کے علاوہ سخت مایوسی ہوتی ہے۔ اور آئندہ کے لئے [illegible] سے دل کھٹا ہوجاتا ہے۔ البتہ ایک مجرب طریق کشتہ ہڑتال کا ذیل میں پیش کیا [illegible] جس پر عمل پیرا ہونے سے کبھی اور کسی حالت میں بھی ناکامی نہیں ہوسکتی۔

کشتہ ہڑتال کرنے کا طریقہ: ہڑتال درقیہ مصفےٰ ۵ تولہ لے کر اس کو جانگیری بوٹی [illegible] (تین پتا) کے رس میں برابر بارہ یعنی ۳۶ گھنٹہ کھرل کریں اس کے بعد دوبارہ [illegible] کے رس میں کھرل کریں بعد ازاں چونے کے پانی میں بارہ پہر کھرل کرکے خشک [illegible]۔ اور اس کو ایک مضبوط گل حکمت شدہ شیشی میں اس طرح داخل کریں۔

اول درخت سمبل کی لکڑی کو جلا کر اس کی کھار نکالیں اور یہ کھار ہڑتال سے دوگنا لے [illegible] شیشی میں ڈال دیں۔ اور اس کے اوپر اپنی کھرل کی ہوئی ہڑتال ڈال دیں۔ [illegible] کے اوپر بقایا نصف حصہ سمبل کا کھار ڈالیں۔ اور ''بالو جنتر'' میں رکھ کر بارہ پہر تک [illegible]۔ اس طرح ہڑتال درقیہ کی نہایت عمدہ قسم تیار ہوتی ہے۔ مقدار خوراک دو چاول [illegible] ایک رتی تک۔

[illegible] کشتہ ہڑتال وڑھ اور فیل پا کے لئے عجیب الاثر ہے۔ ناظرین تیار کرکے فائدہ اٹھائیں۔

طب قدرت

مشہور ہے کہ انسان کے جسم میں بیشمار بیماریاں ہیں۔ جن میں سے بعض
جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔ جو بیماریاں طب میں آچکی ہیں ان میں بھی کوئی
نہیں کرسکتا۔ شفا شافی مطلق کے اختیار میں ہے۔ میں ایک کتاب دیکھ رہا تھا۔ تو مجھے
حدیث نظر آئی۔ ایک مرتبہ جناب حضور علیہ السلام کا مزاج مبارک ناساز تھا۔
جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ بیمار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں
ہوں۔ عرض کیا کہ میں ایک عمل کروں؟ جس سے اللہ تعالیٰ فوراً شفا عطا فرمائے۔ یعنی
ایسا عمل معلوم ہے۔ جس سے سلب مرض ہوتا ہے اور خدا اس کی برکت سے شفا عطا
ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں وہ عمل کروں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں وہ عمل کرو۔ جبرئیل
السلام نے یہ عمل تین مرتبہ پڑھ کر حضور پر پھونکا اللہ تعالیٰ نے اپنے باعظمت وجلال
پاک کے اثر سے حضور کو صحت عطا فرمادی۔ ہماری زبان جبرئیل علیہ السلام کی زبان
پاک نہیں اور ہمارا اعتقاد کلام خدا پر ایسا کامل نہیں جیسا حضور علیہ السلام کا تھا۔ (ہاں خدا
کلام پاک میں وہی اثر ہے جو پہلے تھا) اس لئے ہمیں اس میں زیادتی کرنا چاہیے۔ یعنی
دن تک کرنا چاہئے۔ جب کسی کا مرض پیچیدہ ہوگیا ہو۔ اور دوا اثر نہ کرتی ہو۔ تو پھر خدا
مقدس کلام سے علاج کریں۔ چینی کی طشتری پر زعفران سے لکھ کر اور عرق گلاب وگا
سے دھوکر روزانہ صبح بوقت طلوع آفتاب مریض کو پلایا کریں۔ اور روزانہ تین مرتبہ
مریض پر پھونکا کریں۔ انشاء اللہ مریض کو صحت ہوگی۔ اگر اول آخر تین تین مرتبہ
شریف پڑھ لیا کریں۔ تو اور بھی باعث برکت وفضل خداوندی ہے۔ کیونکہ یہ عمل بوسا
پیغمبر خدا ہمیں ملا ہے۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقَنْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ فِیْکَ مِنْ
النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

ذکر کا بیان

اکر کے لئے لازم ہے کہ دل کو مطمئن اور حاضر رکھے۔ ذکر عزت۔ حرمت اور ہیبت
شروع کرے۔ اچھی طرح ہر اچھی صورت سے خلوص نیت کے ساتھ اعوذ بسم اللہ
شروع کرے۔ اول تین مرتبہ کلمہ طیب اور ایک مرتبہ کلمہ شہادت پڑھے۔ اس کے بعد
کی طرف اتنا سر جھکائے کہ گھٹنے کے قریب پہنچ جائے اور وہاں سے لفظ لا الہ کو
کرے داہنے مونڈھے تک سر کو لائے۔ اور سانس اتنا بڑھائے کہ تینوں ضربیں ایک
میں لگائے۔ اور سر کو اور کمر کو دونو برابر رکھیں۔ اور سر کو پشت کی طرف تھوڑا سا جھکا کر
کرے۔ کہ میں نے ماسواء اللہ کو پس پشت ڈال دیا۔ اور سانس توڑ کر لفظ الا اللہ کی
سے دو انگل نیچے بہت زور سے دل پر ضرب لگائے۔ اور تصور کرے کہ میں عشق اور
کو اپنے دل میں لے آیا۔ اور حالت نفی میں آنکھیں کھلی ہوئی اور اور اثبات میں بند
اور نفی اور اثبات کو فکر اور ملاحظہ اور واسطے کے ساتھ اس طریق پر دو سو مرتبہ کہے۔ اس
ضربی کہتے ہیں۔ اور ہر دہائی پر محمد رسول اللہ ضرور کہے۔ اس کے بعد تین مرتبہ پورا
پڑھے۔ مگر مبتدی کلمہ اللہ میں لفظ لَا مَعْبُوْدَ اور متوسط لَا مَقْصُوْدَ یا لا مطلوب اور منتہی
جُوْدَ کہے۔ اور ہمہ اوست کا ملاحظہ کرے۔ بعدہٗ لمحہ دو لمحہ مراقبہ ہو کر تصور کرے۔ کہ
الٰہی عرشے سے مومن کے سینہ میں آتے ہیں۔ لیکن جاننا چاہئے۔ کہ بائیں گھٹنے میں
شیطانی اور داہنے میں خطرہ نفسانی اور داہنے شانے میں خطرہ ملکی اور دل میں خطرۂ
کی جگہ ہے۔ پس بائیں گھٹنے پر کلمہ لا الہ سے خطرۂ شیطانی کی نفی کرے۔ یعنی جس
لا الہ کہے۔ مطلوب کے سوا سب سے اپنے تصور کو پاک کرے۔ اور جب تک داہنے
تک پہنچے۔ خطرۂ نفسانی کی نفی اور جب تک مونڈھے تک پہنچے۔ خطرۂ ملکی کے نفی کا تصور
۔ اور لا الہ سے خطرہ رحمانی کا اثبات کرے۔ اور جو مرید عجمی ہو۔ تو یہ مراتب اسی کی
میں سکھائے جو وہ جانتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے احکام کی پوری پابندی کرے۔ حرام سے اجتناب کرے۔ احکام الٰہی پر چلے۔

کونسی طاعت سے زندگی باکیف ہوتی ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا مِّنۡ ذَكَرٍ اَوۡ اُنۡثٰى وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔ ترجمہ۔ جو شخص عمل صالح کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو اللہ تعالیٰ اس کو ستھری زندگی یعنی بالطف ولذت دے گا۔ پاک اور صاف حیات

مقصد خداوندی یہ ہے کہ عمل صالح کرنے والا وہ مرد یا عورت جو مومن ہو۔ اسی کو ہم حیات طیبہ عطا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

جادو

دنیا میں اگر چہ بعض باتیں اعتقادی رنگ میں کسی وقت ایک وسعت سے مانی جاتی ہیں اور اس زمانہ میں ان کو ویسی شہرت نہیں۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ ان کی ہستی پائی ہی جاتی ہے کتابوں میں ہی نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے لوگ بھی اس کے موید اور مصدق بیان کئے جاتے ہیں۔ یہ فقرہ مشہور ہے۔ ”جادو برحق کرنے والا کافر“

کوئی ملک اور کوئی قوم ایسی نہ ہوگی۔ جس میں کسی نہ کسی رنگ میں جادو کی شہرت یا ذکر اور بعض زمانوں میں جادو کی بابت اس قدر شہرت تھی کہ عدالتوں میں لوگ نالشی ہوتے کہ فلاں جادوگر نے اس پر اس کے رشتہ داروں پر جادو کر دیا ہے۔

باوجود اس کے کہ اس زمانہ میں عقل وفراست کی اس قدر وسعت اور شہرت ہے۔ پھر بھی جادو کے قائلین کچھ نہ کچھ پائے جاتے ہیں۔ یورپ میں بھی باوجود اس ادعائے عقل و فراست اور تہذیب کے بھی اس کے معترف موجود ہیں۔

اگر چہ یورپ کی عورتوں میں تعلیم کی ترقی ہے۔ مگر پھر بھی جادو اور منتر وافسوں کی ان ہی سے گرویدہ ہیں۔ اور یہ اعتقاد رکھتی ہیں۔ کہ جادو اور منتروں میں ایک طاقت ہے۔ اکثر ایسے شعبدہ باز ار جادوگر ایسے معتقدوں سے ٹکے بٹور لیتے ہیں۔ لندن اور پیرس کی گلیوں میں بھی یہ تماشے دیکھنے میں آتے ہیں۔

اگر چہ لندن اور پیرس میں بہت سے لوگ ایسی کہانیوں کی تردید اور تکذیب بھی کرتے ہیں۔ مگر پھر بھی بعض لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ یورپ کے ممالک اور اقوام میں خصوصیت سے سحر اور جادو کی گرم بازاری روکنے کی خاطر بہت کچھ کشت وخون بھی روا رکھے گئے۔ پھر بھی ایک مدت تک یہ ٹوٹکا چل ہی گیا۔

اگر چہ علمی رنگ میں جادو نے وہ جگہ نہیں لی۔ جو دیگر علوم اور فنون کو ملی ہے۔ اور خصوصاً آج کل کے دور میں تو اس کی جگہ بہت ہی پیچھے رہ گئی ہے۔ مگر پندرہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ کہ یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ جادو ہے۔

انجیل نے صاف طور پر اس کی اصلیت کو تسلیم کیا ہے۔ اور مختلف ادویات کے تح کی حقیقت اور رواج پر روشنی ڈالی ہے۔

پادریوں نے خاص طور پر اس کو روکا۔ اور بعض وقت اہل سیاست نے بھی ا مزاحمت کی۔ اکثر مواقع میں اس کی تحقیق کی گئی۔ اور جن جن پر یہ الزام ثابت ہوا۔ ان دی جاتی رہی۔

اسی طریق اور اسی مزاحمت سے ظاہر ہے کہ خاص خاص لوگ بھی اس کی حقیق اعتراف کرتے تھے۔ اس واسطے ان کے اثر سے بچنے کے لئے اس کو ہر ایک رنگ مزاحمت بھی کرتے تھے۔ اور چونکہ اس کی تاثیر کا اعتراف کرتے تھے۔ اسی لئے سلسلہ بھی تھا۔ اگر ان لوگوں کو جادو کا یقین نہ ہوتا۔ اور ان کے خیال میں وہ اس کی حقیقت وہم ہی خیال کرتے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ اس سے یوں مقابلہ آرا ہوتے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ محض خوف اور خیالات کا پریشان کرنا بھی ایک جرم ہوسکا مگر جس قدر کشت وخون اس نام سے ہوتا رہا۔ وہ ثابت کرتا ہے کہ ان لوگوں کو خصو سے اس کا اعتراف تھا اور اس سے ڈرتے بھی تھے۔

جرمنی کے ہر ایک صوبہ میں جادوگروں کی تخریب اور تعذیب و تعزیز پر زور دیا رہا۔ صرف ٹریوس میں ہی ایک دفعہ سات ہزار آدمی جلا دیئے گئے۔ ہمبرگ کے صرف ا اسقف نے چھ ہزار آدمی جلائے واٹر برگ کے کلیسا نے ایک سال میں نو ہزار آدمی جلائے۔ فرانس میں پیرس۔ پولو۔ بورڈو۔ ریمز وغیرہ پارلیمنٹوں نے بوجہ اعتراف ڈگریاں دے دیں

لولو میں محکمہ احتساب کا صدر مقام تھا۔ ایک ہی وقت میں چار سو اور ڈونے میں ا ہی سال کے اندر پچاس آدمی مروا دیئے۔ پیرس میں چند مہینوں کے اندر اس قدر لوگو پھانسی دیئے گئے کہ ایک مصنف اس کو لاتعداد بیان کرنے پر مجبور ہوا ہے۔ جو لوگ بھاگ اسپین چلے گئے۔ ان کو وہاں کے محکمہ احتساب نے گرفتار کر کے جلا دیا۔ ۱۷۷۶ء میں ا ایک جادوگر جلایا گیا۔

مسٹر تار کومیڈا نے جادو کی بیخ کنی پر ایک کتاب بھی لکھی ہے۔ اس میں یہ ثابت کیا بڑا جرم ہے۔

اٹلی کے صوبہ کومو میں ایک ہی سال کے اندر ایک ہزار آدمی پھانسی دیئے گئے۔ جنیوا جہاں اس وقت ایک اسقف حکمراں تھا۔ تین ماہ میں پانچ سو جادوگرنیاں کو پھانسی دی

کونسٹن میں ۴۸ جادوگرنیاں جلائی گئیں۔ صوبہ سپوری کے شہر ویلائی میں اسّی جادوگرنیاں جلائی گئیں۔ ۱۹۷۸ء میں بمقام سیوین ستر جادوگرنیاں گرفتار کی گئیں۔

کلیسائے روم نے ہر ایک ممکن طریقہ سے جادو اور جادوگروں کی بیخ کنی اور روکنے کے وسائل استعمال کیے جو تشدد آمیز بھی تھے۔ لوگوں کو یہ تعلیم دی گئی۔ کہ کسی جادوگر کو پناہ دینا براہ راست خدا کی ہتک کرنا ہے۔

سال ۱۴۸۴ء اور ۱۵۰۴ء میں ''انوسینٹ جلین ثانی'' سال ۱۵۴۳ء میں ''ایڈرین '' نے ایسے احکام صادر کیے۔ جن میں جادو کی ہستی کو تسلیم کر کے مزاحمت اور روک کی گئی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی اس وقت تسلیم کیا جاتا تھا۔ کہ جادو اور طلسم گویا کنیسائی تعلیم کا ایک حصہ ہے۔ ان سزاؤں اور تنبیہات کا یورپ میں رفتہ رفتہ یہ اثر ہوا۔ کہ لوگ جادوگری کے اظہار سے تو رک گئے۔ لیکن ایک دوسری صورت پیدا ہوگئی۔ کہ ارواح خبیثہ کا وجود تسلیم کیا گیا یہ عقیدہ مذہبی رنگ میں بھی مانا گیا کیونکہ انجیل میں ارواح خبیثہ اور مسیح کے کہنے سے ان کا نکلنا ایک الہامی کہانی تسلیم کی گئی۔

جہاں جہاں مذہب مسیحی گیا۔ وہاں یہ کہانی بھی ساتھ لیتا گیا۔

۱۶۰۰ء کے بعد ارواح خبیثہ کے ماننے میں بھی اشتباہ پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ اور لوگوں کو یہ پتہ لگتا گیا۔ کہ اس مسئلہ کے اعتقادات کی اصل وجوہ کیا کچھ ہوتی ہیں۔

اس مضمون میں ہم یہ بحث نہیں کریں گے۔ کہ جادو یہ سحر کی اصلی حقیقت کیا ہے صرف یہ کہیں گے کہ سحر اور جادو خیال ہر مذہب میں ہی ہمیں بلکہ ان گروہوں اور قوموں میں بھی پایا

جاتا ہے۔ جو وحشی تھیں۔ ہندو مذہب میں بھی یہ خیال پایا جاتا رہا ہے ان کے قدیم ویدوں میں منتروں سے علاج کے طریقے درج ہیں۔ اور مذہب اسلام بھی یہ تذکرہ آیا ہے کہ کفار نے کسی کاہن سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کرایا تھا۔ جس کا علم آپ کو حضر جبرئیل کے ذریعہ ہوا۔

یورپ میں بھی اور ایشیائی جرگوں میں بھی ...... فرق صرف یہ ہے کہ ایشیائی حصوں ایشیائی قوموں میں جادوگروں پر وہ سختیاں نہیں ہوئیں۔ جو یورپ میں وقتاً فوقتاً کی جاتی رہیں۔

تعجب یہ ہے کہ ایک طرف ایسا تشدد کرنے والے یا قاتل خود بھی جادو اور سحر اعتراف کرتے تھے۔ اور اس کی حقیقت کے قائل تھے۔ اور پھر بھی جادوگروں کو قتل کراتے تھے۔

یہ طریق سخت حیرت انگیز ہے کہ ایک طرف تعلیم کلیسائی کا ایک حصہ جادو قرار دیا جا تھا۔ اور دوسری طرف جادوگروں کو مروایا بھی جاتا تھا۔

☆☆☆☆☆

اسماء حسنٰی

ورۃ بقر میں ۲۶ ہیں ...... محیط۔ قدیر۔ علیم۔ حکیم۔ تواب۔ بصیر۔ واسع۔ بدیع۔ سمیع۔ کافی۔ رؤف۔ شاکر۔ الہ۔ واحد۔ غفور۔ حکیم۔ قابض۔ باسط۔ لاالہ الا ہو۔ حی۔ قیوم۔ علی۔ عظیم۔ ولی۔ غنی۔ حمید

آل عمران میں تین ہیں...... قائم۔ وہاب۔ سریع الحساب

ا میں سات ہیں ...... رقیب۔ حسیب۔ شہید۔ غافر۔ غفور۔ مقیت۔ وکیل

انعام میں پانچ ہیں ...... باطن۔ قاہر۔ قادر۔ لطیف۔ خبیر

اعراف میں دو ہیں ...... محی۔ ممیت

انفال میں دو ہیں ...... نعم المولیٰ۔ نعم النصیر

ہود میں سات ہیں ...... حفیظ۔ قریب۔ مجیب۔ قوی۔ مجید۔ ودود۔ فعالما یرید

رعد میں دو ہیں ...... کبیر۔ متعال

ابراہیم میں ایک ہے ...... خلاق

مریم میں دو ہیں ...... صادق۔ وارث

حج میں ایک ہے ...... باعث

مومنین میں ایک ہے ...... کریم

نور میں تین ہیں ...... نور۔ حق۔ مبین

فرقان میں ایک ہے ...... حادی

سبا میں ایک ہے ...... شکور

مومن میں چار ہیں ...... غافر۔ قابل التوبۃ۔ شدید العقاب۔ ذوالطول

زاریات میں تین ہیں ...... رزاق۔ ذوالقوۃ۔ متین

طور میں ایک ہے ...... تبر

اقتربت میں ایک ہے ...... مقتدر

رحمٰن میں ایک ہے …… ذوالجلال والاکرام
حدید میں چار ہیں …… اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن
حشر میں دس ہیں …… قدوس۔ سلام۔ مومن۔ مہیمن۔ عزیز۔ جبار۔ متکبر۔ خالق باری۔ مصور
بُرج میں دو ہیں …… مبتدی۔ سعید
اخلاص میں دو ہیں …… واحد۔ صمد
فاتحہ میں پانچ ہیں …… اللہ۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالک یا ملک

☆☆☆☆☆

اذکار اسمائے الٰہی

اس اسم کا موکل سمطیائیلؒ ہے جو شخص با موکل دس ہزار مرتبہ روزانہ مداومت کرے طہارت کاملہ اور روزہ کے ساتھ پڑھے۔ لباس صاف و پاک ہو۔ عطر و خوشبو سے معتبر رہے۔ بخور لوبان کا کرے اور جمعہ کے دن سے عروج ماہ میں شروع کرے۔ ایک سال تک مداومت کرے۔ تو کشف ہونا شروع ہو جائے گا۔ موکل اس کا حاضر ہوگا۔ وہ ایک سفید اللہ نور یا بادل پر سوار ہوگا۔ ہاتھ میں اس کے تلوار یا کوئی اور حربہ ہوگا۔ سفید ہی ملبوس کی فوج اس کے ہمراہ ہوگی۔ سبز پرچم ہوگا۔ وہ حاضر ہو کر سلام کرے گا۔ اس کا جواب دو اور اس سے کہو میں آپ کی فوج دیکھنا چاہتا ہوں اس وقت وہ پردہ مادیت کا آنکھوں سے ہٹا دے گا۔ اور پھر وہ غالب ہو جائے گا۔ تو اب عامل کے اندر یہ بات پیدا ہو جائے گی۔ کہ اگر ایک دیگ کھانے پر دم کرے۔ تو خواہ ہزار آدمی کھانا کھا جائیں۔ کھانا کم نہ ہوگا۔ اگر ایک تھیلی روپوں پر دم کرے تو جتنے چاہے تقسیم کرے۔ وہ روپیہ ختم نہ ہوں گے۔ گویا برکت عظیم پیدا ہوگی۔ حیرانی خود بھی ہوگی۔ اور خلقت کو بھی ہوگی۔ لیکن اس اسم کے عامل کی برکت یہی ہوتی ہے۔ اس اسم کے ذکر کو کسی پر ظاہر نہ کرے اور پوری پابندی سے اس کو جاری رکھے۔ دولت سونا چاندی سے بے نیاز ہو جائے گا

اس اسم کے پڑھنے پر اس کے مدارج خود بخود طے ہو جاتے ہیں۔ یعنی پہلے کشف ہونا شروع ہوتا ہے اس کشف کو کسی پر ظاہر نہ کیا کرے۔ پھر کچھ مدت کے بعد موکل کی زیارت ہوگی اس کے بعد انسان غنی ہو جائے گا۔ اس اسم کی ریاضت سختی سے جاری رکھنی چاہیے۔ پیروں کے لئے خصوصاً بہت مفید اسم ہے۔ اس لئے کہ جس قدر لوگ حاضر ہوں گے ان کا خرچ پیر بآسانی برداشت کر سکتا ہے۔ اور لنگر ہمیشہ جاری رہ سکتا ہے۔ مگر ایسے امور کے کھلنے پر ظاہر کسی پر نہ کرے۔ اور احتیاط سے خلقت کی خدمت کرے۔

اذکار اسماء اللہ الحسنیٰ

الحفیظ

اس اسم کا خادم طیشائیل ہے۔ چونکہ اس میں ستر حفظ ہے۔ اس کے جواب الابصار کے کام آتا ہے۔ یعنی عامل مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ ہو سکتا ہے لازم ہے کہ خلوۃ تامہ کے ساتھ عمل کرے۔ بلاضرورت نہ سوئے۔ پرہیز جلالی و جمالی دونوں رکھے۔ جنگل میں عمل کرے۔ اس اسم کی شب و روز تلاوت کرے۔ جب چالیس دن گزر جائیں تو ایک مربع تیار کرے۔ اس میں اسم الحفیظ مشک و عنبر سے لکھے اور لوبان کی دھونی وہاں پاس ہی پہلے مربع کے اندر جلایا کرے قرأت اسم کو جاری رکھے سات دن اور کرے تو ۴۷ دن کل ہو جائیں گے۔ اب ایک بلند قامت شخص حاضر ہوگا۔ جس کا چہرہ معلوم نہ ہوگا۔ اس کی بات چیت بھی بجلی کی چمک سی ہوگی۔ یہ موکل اس اسم کا ہوگا وہ سلام کرے گا۔ اسے جواب دو۔ وہ کہے گا۔ کہ اے مخلوق خدا کیا چاہتے ہو۔ تم ادب سے جواب دو۔ میں تم سے ٹوپی چاہتا ہوں۔ جو تمہارے سر میں ہے وہ کچھ شرائط پیش کرے گا۔ جو عموماً بدکاری کے متعلق ہوتی ہیں۔ کیونکہ خلاف شرط کرنے سے عامل اندھا ہو جاتا ہے۔ اس کی شرطوں کو قبول کر لو گے تو وہ ٹوپی دے دے گا۔ جب تم پہن لو گے تو تمام لوگوں کے نظروں سے پوشیدہ ہو جاؤ گے۔ کسی کے کان تک تمہارے چلنے پھرنے کی آواز نہ پہنچے گی۔ پس خدا کا شکر ادا کرنا۔ کہ ایسی نعمت مل گئی۔ اسم الحفیظ کا مربع ہے خالی جگہ میں چاروں طرف جو جگہ ہے۔ وہ چار جگہ بخور جلانا ہے۔

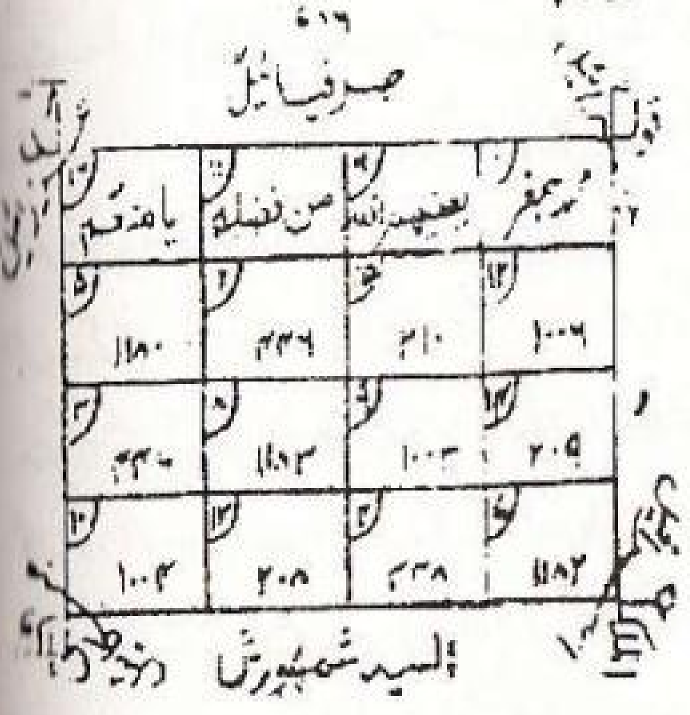

نظر بد

بعض اشخاص میں یہ صفت پائی جاتی ہے کہ جب وہ کسی چیز کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں ایک خاص قسم کی زہریلی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت کا اثر یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ اس اثر کو عرف عام میں ''نظر لگ جانا'' کہتے ہیں۔

گو انسان کو اپنی بہت ساری پوشیدہ قوتوں کا علم اب تک حاصل نہیں ہو سکا۔ لیکن اقوام عالم کی نفسیاتی تاریخ کا مطالعہ کرنے والے یہ جانتے ہیں۔ کہ انسان نے اب سے ہزارہا سال پہلے اس قوت کو دریافت کیا تھا۔ اور تقریباً تمام قدیم اقوام اور ملل اس بات کے قائل تھے۔ کہ نظر حق ہے اور اس کے مضر اثرات یقینی ہیں۔

چونکہ آج کل ہم میں سے بعض ناتجربہ کار تعلیم یافتہ نظر لگنے کے قائل نہیں۔ اور بغیر کسی دلیل کے ایک ایسی اہم روحانی طاقت کا انکار کرتے ہیں جس کے وقوع پر تمام ملل اور اقوام کا اتفاق ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں ان کو سمجھانے اور آزمائش کی ترغیب دینے کے لئے اس مسئلے پر کسی قدر تشریحی بحث کرتے ہیں۔

روح کا اثر تمام جسم پر

یہ امر مسلم ہے۔ کہ انسانی روح اپنے جسم کے علاوہ دوسرے جسموں پر بھی اثر ڈالتی ہے ہمارا مشاہدہ ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا شخص ہماری طرف آنکھ اٹھا کر دیکھتا ہے۔ جس سے ہم مرعوب ہوتے یا شرماتے ہیں۔ تو ہمارا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔ اور اگر ہمارا کوئی دشمن ہماری طرف تیز نظروں سے گھورنے لگتا ہے۔ تو ہماری رنگت ڈر کے مارے زرد پڑ جاتی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نفس انسانی کو اللہ تعالیٰ نے ایسی طاقت بخشی ہے کہ وہ کسی جسم کو چھوئے بغیر متاثر کر سکے۔

اثر ڈالنے کے ذرائع

عام طور پر یہ گمان کیا جاتا ہے کہ ایک چیز دوسری چیز میں تب اثر کرتی ہے۔ جب دونوں ایک دوسرے کو چھو جائیں۔ اور نظر میں چونکہ یہ بات موجود نہیں۔ اس لئے اس کے اثر کا قائل ہونا ایک بے حقیقت چیز پر یقین کرنا ہے۔ ہمارے ان دوستوں کو یہ معلوم نہیں۔ کہ اثر ڈالنے کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ کسی چیز کو چھولیا جائے۔ چھولینا اثر ڈالنے کے مقصد ذرائع میں سے ایک ہے۔ اور وہ بھی معمولی سا۔ اس کے علاوہ حسب ذیل طریقوں سے اشیاء پر اثر ڈالا جاسکتا ہے۔

مقابلہ: ایک چیز دوسری چیز کے مقابل لائی جائے۔ جیسے مقناطیس جب لوہے کے سامنے لایا جاتا ہے۔ تو اسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

نظر: کسی چیز کی طرف آنکھیں اٹھائی جائیں۔ جیسے مسمریزم کا عامل اپنے معمول کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے بیہوش کر دیتا ہے۔

روحانی توجہ: کسی اوجھل چیز پر روحانی توجہ دی جائے جیسے یونان کے اشراقیوں ہندوستان کے یوگیوں اور مسلمان صوفیوں کا معمول تھا۔ اور اب تک ہے۔

دُعا: باری تعالیٰ سے دعا مانگی جائے اور عالم ملکوت کو دعائیہ الفاظ کے ذریعہ اس چیز کی طرف متوجہ کیا جائے۔ جیسے کہ روزمرہ کا مشاہدہ ہے۔

جادو: جھاڑ پھونک کی جائے جیسے کہ بعض لوگ سانپ بچھو اور باؤلے کتے وغیرہ کے کاٹے کا زہر اتارتے ہیں۔

جعفر: حرف اور اعداد کی قوتوں سے کام لے کر عالم ملائک کو ان عزیمتوں کے ذریعہ متوجہ کیا جائے جو مقصد کا اظہار کرتی ہوں۔ نقوش کا نظریہ تقریباً ہر قوم میں موجود ہے۔

وہم: قوت متخیلہ کسی سنسان جنگل میں فرضی صورتیں آنکھوں کے سامنے لاکر کھڑی کر دے جیسے ڈرپوک آدمیوں کے ساتھ عموماً پیش آتا ہے۔

اسباب مذکورہ یعنی مقابلہ، نظر، توجہ، دعا، دادو، جفر، وہم، تخیل کے اثرات عام طور پر

اہدہ میں آتے ہیں۔ حالانکہ ان میں سے کوئی چیز بھی متاثر ہونے والی چیز سے جسمانی اتصال پیدا نہیں کرتی۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ اثر و تاثر کے لئے جسمانی اتصال کی کوئی رورت نہیں۔ اسی طرح نظر بد میں بھی باوجودیکہ دو چیزوں کا بظاہر اتصال نہیں ہوتا۔ لیکن یک کی روح کا پرتو دوسری پر پڑ کر اس کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔

نظر کس طرح لگ جاتی ہے؟

بعض حکماء کا خیال ہے۔ کہ نظر لگانے والے شخص کے دل پر جب ایک بری کیفیت اری ہو جاتی ہے تو اس کی آنکھوں سے زہریلی شعاعیں نکلنے لگتی ہیں۔ جو متاثر ہونے والی یں پیوست ہو کر اس کو نقصان پہنچا دیتی ہیں۔ جیسے بعض اژدہا کسی جانور کو دیکھتے ہی اس واپنے اثر سے ہلاک کر دیتے ہیں۔

بعض کہتے ہیں۔ کہ نظر باز اشخاص کی آنکھوں سے ایسے باریک شرارے چھوٹتے یں۔ جو دکھائی نہیں دیتے۔ یہ شرارے اس چیز کے جسم میں پیوست ہو کر اس کو بیمار یا ہلاک ردیتے ہیں۔

بعض لوگ جو اسباب، قویٰ اور تاثیر اشیاء کے منکر ہیں وہ بھی بے شمار تجربات کی بنا پر نظر کے قائل ہیں۔ البتہ اس کی توجیہہ یوں کرتے ہیں۔ کہ نظر باز جب کسی چیز کی طرف ندیدگی کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اسی وقت اس چیز کو نقصان پہنچا دیتا ہے۔ خود نظر رنے والا نہ اس نقصان کا ارادہ کرتا ہے۔ اور نہ وہ اس کا سبب بنتا ہے۔ اور نہ اس کی ذات یں کسی چیز کو نقصان پہنچانے کی قطعی طاقت ہوتی ہے۔ (یہ مسلک ان لوگوں نے اختیار کیا ے۔ جو ہر چیز کو خدا پر سونپتے ہیں۔ اور عالم اسباب کے قطعاً منکر ہیں)

نظر کے متعلق حافظ ابن قیم کی رائے

علامہ ابن قیم نظر بد کی بنیاد حسد پر قائم کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں۔

یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ حاسد کے حسد سے محسود کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اور اسی لئے

اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کی تلقین کی ہے (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَد) اور یہی حسد نظر بد کی اصل ہے۔ کیونکہ حاسد کی روح جب ایک بری کیفیت سے اثر پذیر ہو جاتی ہے۔ تو وہ محسود پر برا اثر ڈال کر اس کو نقصان پہنچا دیتی ہے۔ حاسد کی مثال اس اژدہا کی ہے۔ جو اپنے دشمن سے آنکھیں ملاتے ہی اس کو گرا دیتا ہے۔ اور یاد رہے۔ کہ بعض سانپ اتنے زہریلے ہوتے ہیں کہ ان کا سامنا ہوتے ہی عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے ساتھ آنکھیں چار ہوتے ہی آدمی بینائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے آنخضرتؐ نے سانپوں کی دو قسمیں ابتر اور ذوالطفیتین کے بارہ میں فرمایا ہے۔ ”انهما يلتهسان البصر ويسقطان الحمل“ (دونوں بینائی کو ضائع اور حمل کو ساقط کر دیتے ہیں)

پس اسی طرح بعض لوگوں کی روح ان بڑی کیفیتوں سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔ کہ ان کو نظر لگانے کے لئے آنکھوں کے روزن کا سہارا لینے کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ چنانچہ مادر زاد اندھے اور پس پردہ بیٹھے ہوئے اشخاص بھی اسی طرح نظر لگا سکتے ہیں۔ جس طرح آنکھوں والے اور حاضر لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ نظر دراصل ان تیروں سے لگتی ہے۔ جو روح کی کمان سے نکل کر کسی چیز پر پڑتی ہے۔ اگر وہ چیز ہتھیار بند نہ ہو۔ تو وہ تیر اس کو فوراً گھائل کر دیتے ہیں۔ اور اگر ہتھیار بند ہو۔ تو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ بلکہ پلٹ کر خود حاسد پر آن پڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جس چیز کو نظر زیادہ لگتی ہے۔ اور جس کی نظر زیادہ لگتی ہے۔ اس کی اپنی حالت بھی چنداں اچھی نہیں ہوتی۔

اسلام اور نظر بد

آج کل مسمریزم کے عجیب وغریب طلسمات کو دیکھ کر ہم آنکھوں کے جادو کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اور مانتے ہیں کہ انسانی ارادہ آنکھ کی راہ سے کسی شخص کو بیہوش کر کے اس کو اپنا آلہ کار بنا سکتا ہے۔ کسی بیماری کو پیدا اور سلب کر سکتا ہے۔ کسی دل کو مطمئن اور بے چین کر سکتا ہے۔ کسی طاقت کو گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اگر اس کی زیادہ مشق کی جائے۔ تو دیوار کے پیچھے سے بھی انسان کسی چیز پر اثر ڈال سکتا ہے۔ لیکن اب سے چودہ سو سال پہلے اہل دنیا مسمریزم اور اس کے سائنٹیفک طریقوں سے ناواقف تھی۔ آنخضرت ﷺ نے مسلمانوں کو اس امر کی طرف متنبہ کیا تھا آپ نے فرمایا:

اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَیْءٌ سَابَقَ الْقَدْرُ لَسَبَقَةُ العين (نظر حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے بڑھ سکتی ہے۔ تو وہ نظر ہے۔ (مسلم)

نیز حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ اِنَّ النَّبِیَّ صلى الله عليه وسلم اَخْصُوْنِیْ الرُّقیہِ من الحمۃِ وَالعين والنملة (آنخضرتؐ نے بچھو کے ڈنگ، نظر بد اور بغلی پھوڑوں پر پڑھ کر پھونکنے کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

نیز حضرت اسمار بنت عمیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنخضرتؐ سے دریافت کیا۔ کہ بنی جعفر کو عموماً نظر لگتی ہے۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں۔ کہ میں ان کے لئے جھاڑ پھونک کیا کروں۔ ” آپ نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا“ اگر کوئی چیز تقدیر سے بڑھتی تو وہ نظر ہوتی۔ (ترمذی شریف)

صحابی کو نظر لگی

حضرت سہل بن حنیفؓ گورے چٹے آدمی تھے۔ ایک دفعہ نہر میں نہا رہے تھے۔ حضرت عامر بن ربیعہؓ ادھر سے گزرے۔ تو کہنے لگے واہ! کیسا گورا چٹا اور گداز جسم ہے۔ یہ کہنا تھا۔ کہ حضرت سہل کو بخار چڑھ گیا۔ اور گھر آ کر لیٹ رہے۔ آنخضرتؐ کو اطلاع ملی۔ تو آپؐ عامر کے پاس تشریف لے گئے۔ اور غصہ سے کہا۔ تم لوگ کیوں اپنے بھائیوں کو قتل کرتے ہو۔ تم کو چاہئے تھا۔ کہ ان کے لئے برکت کی دعا مانگتے۔ نہ کہ الٹا اسے نقصان پہنچاتے۔ پھر آپ نے حکم دیا۔ کہ عامر ایک ٹب میں اپنے بعض اعضاء دھولے۔ اور وہ پانی سہل پر لے جا کر ڈال دیا جائے۔ اس تدبیر سے ان کا بخار اتر جائے گا۔ چنانچہ ایسا کیا گیا۔ اور حضرت سہلؓ کا بخار ٹوٹ گیا۔

نیز حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ آنخضرت نے فرمایا۔ اِنَّ العَيْنَ لتدخُلَ

الرَّجل القبر وَالْجَملَ الْقَدْر۔ (نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں پہنچ دیتی ہے)

آنحضرت ﷺ اور نظر

عرب میں بنو اسد کا قبیلہ نظر لگانے کے لئے مشہور تھا۔ ان کا ایک آدمی تین دن تک بھوکا رہتا۔ پھر خلوت گاہ سے نکل کر جس چیز کی تعریف کر دیتا۔ اس کو اسی وقت نظر لگ جاتی۔ کفار مکہ نے ایک دفعہ مشورہ کیا۔ کہ ان میں سے کسی شخص کو اجرت دے کر اس بات پر آمادہ کیا جائے۔ کہ وہ آنحضرتؐ کو نظر لگا دے۔ قرآن پاک نے آنحضرتؐ کو ان کے مشورہ سے مطلع کیا۔

وَ ان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارھم لما سمعوا الذکر ویقولون انہ لمجنون ٥ قریب ہے کہ کافر اللہ کا ذکر سن کر آپ کو اپنی آنکھوں سے نقصان پہنچائیں۔ اور کہیں کہ یہ مجنون ہے۔

چنانچہ کفار کی یہ چال بھی کارگر نہ ہو سکی۔ اور آپ کے بدخواہ اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

نظر سے بچنے کا طریقہ

جس چیز کو نظر لگنے کا اندیشہ ہو۔ اس کے محاسن کو عام لوگوں سے اور خاص کر نظر باز سے بچا کے۔ یا اس میں ایک ایسا عارضی نقص پیدا کر دینا چاہئے۔ جس کی وجہ سے وہ نظر بد سے محفوظ رہ سکے امام بغوی نے شرح السنۃ میں روایت کی ہے۔ کہ حضرت عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کو کئی دفعہ نظر لگ چکی تھی۔ تو اس کے رشتہ داروں کو مشورہ دیا۔ کہ اس لڑکے کی ٹھوڑی کو یاہ کر دو۔ تا کہ اس کو نظر نہ لگ سکے۔ اسی واسطے شاعر نے کہا ہے کہ

مکان احوج ذا الکمال الی   عیب یوقیہ من العین

ہر باکمال میں نظر بد سے بچنے کے لئے ایک نہ ایک عیب ضرور ہونا چاہیے۔
متنبّی نے کہا ہے۔

کان الرّدی عادِ علیٰ کُلِّ مَاجدِ   اذالم یعوذ مجدہ یعیوبِ

گویا تباہی ہی ہر بزرگ پر عادی ہوتی ہے جو اپنی بزرگی کو بچانے کے لئے عیوب کا تعویذ نہ رکھتا ہو۔

ہندوؤں کا یہ طریقہ تو آپ نے ضرور دیکھا ہوگا۔ کہ جب وہ نیا مکان بناتے ہیں تو ایک ہنڈیا مکان کے سامنے کے حصہ میں ٹکا دیتے ہیں جس پر کالا سیاہ بھیانک چہرہ بناتے ہیں اور لمبی سی زبان نکال دیتے ہیں۔ ہر شخص جو مکان پر نظر ڈالتا ہے۔ تو وہ اس ہنڈیا پر پڑتی ہے۔ بلڈنگ کی طرف سے اس کا دھیان ہٹ جاتا ہے۔ یہ دراصل مکان کی نظر بد سے بچانے کی تدبیر ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض لوگ خصوصاً مدارس کی طرف گھروں پر متعدد سفید ہاتھ کے نشان لگا دیتے ہیں۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ مکان اور مکان والے نظر بد اور بد ارواح سے محفوظ رہیں۔ اور یہ حقیقت ہے کہ دیکھنے والا آدمی انہی نشانوں کو دیکھتا ہوا گزر جاتا ہے۔ مکان کو دیکھتا ہی نہیں۔ اور اگر دیکھتا ہے۔ تو سرسری نظر سے۔

نظر کا علاج

اگر کسی شخص کو نظر لگ جائے۔ اور نظر لگانے والا معلوم ہو۔ تو اس کو کہا جائے کہ وہ ایک برتن میں ہاتھ پاؤں اور ران وغیرہ دھولے۔ پھر اس پانی کو مریض کے سر پر اچانک ڈال دیا جائے۔ جیسا کہ آنحضرتؐ نے سہل کے لئے کیا تھا۔

یہ علاج گو طبیبوں کے مروج طریق علاج سے الگ ہے۔ اور اسی لئے اکثر ناواقف اور ناتجربہ کار اشخاص اس کے عجیب وغریب اور معجزنما اثرات پر یقین نہ کریں گے۔ لیکن ان کی خدمت میں ہم یہ عرض کریں گے کہ یہ کوئی ایسا المیاتی مسئلہ نہیں ہے۔ جس کو عمل کے ذریعہ آزمایا نہ جا سکے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا آزما کر دیکھ لیں۔ کہ دنیا کے سب سے بڑے روحانی طبیب نے جو انوکھا علاج بتایا ہے۔ وہ مفید ہے یا نہیں۔ علاج کے سلسلہ میں سینکڑوں فلسفیانہ دلائل اتنے کامیاب نہیں ہو سکتے۔ جتنی ایک آزمائش کامیاب ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک ذاتی واقعہ بیان کرتا ہوں۔

میں ایک دفعہ ایک حکیم صاحب کا مہمان تھا۔ وہ مریضوں کو دیکھتے اور ان کے نسخے

تجویز کر کے دیتے جا رہے تھے۔ اتنے میں ایک عورت بچہ کو لئے ہوئے آئی۔ حکیم صاحب نے دریافت کیا۔ کوئی فرق معلوم ہوا۔ اس نے کہا بالکل نہیں آپ کوئی اور دوا مل دیں۔ حکیم صاحب میری طرف مخاطب ہوئے کہا عجیب بات ہے۔ پندرہ دن سے دوا دے رہا ہوں اور کوئی فرق نہیں۔ کیسے ہو سکتا ہے پھر اسی عورت سے کہا تو ضرور بد پرہیزی کرتی ہوگی۔ اس نے جواب دیا۔ یہ میرا دودھ نہیں پیتا۔ حکیم صاحب یہ سن کر حیران ہوئے۔ میں نے کہا۔ اگر مناسب ہو۔ تو میں مشورہ دوں۔ انہوں نے کہا ضرور! میں نے کہا۔ میرے علم کے نقطہ نظر سے آج منگل کے دن عین بارہ بجے یہ عورت زحل کی ساعت میں شکایت کر رہی ہے کہ ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ تو اس کو نظر بد کا اثر ہے۔ آج دوائی کے ساتھ اسے تعویذ لکھ کر دے دیں کہ وہ گلے میں لٹکا دے اور کہہ دیں کہ اس دوا سے بچہ تندرست ہو جائے گا۔ اگلے دن بچہ خوش تھا۔ اس کا رونا۔ چڑچڑا پن اور بخار بالکل دور ہو چکا تھا۔

طب نبوی

اگر ناظرین خلوص نیت سے اس علاج کو برتیں گے۔ تو ان کو بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ بڑے بڑے ڈاکٹروں کی طب آنحضرتؐ کے طریق علاج کے مقابلہ میں ایسی ہے۔ جیسے عورتوں کا علاج ڈاکٹروں کے مقابلہ میں بلکہ اس سے بھی کم ہے۔ کیونکہ ڈاکٹروں کے بعض علاج قیاسی ہوتے ہیں۔ بعض تجربہ خیال پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور بعض حیوانات اور پرندوں کی دیکھا دیکھی ان کو سوجھتے ہیں۔ تو اس ناقص اور متضاد طب کو اس طب سے کیا نسبت ہو سکتی ہے۔ جس کی تعلیم خالق کون و مکان نے آنحضرتؐ کو اور آنحضرتؐ نے اپنے سچے متبعین کو دی ہے۔

نظر کا دوسرا علاج

نظر بد کے اثرات مریض سے دور کرنے کے لئے مریض پر معوذتین (سورۃ فلق۔ الناس) الحمد شریف اور آیت الکرسی پڑھ کر پھونک لینی چاہیے۔ نیز اس مرض میں یہ دعا بھی

مفید ثابت ہوتی ہے۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَهَامَّةٍ مِنْ کُلِّ شَیْنٍ الاَمَّةٍ

میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ساتھ ہر شیطان زہریلے جانور اور حواس کو نقصان پہنچانے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

یہ دعا آنحضرتؐ امام حسنؓ اور امام حسینؓ پر پڑھ کر پھونکتے تھے۔ اور فرماتے کہ میرے دادا حضرت ابراہیمؑ اپنے صاحبزادوں اسماعیلؑ اور اسحاقؑ پر یہ دعا پڑھ کر پھونکتے تھے۔ نیز مندرجہ ذیل دعا بھی نظر بد کے لئے بہت مفید ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ دَآءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ۔ میں خدا کا نام لے کر تم کو دم کرتا ہوں۔ کہ ہر تکلیف دینے والی بیماری ہر حاسد دل اور حاسد آنکھ سے بچے رہو۔ اللہ تعالیٰ تم کو شفا دے۔ میں خدا کا نام لے کر تم پر پھونکتا ہوں۔ ایک دفعہ آنحضرتؐ بیمار ہوئے تو حضرت جبریلؑ نے یہی دعا آپ پر پھونکی تھی۔

نظر باز کو ہدایت

جس شخص کی نظر زیادہ لگتی ہو۔ اس کو چاہئے کہ کسی چیز کو دیکھ کر اس پر تعجب نہ کرے۔ بلکہ یوں کہے۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ۔ یا یوں کہے۔ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ اس طرح اس کی نظر کسی چیز کو نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ اور وہ دنیا کی بدنامی اور آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا۔

☆☆☆☆☆

سلب مرض

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ نے سلب مرض کا یہ قاعدہ مقرر کیا ہے۔ کہ عامل ہر طرف سے اور ہر خیال سے یکسو ہو کر مریض پر توجہ کرے۔ اور یہ تصور کرے۔ کہ مریض کا مرض اس کی طرف منتقل ہو رہا ہے۔ چنانچہ پورے یکسوئی۔ توجہ اور زبردست قوت ارادی کے ساتھ عمل کرنے پر کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے مرض جو عامل کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ اسے عامل کسی دوسری طرف منتقل کر دیتا ہے۔

سلسلۂ قادریہ میں سلب مرض کا یہ دستور ہے۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک موزوں نام تجویز کر لیتے ہیں جیسے یا شافی اور پھر اس نام کی ضرب لگاتے ہیں۔ اور ازالہ مرض پر توجہ مبذول کر دیتے ہیں۔

بعض بزرگوں کا طریقہ یہ ہے کہ وہ ایک سفید رومال یا سفید چادر لے کر مریض کے پاس جاتے ہیں اور اپنی قوت ارادی کو ازالہ مرض پر پوری طرح صرف کر کے سفید رومال یا سفید چادر پر مرض کو اتار دیتے ہیں۔ پھر اس رومال یا چادر کو جلا دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔

دردوں کے لئے یہ مشہور طریقہ ہے اور اکثر لوگ اس عمل کو کرتے ہیں۔ بہت ہی کامیاب طریقہ ہے کہ عامل ایک پاک تختی پر رومال بچھائے۔ اور ایک کیل سے ابجد ہوز حطی لکھے مریض سے کہے کہ درد کی جگہ پر اپنی انگلی رکھے۔ اور زور سے دبائے۔ اس وقت عامل سورۂ فاتحہ پڑھ کر الف پر کیل رکھے۔ اور زور سے دبائے۔ اگر درد جاتا رہے تو خیر ورنہ دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر حرف ب پر کیل زور سے دبائے غرضیکہ جب تک درد نہ جائے۔ یہی عمل کرتا رہے۔ انشاءاللہ تمام حروف ختم ہونے سے پہلے درد جاتا رہے گا۔

بخار اتارنے کے لئے ایک صاف ستھرے پیالے میں پانی بھریں۔ چالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھیں اور اس پانی پر دم کریں۔ یہ تصور رکھیں کہ اس پانی سے بخار اتر جائے گا۔ اس کے بعد مریض کے منہ پر چھینٹے ماریں۔ اس تدبیر سے بخار اتر جائے گا۔ اگر نہ اترے۔ تو کم ضرور ہو جائے گا۔

چیچک کا مرض سلب کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک نیلا دھاگا لے کر سورۃ رحمٰن پڑھیں۔ اور جتنی دفعہ فبای الاء ربکما تکذبن آئے۔ اسے دھاگے میں گرہ لگا دیں۔ اور گرہ پر دم کریں۔ پھر اس دھاگے کو مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی کی کتاب درمنشور میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا مرقوم ہے۔ اَهْیَـا اَشْـرَاهیَـا۔ اگر کوئی عورت دردزہ میں مبتلا ہو۔ اور ولادت میں دشواری ہو۔ تو ایک کاغذ پر یہ آیتیں اور یہ عبارت لکھے۔ والقت مافیها وتخلت واذنت لربها وحقت اهیًا اشراهیًا۔ اس کاغذ کو بطور تعویذ کے ایک پاک کپڑے میں لپیٹ کر زچہ کے بائیں ران میں باندھیں۔ مشکل آسان ہوگی۔

☆☆☆

مجرب عمل ہمزاد (نورانی)

اس عمل کے لئے کوئی مہینہ دن، تاریخ مقرر نہیں ہے جب جی چاہے شروع کریں جو کوٹھڑی یا کمرہ پڑھنے کا مقرر کریں اس عمل کے دوران وہاں کوئی دوسرا فرد موجود نہ ہو۔

ایک پیالے میں تیل بھر کر اور روئی کی موٹی سی بتی ڈال کر چراغ روشن کر کے اپنی پشت پر رکھیں اور اپنے سایہ پر نظر جما کر ۳۸۲ مرتبہ یہ عمل قرآنی پڑھیں۔ جب رات خوب گزر جائے اور سونے کا وقت آجائے یہ عمل پرہیز کرنے کا ہے درج ذیل ہدایات پر عمل کریں۔

۱۔ ہر قسم کا گوشت چھوٹا ہو یا بڑا ہرگز نہ کھائیں
۲۔ گوشت سے تیار ہونے والی کوئی شے نہ کھائیں۔
۳۔ دودھ، لسی، مکھن، گھری، دہی پیاز لہسن وغیرہ کا پرہیز کریں۔
۴۔ مباشرت سے پرہیز کریں۔
۵۔ پاک صاف رہیں۔

صرف تین یوم یہ عمل کریں تیسرے دن، ہمزاد حاضر ہوگا اگر سوئے اتفاق حاضر نہ ہو تو

اور تین یوم کریں پس ۹ دن کی انتہا ہے۔ ایک خالی بوتل رکھیں جب ہمزاد حاضر ہو جائے اس سے کوئی بات نہ کریں بس اتنا کہیں کہ اے ہمزاد اس بوتل میں گھس جا وہ بوتل میں جائے گا آپ اسے مضبوط کارک سے بند کر دیں اور پھر اس سے کہیں کہ تم عہد کرو کہ جب میں بوقت ضرورت بلایا کروں گا تم آ جایا کرو گے اور اپنے بلانے کی ترکیب بھی بتا دو۔

ہمزاد عہد کرے گا اور اپنے بلانے کی ترکیب بھی بتائے گا اب آپ بوتل کا منہ کھولے گا اور وہ چلا جائے گا۔

(عمل ہمزاد یہ ہے)

عَزَّمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ الرواح بحق حضرت سليمان عليه السلام بن داؤد عليه السلام اَحْضَرُ وا حَضَرُوْا يَا قَوْمِ هُمْزَادِ حَاضِر شَوْد بِحَقِّ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

دوران عمل پرہیز میں بہت احتیاط کریں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

☆☆☆☆☆

کشف کا ایک اور طریقہ

اہل قبر کے سرہانے والی جانب دائیں طرف بیٹھ کر ۴۱ دفعہ سورۃ مزمل شریف بعد نماز پڑھا کریں انشاء اللہ اہل قبر سے ملاقات ہو جائے گی۔ جب تک ملاقات نہ ہو پڑھتے رہا کریں۔ پرہیز صرف گوشت کا کرنا ہوگا۔ اگر سرہانے والی جانب سے کوئی اشارہ نہ ہو تو پھر قبر کے پاؤں والی جانب۔

کھڑے ہو کر پڑھا کریں۔ اگر پھر بھی نہ ہو تو پھر قبر کے اوپر بیٹھ کر بھی کیا جاتا ہے مگر ایسا کرنا نہیں چاہیے اس لئے کہ اہل قبر کو قبر پر بیٹھنے پر جلالت آ جاتی ہے۔ مگر یہ عمل بہت ہی مشکل وقت میں کرنا چاہیے یا پھر کسی کامل ذات کی اجازت ہونی ضروری ہے۔ ورنہ نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

یہاں ایک اور طریقہ بیان کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ گیارہ دن ہر روز رات کو اہل قبر کے پاس مزار میں رہیں اور ہر روز کلمہ شریف کا ورد کریں۔ ان شاء اللہ گیارہ دنوں کے اندر اندر کام ہونے یا نہ ہونے کا اشارہ مل جائے گا۔ بفضل تعالیٰ۔

ایک کشف کا آسان طریقہ

بعد نماز فجر نماز سے فارغ ہو کر پہلے سورۃ فاتحہ ۳ تین بار پھر اخلاص تین بار پھر درود شریف تین بار پڑھ کر اہل قبر کو ایصال کریں پھر آنکھیں بند کر کے اپنے دل پر اسم اللہ ذات لکھا ہوا تصور کریں۔ پھر بکثرت اللہ ہو کا ذکر کریں۔ یہاں تک کہ غنودگی طاری ہو جائے۔ جب غنودگی طاری ہو جائے تو پھر اپنا مطلب دل میں بیان کریں طریقہ یہ ہے کہ پہلے صلی اللہ علیک یا محمد تین بار پڑھیں پھر اسلام علکم یا اہل قبروں کہیں پھر اپنا مطلب بیان کریں۔

یاد رہے کہ یہ عمل صرف کسی کامل ولی اللہ کی قبر پر کرنا ہوگا کسی اور پر نہیں کرنا ہوگا۔

کشف القبور دعوت روحانیات

یہ عمل گو میرا ذاتی تجربہ نہیں ہے۔ لیکن میرے استاد محترم نے مجھ کو عطا فرمایا تھا مگر

پہلے اتنا شعور نہ تھا کہ اس کا تجربہ سامنے آتا یہ میری بدقسمتی تھی لیکن مجھ کو میرے کئی استاد بھائی ملیں ہیں انہوں نے اس عمل کی بہت تعریف کی تھی پھر میں نے استاد صاحب سے دوبارہ رابطہ قائم کیا ازر انہوں نے مجھ کو لکھ دینے کی اجازت عطا فرمادی۔ جس وجہ سے لوگوں کے نذر کررہا ہوں اور ہوسکتا ہے کہ کسی کی دلچسپی کا باعث بن جائے۔

کشف القبور کے فائدے۔

۱۔ ہر مشکل کام کے لئے کرسکتے ہیں۔ آپ کو کام ہونے یا نہ ہونے کے لئے اشارہ مل جائے گا۔

۲۔ روحانیت حاصل کرنے والے سالکیں کے لئے بھی بہت ہی فائدہ مند ہوتا ہے۔ روحانی سالک کو تمام منازل طے کروادیتا ہے جو اس نے کی ہو۔

۳۔ اپنے عزیز یا کسی دوست کے حالات برزخ معلوم کرسکتے ہیں۔ لیکن راز فاش نہیں کرنا ہوگا۔ اگر راز آؤٹ کروگے تو خود ذمہ دار ہوں گے۔

۴۔ بذریعہ کشف آپ یہ بھی پتہ لگا سکتے ہیں کہ یہ قبر مسلمان کی ہے یا کہ غیر مسلم ہے۔

اس کے علاوہ اور بہت کچھ فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں۔ پہلے بھی ایک طریقہ لکھا ہوا ہے۔ وہ ذرا مشکل ہے یہ بہت آسان طریقہ ہے۔ کشف کرنے کا طریقہ

وقت تو بہتر رات تین بجے کا ہوتا ہے مگر اس عمل میں جس وقت کرنا چاہیں کرسکتے ہیں لیکن پھر بھی موزوں وقت بعد نماز عصر کا ہے۔ مغرب کا زوال ہونے سے پہلے تک یہ عمل کرسکتے ہیں۔

عمل کامیاب ہونے کی دلیل۔

جب آپ نے کشف کیا ہے تو آپ کو رونا آئے گا اگر رونا نہ آئے تو پھر خوف ہراس پیدا ہوگا یا خوشبو آئے گی۔ اس علامات کے بعد دل ہی دل میں جو بھی دعا مانگیں گے وہ پوری ہوگی یا کام کے ہونے کا اشارہ مل جائے گا۔

وضو کرنے کے بعد اہل قبر کے سرہانے والی جانب کھڑا ہوکر ۲ رکعت نماز نفل ادا کر یں۔ جس کا ثواب اہل قبر کو ایصال کریں بعد میں اذان فجر ادا کریں۔ پھر ۲ کعت نماز نفل ہل قبر کے لئے ادا کریں پھر آیۃ الکرسی ۱۰۱ دفعہ پڑھیں پھر درود شریف ابراہیم ۱۰۰ دفعہ پھر ان فجر ادا کریں پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ بعد میں التحیات ایک دفعہ سورہ فاتحہ یک دفعہ سورۃ اخلاص ۳ مرتبہ سورۂ کوثر ۳ مرتبہ آیۃ الکرسی ایک مرتبہ اس کا ثواب اہل قبر اور ضرت شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کو ایصال کریں پھر بعد میں مراقبہ کریں۔ یہ تمام عمل اہل قبر ے چہرہ انور کی طرف منہ کرکے کرنا ہے ایک دن کریں اگر کوئی جواب نہ ملے پھر دوسرے ن کریں اگر جواب نہ ملے تو پھر تیسرے دن پھر کریں۔ اگر تیسرے دن بھی کوئی جواب نہ ئے تو پھر آئندہ نوچندی جمعرات کو پھر دوبارہ کریں۔ بفضل تعالیٰ کام بن جائے گا۔

☆☆☆☆☆

استخارہ کی ترکیب

جب کوئی سخت مشکل پیش آئے یا شادی یا سفر یا کوئی کام کرے تو بے استخارہ کے ب کرے کیونکہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ سے اپنے کاموں میں اصلاح نہ لینا بدبختی اور کم نصیبی کی بات ہے۔"

جس کام کو استخارہ کر کے کیا جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ضرور کامیابی ہو گی اور پریشانی نہ اٹھانی پڑے گی۔ استخارہ کی چند آسان اور زود اثر ترکیبیں لکھی جاتی ہیں جن آسانی سے عمل کر سکے کرے۔

(۱)

استخارہ کی نیت کر کے دو رکعت نماز نفل بعد نماز عشاء کے پڑھے۔ اس کے بعد خو دل لگا کر یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔ (اگر زبانی یاد ہو تو بہتر ہے ورنہ دیکھ کر پڑھ لے) دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَآ اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ. اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَ اَمۡرِیۡ فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَةِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ ٥

دعا پڑھتے وقت جب اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ کے الفاظ پر پہنچے تو اس کام کو دھیان میں (تصور میں سوچے) لائے جس کام کے لئے استخارہ کیا ہے۔

اس سے فارغ ہونے کے بعد پاک صاف اور ستھرے بستر پر قبلہ کی طرف منہ کر کے باوضو سو جائے، اس طرح کہ سر شمال کی طرف ہو اور پاؤں جنوب کی طرف اور دائیں

روٹ قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے سونے کے بعد کروٹ بدل جائے تو کوئی حرج یں) جب سو کر اٹھے اس وقت جو بات دل میں مضبوطی سے آئے وہی بہتر ہے اسی کام کو رنا چاہئے۔ اگر ایک دن میں کچھ معلوم نہ ہو اور دل میں خلجان اور تردد (شک وشبہ) باقی ے تو پھر دوسری رات اسی طرح کرے انشاء اللہ العزیز سات روز کے اندر اندر اس کام کی ھلائی یا برائی (یعنی کام کرنے کا جذبہ یا نہ کرنے کی طرف طبیعت کا میلان ہوگا اگر کام کرنے کا جذبہ شدید ہے تو کام کر لے اور اگر شک وشبہ ہے تو نہ کرے) معلوم ہو جائے گی۔

(۲)

جب استخارہ کرنا ہو تو بعد نماز عشاء سب سے پہلے پاک کپڑے پہنے۔ پھر وضو کرے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے سیدھی (داہنی) کروٹ لیٹ جائے اور مندرجہ ذیل سورتیں حسب ترتیب ذیل پڑھے۔

(۱) سورۃ الشمس سات مرتبہ (۷، دفعہ) پارہ ۳۰۔ سورۂ والشمس یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالشَّمۡسِ وَضُحٰھَا وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰھَا وَالنَّھَارِ اِذَا جَلّٰھَا وَالَّیۡلِ اِذَا غۡشٰھَا وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰھَا وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰھَا وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰھَا فَاَلۡھَمَھَا جُوۡرَھَا وَتَقۡوٰھَا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰھَا وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰھَا کَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ طۡغٰوٰھَآ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰھَا فَقَالَ لَھُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰہِ نَاقَةَ اللّٰہِ وَسُقۡیٰھَا فَکَذَّبُوۡہُ عَقَرُوۡھَا فَدَمۡدَمَ عَلَیۡھِمۡ رَبُّھُمۡ بِذَنۡۢبِھِمۡ فَسَوّٰھَا وَلَا یَخَافُ عُقۡبٰھَا ٥

(۲) سورۃ اللیل سات مرتبہ (۷ دفعہ) پارہ ۳۰

سورۃ اللیل یہ ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰی وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالۡاُنۡثٰۤی اِنَّ سَعۡیَکُمۡ لَشَتّٰی فَاَمَّا مَنۡ اَعۡطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالۡحُسۡنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡیُسۡرٰی وَاَمَّا مَنۡ خِلَ وَاسۡتَغۡنٰی وَکَذَّبَ بِالۡحُسۡنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلۡعُسۡرٰی وَمَا یُغۡنِیۡ عَنۡہُ مَالُہٗۤ اِذَا

تَرَدّٰی اِنَّ عَلَیْنَا لَلْھُدٰی وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَۃَ وَالْاُوْلٰی فَاَنْذَرْتُکُمْ نَارًا تَلَظّٰی لَایَصْلٰھَآ اِلَّا الْاَشْقَی الَّذِیْ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَہٗ مِنْ نِّعْمَۃٍ تُجْزٰٓی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّہِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی o

(۳) سورۃ الاخلاص سات مرتبہ (سات دفعہ) پارہ ۳۰

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ o

(۴) سورۃ التین سات مرتبہ (۷ دفعہ)

سورۃ التین یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ وَھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰہُ اَسْفَلَ سَافِلِیْنَ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَھُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ

مندرجہ بالا سب سورتیں پڑھنے کے بعد عاجزی سے کہے۔

> ”اے میرے اللہ! مجھے میرے خواب میں وہ چیز دکھا دے اور میرے اس حال میں کشادگی فرما دے اور میں اپنی دعاء قبول ہونے کا حال معلوم کرلوں اور اس کام کے سرانجام ہونے کی تدبیر میرے دل میں ڈال دے۔“

انشاءاللہ العزیز اسی رات کو معلوم ہو جائے گا ورنہ اسی طرح دوسری رات کو عمل کر کے سوئے اگر مطلب حاصل ہو جائے ٹھیک ہے ورنہ اسی طرح تیسری رات کو بھی کرے۔ ساتویں رات تک انشاءاللہ تعالیٰ حل کھل جائے گا اور ساتویں رات سے آگے نہ بڑھے گا۔

(۳)

سب سے آسان استخارہ یہ ہے کہ بدھ، جمعرات اور جمعہ کی رات کو برابر عشاء کی نماز کے بعد سب کاموں سے فارغ ہو کر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تین سو مرتبہ پڑھ کر سورۂ

الم نشرح مع بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (پوری سورت) پارہ ۳۰ ستر مرتبہ پڑھے۔ سورۃ اَلَمْ نَشْرَحْ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ o

اور اپنے منہ اور سینہ پر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے کہ:

> ”فلاں کام میں جو ہونے والا ہے وہ مجھ کو خواب میں یا غنودگی میں کسی آواز دینے والے کی آواز سے معلوم کرا دے۔“

اس کے بعد یہ درود شریف ایک سو مرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَعْلُوْمٍ لَّکَ.

انشاءاللہ تعالیٰ تینوں راتوں میں سے کسی ایک رات میں مقصد حاصل ہو جائے گا۔

(۴)

پاک کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر باوضو اس نقش کو لکھ کر (اگر لکھنا نہ جانتا ہو تو کسی پڑھے لکھے آدمی سے لکھوا لے نقش لکھنے والا باوضو ہو) سر کے نیچے رکھ کر سو رہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ خواب میں ہر بات کا جواب ملے گا۔

نقش یہ ہے:

۷۸۶

۱	۸۸۳	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۸۸۲
۶	۹	۸۸۵	۳
۸۸۴	۴	۵	۰۱

بشارت

یہ عمل ایسا زبردست ہے کہ جس کے اثر کو کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ الا ماشاءاللہ۔ جس طرح زہر کا اثر رگ حیات منقطع کرنے اور کم سے کم قریب المرگ کرنے میں بے شک وشبہ دوا ہے۔ اسی طرح یہ عمل بھی اپنے اثر میں یقینی ہے۔ لیکن اس میں تھوڑا سا خرچ اور تکلیف ضرور ہے۔ اس عمل کو اگر بے اولاد کرے۔ تو صاحب اولاد ہوگا۔ بے روزگار کرے۔ تو روزگار ملے گا۔ اگر ترقی کا خواہاں ہو تو ترقی ہو کر رزق فراخ ہوگا۔ اگر شادی میں رکاوٹ ہے۔ تو شادی ہوگی۔ اگر لاعلاج مرض یا کسی ناکردہ گناہ مقدمہ میں گرفتار ہے۔ تو صحت اور کامیابی ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

ترکیب یہ ہے کہ عروج ماہ میں پانچ دن متواتر روزہ رکھیں۔ پہلے دن روزہ میں ایک سیر آٹے کی روٹیاں پکائیں۔ گوشت ترکاری کا کوئی وزن نہیں البتہ آٹا ٹھیک سیر بھر ہو۔ نماز عصر پڑھ کر مصلے سے نہ اٹھیں۔ اور اس آیت پاک کو تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ (اول آخر تین تین بار درود شریف ہو) فَبَشَّرْنَاهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ۔ ختم ہونے پر اگر افطار کا وقت باقی ہے تو اسی جگہ بیٹھے رہیں۔ افطار کے بعد نماز مغرب پڑھیں۔ اور اسی مصلے پر بیٹھے ہوئے کھانا سامنے رکھ کر فاتحہ دیں۔ اور اس کا ثواب بارواح حضرت اسحاق علیہ السلام پہنچا کر چھیانوے مرتبہ پڑھیں۔ فَبَشِّرْلِیْ یَابَشِیْرُ۔ پھر اپنے مطلب کے لئے خدا سے دعا کریں۔ (مطلب ایک ہی ہو) دوبارہ فاتحہ پڑھیں۔ اور خود اس کھانے کو سیر ہو کر کھائیں۔ بقایا گھر والے کھائیں۔ اگر زیادہ ہو تو دوسروں کو دے دیں۔ سحری کے وقت جو جی چاہے کھائیں۔ دوسرے دن سوا سیر آٹا ہو۔ اور بدستور عصر کی نماز پڑھ کر مصلے پر بیٹھے رہیں۔ لیکن آج چار سو چودہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ (درود شریف وہی تین تین بار ہو) فَبَشَّرْنَاهَا بِاِسْحٰقَ وَمِنْ وَّرَاءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ۔ آج ثواب حضرت یعقوب علیہ السلام کو پہنچا کر ستانوے مرتبہ وہی دعا تلاوت کریں۔ اور دعا مانگ کر حسب دستور کھائیں اور کھلائیں۔ تیسرے دن حسب دستور روزہ اور آٹا ڈیڑھ سیر اور سب کام بدستور

اور یہ دعا پانچ سو پندرہ مرتبہ یَازَکَرِیَّا اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلٰمِ نِ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ اور وہ دعا اٹھانوے (۹۸) مرتبہ پڑھیں۔ آج ثواب حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پہنچا کر باقی سب کام بدستور کریں۔ چوتھے دن آٹا پونے دو سیر اور سب کام بدستور۔ یہ آیت چھ سو سولہ مرتبہ پڑھیں اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يَا مَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ۔ آج ثواب بارواح حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہنچا کر اور دعا ننانوے (۹۹) بار پڑھ کر باقی سب کام بدستور۔ پانچویں دن دو سیر آٹا۔ اور یہ دعا سات سو مرتبہ پڑھیں۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْ بَعْدِي اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ اس کا ثواب بارواح خاص جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا کر وہ دعا بدستور سو بار اور سب کام بدستور۔ بس عمل ختم ہوا۔ خدا چاہے تو زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ میں غیب سے کامیابی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ ترکاری یا گوشت کی کوئی مقدار نہیں۔ اگر حتی الوسع عمدہ کھانا ہو۔ اس کھانے کو طہارت و پاکیزگی سے پکائیں کیونکہ ختم کا کھانا ہے۔ برتن بھی صاف و پاکیزہ ہوں۔ آپ اپنی جگہ سے نہ اٹھیں۔ بعد مغرب کھانا آپ کے پاس گھر والے رکھ دیا کریں۔ کوئی خاص مہینہ یا وقت مقرر نہیں۔ عروج ماہ ہو تو بہتر ہے۔ حالت اضطرار میں جب چاہیں کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

حب کا ایک روزہ عمل

شائقین حب کے تجربہ کے لئے ذیل کا ایک عمل پیش کیا جاتا ہے۔ جو مجھے معتبر طریقے سے ملا ہے اور صرف ایک رات کو کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس کو صرف اور صرف جائز مقاصد اور جائز محبت کیلئے کریں ورنہ سخت نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔

ترکیب: اتوار یا منگل کی رات کو آبادی سے دور چلے جائیں۔ جہاں کسی قسم کی آواز نہ پہنچ سکے۔ اگر قریب کسی درخت پر جانور ہوں۔ تو انہیں بھی اڑا دیا جائے اور ایک وسیع حصار اپنے اردگرد کھینچیں اور سورت اخلاص پڑھتے جائیں۔ پھر نماز عشاء وہاں ہی پڑھ دو نفل بہ نیت صلوۃ الحب ادا کریں۔ اور کھڑے ہو کر بڑی عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مطلوب کی تسخیر کی دعا مانگیں۔ اور کھڑے ہی کھڑے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آیت کریمہ اِنَّ ھُو لَا یُحِبُّوْنَ لَعَا جلاوید دون وراء ھُمْ یَوْما ثقیلا۔ دو تسبیح پڑھیں۔ اور لفظ عاجلا کو بسون ہمزہ عاجلَۃً پڑھیں۔ اور اس کے بعد دو زانو ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور دونوں پاؤں کو اس طرح بچھ کر بیٹھیں کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں ایک دوسرے پاؤں کی انگلیوں سے مل رہی ہوں۔ اور ایک مونج کی نالی سی لے کر اس پر اکتالیس (۴۱) گانٹھیں لگا لیں (یہ پہلے ہی عمل سے لگا لینی چاہئیں۔ اور جس طرف سے گانٹھیں لگائی گئی ہیں۔ اس طرف کو اپنی بائیں طرف رکھیں۔ اور آخری گانٹھ والے سرے کو دائیں طرف) جب ایک تسبیح پوری ہو تو ایک گانٹھ کھول دیا کریں۔ اسی طرح تمام تسبیحات ختم ہونے پر تمام گانٹھیں کھول دی جائیں۔ لیکن ترتیب وار۔

جب دو تسبیح ختم کر کے آپ بیٹھ جائیں۔ تو گیارہ دفعہ یہ موکل پڑھیں۔ یا بنی جبرئیل یا بنی میکائیل یا بنی اسرافیل یا بنی عزرائیل تورات موسیٰ انجیل عیسیٰ زبور داؤد و سلیمان فرقان محمدؐ بدوح موکل یا حیدر شاہ فوجو موکل فلانے شخص کو ستے کو جگا لیا بیٹھے کو اٹھا لیا۔ کھڑے کو ترا لیا۔ فوراً ڈنڈے مار کر حاضر کر دیا۔ حیدر شاہ فوجو موکل یا بدوح موکل۔

اس کے بعد باقی انتالیس (۳۹) تسبیحات پڑھیں اور پھر ۱۱ دفعہ یہ موکل پڑھیں۔ اور تصور کا ملاز رکھیں۔ اور ایک چلو پانی لے کر اس تصور کے منہ پر ماریں۔ اور حصار سے باہر آ کر اسی تصور کو سلام علیکم کہیں۔ اور پھر آتے ہوئے کسی درخت کو سلام علیکم کہہ دیں۔ اور خاموش آ کر سو رہیں اس کا کامل اثر ایک ہفتہ کے اندر اندر ظاہر ہو گا۔ اور محبوب بے قرار ہو کر آپ کے قدموں پر گرے گا۔

لوازمات: عمل میں چاند کے زند النور اور ناقص النور ہونے کی کوئی قید نہیں۔ ہر اتوار اور منگل کی رات کو کیا جا سکتا ہے۔ جس دن عمل شروع کرنا ہو۔ اسی دن رات کا کھانا نہ کھائیں اور اپنے پاس مونج کی ایک نالی اکتالیس گانٹھیں لگا کر لے جائیں۔ تسبیح ۴۱ دانوں کی ہو۔ اگر دوران عمل قے ہو جائے تو فوراً وضو کریں۔ اور پانی کافی اپنے پاس رکھیں۔ دوران عمل قے ہو جایا کرتی ہے۔ اس لئے پانی کافی مقدار میں رکھیں اگر دوران عمل میں موکل پڑھتے پڑھتے طبیعت پر زور پڑے تو فوراً پانی پر موکل پڑھ کر ان موکلوں کے منہ پر چھینٹے مارے اور کہو کہ چلو فلانے کو بے قرار کرو۔ اور حاضر کرو۔ دوران عمل میں آ کر کوئی ڈراوے تو اس سے ہرگز نہ گھبرائیے۔

برائے محبت زوجین

جن دو میاں بیوی کے درمیان مخالفت رہتی ہے خواہ وہ طبائع کے اختلاف کی وجہ سے ہو خواہ عورت یا مرد میں سے کوئی بدچلن ہو۔ خواہ خاندان کے جھگڑے کی وجہ سے ہو تو بدھ کے طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر عمل کرے۔ دو صورت موم کی بنائے۔ ایک عورت کی ایک مرد کی۔ مرد کے سینے پر نام معہ مادر عورت کا لکھوا اور عورت کے سینہ پر مرد کا نام معہ مادر سوئی سے لکھے۔ اور اس آیت کو سفید کاغذ پر لکھ کر دونوں صورتوں کے درمیان رکھے۔ صورتوں کے منہ ایک دوسرے سے مل جائیں۔ اوپر مرد کے عورت کے جسم کا کپڑا لپیٹ دیں۔ پھر اوپر عورت کے مرد کے جسم کا کوئی کپڑا لپیٹ دیں۔ اور انہیں میٹھے پھل دار درخت کی جڑوں میں دفن کر دیں۔ دفن کرتے وقت سورۃ اخلاص ۲۱ بار اول آخر درود شریف تین بار پڑھیں۔ اور دونوں کی محبت کے لئے خدا سے دعا کریں۔ انشاء اللہ بے پناہ محبت

پیدا ہوگی۔ جو مرد یا عورت کرائے۔ وہ عمل کو دفن کرے تو اچھا ہے۔ آیت یہ ہے۔

اِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَ اِنَّ اِنْشَاءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ.

عمل حل مشکلات

آدھی رات کو اُٹھ کر غسل کریں اور لباس پاک صاف معطر پہنیں۔ دو رکعت نماز نفل کی نیت باندھ کر ہر رکعت میں بعد الحمد شریف دس دس بار قل ہو اللہ پڑھیں۔ یعنی دونوں رکعت میں بیس مرتبہ پڑھنی ہوگی۔

بعد سلام کے ننگا سر کرلیں۔ اور اسم یا وہاب تین مرتبہ پڑھیں۔ اور کھڑے ہو کر انکساری کے ساتھ اپنے مقصد کی دعا کریں۔ دعا کے بعد پھر بیٹھ جائیں۔ اور اسی اسم یا وہاب کو چار سو بار پڑھیں جب تعداد ختم ہو جائے تو حسب سابق پھر کھڑے ہو کر بارگاہ پروردگار میں اپنے مقصد کے لئے دعا کریں بعد فراغت دعا پھر بیٹھ کر وہی اسم یا وہاب تین سو بیالیس مرتبہ پڑھیں۔ اور تعداد ختم کرنے پر سجدہ کریں۔ یعنی سجدہ میں ہی اپنے مقصد کی دعا کریں۔

اسی طرح تین دن کرنا ہوگا۔ یہ عمل صرف تین دن کا ہے۔ اول تو ایک یوم میں آپ اپنے مقصد کو پہنچیں گے۔ ورنہ تین دن میں انشاء اللہ ضرور اسماء باری تعالیٰ کا کرشمہ دیکھیں گے۔ جو صاحب اس عمل کو کریں وہ نتیجہ سے آگاہ کریں۔

ٹوٹکہ تپ کیلئے

خواہ تپ کسی قسم کا ہو۔ دور کرنے کے لئے اس عبارت کو لکھ کر مریض کے گلے میں باندھ دیں۔ یا مریض کو کھلا دیں۔ تپ کا نام و نشان نہ رہے گا۔ تپ اترنے پر حضرت شمس تبریزؒ کی حسب توفیق نیاز دیں۔ جو حضرات چلہ کرنا چاہیں تو تعداد سوا لکھ ہی ہے۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم للہ الرحمٰن الرحیم۔ الٰہی بحرمت شمس الدین تبریزؒ۔ ایں تپ بخاری بگریزی۔

والا نہ در گور قاضی رشوتی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

طب روحانی

ہر قسم کے بخار تیہ۔ چوتھیا اور باری کیلئے: تین عدد مغز بادام لے کر ہر ایک پر ۷۸۶ کا عدد لکھیں۔ اور مریض کو جب بخار ہوتا ہو۔ تو اس سے تین گھنٹے پہلے پہلا مغز بادام بخار والے کو دیں۔ پھر ایک گھنٹہ بعد دوسرا پھر وقت سے ذرا پہلے تیسرا بادام دیں۔ بس کافی ہے۔ بادام پر عدد لکھتے وقت منہ سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہیں۔ اعداد صبح طلوع آفتاب کے وقت لکھیں۔ پہلا بادام وہ ہے۔ جس پر پہلے ۷۸۶ لکھا۔ ترتیب کا خیال رکھیں۔ اجازت عام ہے۔

حمل نہ گرے: جس عورت کا حمل ساقط ہو جاتا ہو۔ تو اس عورت کا شوہر یہ عمل کرے۔ عورت کو زمین پر لٹا کر اپنی انگلی سے گیارہ مرتبہ یہ اسم پڑھ کر سینے سے مورے سیاہ تک حصار کردے۔ لیکن جب مہینے دو مہینے کا حمل ہو۔ تب یہ عمل کرنا چاہیے۔ اسم مذکور یَـا مُبْتَدِعُ ہے حمل ہرگز ساقط نہ ہوگا۔

رہائی از اعداء: جو شخص دشمنوں یا چوروں یا کسی مقدمہ بازی کی کارروائی میں پھنس جائے اور نکلنا چاہے۔ تو اپنے ناخنوں پر حرف ط لکھے۔ ایک سانس میں دس بار پڑھے پھر ایک ناخن پر لکھے۔ اسی طرح دسوں ناخنوں پر لکھے۔ عمل روزانہ تنہائی میں طلوع آفتاب کے وقت کیا کرے۔ درمیان میں قطعی نہ بولے۔ انشاء اللہ اسے کوئی تکلیف نہ دے سکے گا۔

ہر مشکل کے لئے محرب

یہ عمل بھی ہمارے آباؤ اجداد کا تجربہ شدہ ہے اور حضرت سیدنا اعجاز علی شاہ گیلانی سجادہ نشین حجرہ شاہ مقیم نے اپنے دست مبارک سے مجھ کو لکھ کر دیا تھا۔ اور اجازت بھی دی تھی۔ لکھ کر اپنے پاس رکھیں کام ہو جائے گا۔

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذو الفضل العظیم.

الٰہی بحق پیر و مرشد استاد حضرت بہاول فقیر بور کار مشکل توی دستگیر دم میراں لعل پاک

بہاول شیر قلندر پاک۔

نرینہ اولاد کے لئے

جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنی بیوی کے گلے میں نو ماہ رکھیں۔ پیدائش کے فوراً بعد اتار کر بچے کے گلے میں ڈال دیں۔ ۹ ماہ تک دافع اٹھرا گولیاں استعمال کریں اور نو ماہ تک یہ تعویذ بھی پئیں۔ ساتھ چھوٹا تعویذ کمر کے ساتھ رکھیں۔ گوشت استعمال کریں پورے نو ماہ تک کے لئے کسی فوتگی یا پیدائش والے گھر نہ جائیں۔

تعویذ یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

ھو ھو ھو ھو ھو

قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم

وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اجمعین

برحمتک یا ارحم الرحمٰن

کمر کے ساتھ یہ باندھیں۔ دردزہ کے وقت کمر کے ساتھ سے کھول دیں۔

مصیح و	مله	سبح
سحب	مطهرار	رحمة

کی تسخیر کے لئے مجرب ہے۔

عمل یہ ہے۔

اَللّٰہُ مُنَبرَّ قَلْبِیْ بے نورِ یا شوقے کا۔

سائنس اور نجوم

امریکہ کا ایک ریڈیو انجینئر ایچ۔ جی نیلسن اپنی تحقیقات کی بنا پر لکھتا ہے۔ کہ ارضی مقناطیسیت کا رقبہ کواکب کی حرکات سے ہمہ وقت متاثر ہوتا رہتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ ریڈیو میں خرابی یا رکاوٹ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب فضا میں تغیر پیدا ہوتا ہے۔ اور فضا میں تغیر اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب مشتری اور زحل مخصوص ارضی زاویے پر آجاتے ہیں۔ وہ ۹۰ یا ۱۸۰ درجہ پر ارضی فضا میں تغیر برپا کرتے ہیں۔ (باصطلاح نجوم دونوں تربیع یا مقابلہ پر ہوتے ہیں) اور جب ۶۰ یا ۲۰ زاویہ پر (یعنی تسدیس وتثلیث) میں ہوتے ہیں۔ تو ارضی فضا پرسکون اور ہموار رہتی ہے۔

نیلسن کی تحقیق ہے کہ ارضی مقناطیسیت کواکب کی حرکات سے متاثر ہوتی رہتی ہے اس امر کا ثبوت ہے کہ نجوم کا دائرہ بالکل صحیح اور مسلم الثبوت ہے۔ سائنسدان بالآخر علم نجوم کی حقیقت کا اعتراف کرلیں گے۔ ہزاروں سال پیشتر علم نجوم کے نظریہ کا انسان کو علم ہو چکا تھا۔ آخر اس وقت خدا نے ہی اپنے کسی برگزیدہ بندے کو یہ علم سکھایا ہوگا۔ تو یہ زمین پر پھیلا۔ ورنہ کیسے ممکن تھا کہ آدم کی رسائی کائنات کے اس علم تک ہو سکتی۔ جہاں آنکھ، عقل اور قیاس کی رسائی نہیں۔

سائنسدانوں کا نظریہ ہے کہ زلزلہ زمین کے مرکزی مادوں کی حرکت اور پھیلاؤ سے واقع ہوتا ہے۔ مگر پروفیسر جے ٹی سٹیٹ سن نے زلزلہ اور قمر کی تحقیقات پر ایک کتاب لکھی ہے۔ انہوں نے سابقہ ریکارڈ پیش کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ زلزلہ عین اس وقت سے چند گھنٹے بعد واقع ہوتا ہے جب قمر اس راستے سے گزرتا ہے۔ وہ ارضی فضا میں ایسے تغیر پیدا کرتا ہے۔ کہ زمین کے اندر کا مادہ اسے برداشت نہیں کرسکتا۔ اور زلزلہ واقع ہو جاتا ہے۔

یہ تو آپ جانتے ہونگے کہ الیکٹریکل ٹریٹ منٹ یعنی بجلی کے ذریعہ علاج بھی کیا جاتا ہے۔ اور دل و دماغ کو بجلی کے جھٹکوں سے متاثر کیا جاتا ہے۔ سائنسدانوں کے پاس اس امر کا ریکارڈ موجود ہے کہ وہ برقی لہریں جو انسانی ذہن کو مشتعل کرتی اور گرماتی رہتی ہیں۔ وہی

برقی لہریں ارضی مقناطیسیت میں بھی تغیر پیدا کرتی ہیں۔

آر۔ ایچ نائیلر نے لکھا ہے۔ کہ علم نجوم کا مطالعہ اور اس کی سائنس انسان کے مستقبل کے لئے بہترین رہنما ہے۔ میرے حلقہ کے اکثر سائینٹسٹ اور انجینئر اس امر کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ نجوم میں وہ حقائق موجود ہیں۔ جن کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے۔

آج کے دور میں اگر کینیڈی یا مسٹر میکملن قرضہ۔ اقتصادی پالیسی یا عالمی مارکیٹ کے لئے سوچ رہے ہیں تو کوئی بیرونی تاثر ایسا۔ ہے جس کے وہ معمول بنے ہوئے ہیں۔ میں برقی تقویم ۱۹۶۳ء میں مستقبل کی مالی سرد بازاری کو کواکب کے نظریہ سے لکھ چکا ہوں۔ اور آئندہ اثرات اقتصادی ہی ہیں جن پر سوچنا پڑے گا۔

☆☆☆☆☆

تفہیم تقویم

بدقسمتی سے ہمارے ملک میں سیارگاں کے حساب سے متعلق کوئی تقویم شائع نہیں ہوتی جس قدر جنتریاں نکلتی ہیں وہ محض تاریخیں اور سن تک منحصر ہوتی ہیں۔ باقی صفحات پرانے عام نجوم کے مضامین اور اشتہارات سے پر ہوتے ہیں۔ برقی تقویم ۱۹۵۹ء سے اسی ضرورت کو مدنظر رکھ کر مرتب کی گئی۔ کہ اپنے ملک کی اسی کمی کو حتی الامکان پورا کیا جائے۔ لہٰذ اسے ہر طرح سے مکمل کرنے اور سفید بنانے کی کوشش کی گئی۔ مگر بدقسمتی یہ کہ اپنے ملک میں اسے سمجھنے والے کم ہیں۔ وہ اسے ناقابل فہم اور مشکل قرار دیتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ قیمت زیادہ ہے۔ لیکن وہ لوگ جو اسے سمجھ چکے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ اور تمام جنتریاں بالکل بیکار ہیں۔ اور روزمرہ کی زندگی کیلئے کوئی مشورہ نہیں دیتیں۔ اس تقویم کے اہم مضامین اور اصطلاحات کو سمجھنا ضروری ہے۔ تا کہ جہاں تک ممکن ہو اس سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے۔

طالع معلوم کرنے کا قاعدہ ہمیشہ ۹ صفحہ پر دیا جاتا ہے۔ نام کے حرف اول سے تاریخ پیدائش سے شمسی طالع معلوم کرنا ہر شخص کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ تقویم میں سالانہ حالات اور بروج کی دیگر معلومات صرف اسی صورت میں کام دے سکتی ہیں جبکہ شمسی طالع معلوم ہو۔ جب آپ اپنا طالع معلوم کر لیں تو سالانہ حالات، کوائنی معلومات۔ گرہن کے اثرات۔ مالی حالات۔ پتھروں کا پہننا اپنے ستارہ کی رجعت واستقامت وغیرہ کے صفحات آپ کے لئے کارآمد ہو گئے۔

تحویل آفتاب: اس مضمون میں تحویل کا وقت اس لئے دیا جاتا ہے کہ نجومی لوگ سال بھر کے حالات اسی وقت سے مرتب کرتے ہیں۔ عامل لوگ تحویل کے عمل کرتے اور شرف آفتاب کے عمل کے لئے تیاری کرتے۔ لوحیں تیار کرواتے اور وقت شرف کا استخراج کرتے ہیں جو عین ۱۹ ویں دن ہوتا ہے۔

سن اور تاریخوں کے صفحات: یہ ۱۸ صفحہ سے ۲۱ صفحہ تک ہوتے ہیں۔ ان کو سمجھ

لینا تقویم کو اپنے روزمرہ کے کاموں کے لئے مفید بنا دیتا ہے۔ دائیں ہاتھ کا صفحہ سال بھر کی تاریخوں کے متعلق ہوتا ہے یہ عیسوی، ہجری اور بکرمی ہوتی ہیں۔ اس میں ایک کالم تہوار وفلکی یادداشت کا ہوتا ہے اس میں علاوہ تہواروں کے ستاروں کے شرف، زوال، ہبوط، رجعت واستقامت معہ اوقات درج ہوتے ہیں تیسرا کالم گذشتہ تاریخی واقعات سے متعلق ہوتا ہے۔ یہ حوالہ دینے کے لئے قائم کیا گیا ہے۔

بائیں ہاتھ کا صفحہ شمس وقمر کی رفتاروں سے متعلق ہوتا ہے اور بہت اہم صفحہ ہے۔ اس میں نو جدولیں ہوتی ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

شمس کی روزانہ رفتار کا درجہ اور برج ہوتا ہے ہندو جنتریاں والے اس یونانی حساب کی رفتار کو من شاکھا کے نام سے دیتے ہیں۔ اور اب بھارت گورنمنٹ نے اس حساب کو سرکاری طور پر منظور کرلیا ہے دیسی مہینوں کی تاریخیں اسی حساب سے رائج ہونگی۔

۳و۴ کالم قمر کے برج میں داخلہ اور وقت کے لئے ہیں۔ قمر ایک برج میں کم وبیش سوا دو دن رہتا ہے۔ مثلاً تقویم ۱۹۶۲ کے صفحہ ۱۹ پر جنوری کی پہلی تاریخ کو لکھا ہے کہ عقرب ۳/۱۲ اس کا مطلب یہ ہے کہ قمر برج عقرب میں ۳ بج کر ۱۲ منٹ پر داخل ہوگا۔ اس کا وقت اتنا وقف ختم ہوگا جب قمر اگلے برج میں داخل ہوگا۔

۶۵۵ نمبر کی جسعل منازل اور ان کے اوقات کے لئے ہے۔ قمر روزانہ ایک منزل طے کرتا ہے۔ ۲۸ منزلیں طے کرنے کے بعد پھر برج حمل میں داخل ہوتا ہے اور منزل اول شرطین میں حرکت کرتا ہے ایک برج میں قریباً سوا دو منزلیں ہوتی ہیں۔ ہر منزل اپنے اندر خاص تاثیر رکھتی ہے۔ دنیوی کام کرنے اور عملیات وطلسم تیار کرنے میں خاص تاثیر رکھتی ہیں۔ ان عملیات کی تفصیل ۱۹۶۲ کی تقویم میں دی گئی تھی۔ ۱۹۶۳ کی تقویم میں بھی طلاسم کی تفصیل ہوگی۔

ساتویں جدول تیسی قمر کی ہے۔ یہ ایک اجتماع سے دوسرے اجتماع تک کا عرصہ ہوتا ہے۔ چودہ تیسی نور قمر کی ہوتی ہیں۔ اور چودہ تاریکی قمر کی ہوتی ہیں۔ ان تاریخوں کے حساب سے ہی سورج اور چاند کے درمیانی فاصلے جانے جاسکتے ہیں اور دونوں میں مختلف

تعلقات انہی فاصلوں سے بنتے ہیں یہ تعلقات اگلی جدول میں دیئے گئے ہیں۔

آٹھویں جدول میں حالات قمر کے تحت چاند کے بارہ بروج میں گزرنے پر جن حالات سے وہ متاثر ہوتا ہے وہ دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل وتشریح تقویم میں معرفت تقویم کے ماتحت ہمیشہ وہی جاتی ہے۔ شرن، ہبوط، وربال، عروج، طرح، فرح استقبال و اجتماع اس جدول میں ہوتے ہیں اجتماع قران اور استقبال مقابلہ شمس وقمر کا نام ہے۔

نانویں جدول دنیوی کام کرنے یا نہ کرنے کے لئے کوکبی اثرات کے ماتحت تفصیل دی جاتی ہے یہ صحیح نتائج لاتی ہے۔ اس میں وہ مشورے ہوتے ہیں کہ کوئی شخص مفت رائے دینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ مگر اس کتاب میں ۳۶۵ دنوں کی تفصیل موجود ہے کہ یہ دن کن کاموں کے لئے سعد اور کن کاموں کے لئے نحس اور کن کے لئے محتاط رویہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔ زندگی کی کامیابی کے حصول اور نقصانات سے بچنے کے لئے یہ ایک بہتر طریقہ ہے۔

کسی شخص نے مجھ سے سوال کیا کہ بعض دن سعد اور بعض دن نحس ہیں یہ ہر شخص کے لئے کیسے ممکن ہے میں نے کہا۔ کہ تقویم میں دن کی فضا اور رو کو لکھا جاتا ہے ہر شخص اپنی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق اس سے متاثر ہوتا ہے۔ جیسے بارش ہو رہی ہو تو کوئی بھیگ رہا ہے کوئی ذرا محفوظ طریقہ اختیار کر کے چھتری یا برساتی لے کر جا رہا ہے کوئی کار میں جا رہا ہے کوئی کسی محفوظ مکان کے اندر بیٹھا بارش کے تمام اثرات سے محفوظ ہے عین اسی طرح جب دن نحس ہوتا ہے تو کوئی زیادہ نقصان اٹھاتا ہے کوئی کم کوئی محفوظ رہتا ہے۔ یہ سب ہر شخص کے ذاتی زائچہ کی قوت پر منحصر ہوتا ہے۔ بارش سے کسی شخص سے محفوظ رہنے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ بارش نہیں ہو رہی۔ اسی طرح نحس دن میں کسی کے نقصان سے بچ جانے کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ دن سعد ہو گیا۔ اس لئے اثر کو ذہن میں رکھ کر کام کرنے چاہئیں۔ جیسے بارش میں ضروری کام سرانجام دینے کے لئے بارش سے بچ کر جانے کے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اسی طرح نحس وقت میں احتیاط ضروری ہے۔

☆☆☆☆☆

بَیْتُ الطَّالِعْ

اگر آپ کا اپنا زائچہ پیدائش موجود ہے۔ تو اس کا پہلا گھر بیت الطالع کہلاتا ہے یہ جس برج سے متعلق ہے۔ وہ آپ کا طالع ظاہر کرتا ہے۔ اس برج کا مالک کوکب آپ کا ستار ہے۔ خواہ وہ اپنے برج میں واقع ہو یا نہ ہو۔ اگر اس برج میں پیدائش کے وقت کوئی ایک یا ایک سے زیادہ کواکب ہوں۔ تو وہ آپ کے طالع کے احکام پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

مثلاً کسی شخص کے زائچہ کے پہلے گھر پر برج جوزا ہو۔ تو اس کا ستارہ عطارد ہوگا۔ خوا وہ اس وقت برج جوزا کے اندر واقع ہو یا نہ ہو۔ اور اگر اس وقت برج جوزا کے اندر کوئی ستارہ ہو تو ہم قابض کوکب کا نام دیں گے۔ اور عطارد کو حاکم کوکب کا نام دیں گے۔

یہ یاد رکھیئے کہ زائچہ کا پہلا گھر ذاتی وجاہت، صحت، طبع، ظاہری حالت، کریکٹر او اظہار زندگی پر دلالت کرتا ہے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ دوسروں کو کیسے لگتے ہیں۔ اور جو ستارہ اس گھر کے اندر ہوگا۔ وہ اسی نظریہ سے اپنی قوت کا اظہار کریگا۔ یہ گھر جسم انسانی میں سر اور چہرہ سے متعلق ہے۔ اگر اس گھر میں نحس کواکب ہوں۔ تو صاحب زائچہ کے چہر پر اپنا منسوبی اثر چھوڑیں گے۔ مثلاً مریخ طالع میں ہو تو چہرہ پر واقع یا زخم کا نشان وغیرہ ہوتا ہے۔ اگر اس گھر میں کوئی کوکب رجعت میں ہو۔ تو اس شخص کی زندگی کے معاملات جو وہ کسی وقت بھی شروع کرے۔ کبھی اختتام تک نہیں پہنچتے۔ اگر اس گھر میں سعد ستارہ ہو۔ مثل مشتری۔ تو آدمی چہرہ سے باوقار اور شریف معلوم ہوتا ہے۔ اور خوش قسمت ہوتا ہے۔

ہر کوکب کی خاصیت مندرجہ ذیل ہے۔

شمس۔ پہلے گھر میں چہرہ پر وقار اور تمکنت دیتا ہے۔ ایسا آدمی جاہ منصب ہوتا ہے۔

قمر۔ اس شخص کی طبع سفر پر مائل ہوتی ہے۔ وہ قمر کی منسوبات کی چیزوں کو پسند کرنے وا ہوتا ہے۔ اور انہی سے فائدہ حاصل کرتا ہے۔

عطارد۔ پہلے گھر میں ہو تو ایسے شخص میں دماغی قوتوں۔ فراست اور حاضر جوابی کی قوتوں کا اظہار کرتا ہے جو عام آدمیوں سے زیادہ ہوتی ہیں۔

ہرہ اگر یہ پہلے گھر میں ہو۔ تو خوش قسمتی اور خوبصورتی دیتا ہے۔ سوشل حلقہ میں کامیابیاں اس شخص کی قسمت کا حصہ ہوتی ہیں۔

ریخ۔ پہلے گھر میں ہو تو جرأت اور دلیری کی قوت دیتا ہے۔

شتری۔ پہلے گھر میں کاروبار میں کامیابیاں لاتا ہے۔ دوسروں سے بات منوانے کی قابلیت ہوتی ہے۔

حل۔ غیر معمولی محتاط اور انفرادیت کا اظہار کرتا ہے۔

ورنس۔ بدعقیدگی۔ سائنٹیفک نظریہ۔ انوکھا پن اور قیاسی طبع ہوتا ہے۔

چون۔ فریب اور دغا کے خیالات پیدا کرتا ہے۔ پلوٹو کے اثرات یورنس ونپ چون کے مشترکہ ہوتے ہیں۔

عمر طبعی معلوم کرنے کا طریقہ

یہ قاعدہ صرف وہاں کام دے گا جہاں نام کے حروف اور والدہ کے نام کے حروف برابر ہوں گے اگر کسی کے نام کے حروف اور اس کی والدہ کے حروف برابر نہیں ہیں تو یہ قاعدہ کام نہیں دے گا اور نہ ہی مستورات کی عمر طبعی معلوم ہو سکے گی۔ چاہے ان کے نام کے حروف اور ان کی ماں کے نام کے حروف برابر برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

طریقہ یہ ہے کہ جس کی عمر طبعی معلوم کرنا ہو اس کے نام کے حروف ملفوظی کر لیں اور اس کی والدہ کے نام کے حروف بھی ملفوظی کر لیں۔ ب۔ ت۔ ث وغیرہ میں الف کے ساتھ ساتھ ئ بھی لگا دیں یعنی بائے تائے۔ ثائے وغیرہ اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ملفوظی کر لینے کے بعد بھی اسی کے نام کے حروف اور اس کی والدہ کے نام کے حروف برابر برابر رہیں گے کیونکہ اس طرح کرنے سے الف تا یائے ہر ملفوظی حرف کی تعداد تین ہو جائے گی اب اس کے نام کے حروف ملفوظی کی ایک لائن چاہے اوپر کے نیچے چاہے دائیں سے بائیں ترتیب دے لیں اور دوسری لائن اس کی ماں کے نام کے حروف ملفوظی کی اس کے آگے لکھ دیں۔

جب یہ ترتیب مکمل ہو جائے تو ہر حرف کا برج نمبر اس کے ساتھ لگا دیں پھر دونوں

بروج یعنی اس کے نام اور اس کے والدہ کے نام کا برج آپس میں جمع کر دیں حاصل جمع سے جو برج برآمد ہو وہ ایک علیحدہ لائن میں لکھ دیں۔

اب برآمد شدہ بروج کی جو میزان ہوگی وہ اس کی عمر طبعی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بروج کے حروف

حمل۔ ا ل ع	میزان۔ ر ت ط
ثور۔ ب و	عقرب۔ ن ی
جوزا۔ ق ک	قوس۔ ف
سرطان۔ ح ہ ڈ	جدی۔ ج خ غ ذ ز ض ظ
اسد۔ م ٹ	دلو۔ ث س ص
سنبلہ۔ پ ش	حوت۔ د چ

مثال: سرکار دوعالم اسم گرامی محمد۔ والدہ ماجدہ کا اسم گرامی آمنہ

حضور کا اسم ملفوظی معہ والدہ الگ الگ

نمبر برج	نمبر جمع بروج	نمبر بروج	نمبر جمع میازن
۵۔ م ۱۱	۶	۵۔ م ن ۸	-
۸۔ ی ل ۱	۹	۸۔ ی و ۲	-
۵۔ م ف ۹	۳	۵۔ م ن ۸	-
۴۔ ح م ۵	۹	۱۲۔ و ۴۵	-
۱۔ ا ی ۸	۹	۱۔ ا ۱۔۱	-
۸۔ ے م ۵	۱	۱۔ ل ے ۸	-

میزان کل ۶۳
محمد لعل

☆☆☆

قمری دنوں کے اثرات اور ان کے طلاسم

۱۹۶۲ء میں منازل قمر کے متعلقہ اعمال دیئے گئے تھے اب تقدیم ۱۹۶۳ میں دنوں ے متعلقہ وہ طلسم دیئے گئے ہیں۔ جو آپ کو کسی کتاب میں نہ مل سکیں گے یہ باب تصحف قمر کا ے۔ اس میں سے مختصر چند اولین جدلوں کے اثرات بیان کئے جاتے ہیں یاد رہے کہ برقی قویم میں منازل قمر کا صحیح وقت ابتدا و اختتام گھنٹے منٹوں میں مروجہ سٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق یا جاتا ہے۔ قمری دن سے مراد تیسیِ قمر ہے۔ یہ ۲۸ دن ہوتے ہیں۔ شمس و قمر کے اجتماع کے عد یہ دن شروع ہو جاتے ہیں اسی دن یا ایک دن بعد نیا چاند نظر آتا ہے۔

پہلا قمری دن: یہ شمس کے ماتحت ہوتا ہے برج اسد والوں کے موافق ہوتا ہے اس ن اگر کوئی طلسم یا لوح کسی دشمن یا مخالف کی تباہی کے لئے تیار کی جائے۔ تو وہ فوراً کام کرتی ے۔ طریقہ یہ ہے۔ ایک لوہے کی انگوٹھی ساعت مریخ میں تیار کروائیں۔ اس پر ایک کالے آدی کی تصویر بنائیں۔ جس کے جسم پر بالوں والی کھال کی قمیض ہو اور کمر پر پٹی بندھی ہو۔ اب اسے حفاظت سے رکھ چھوڑیں۔ جب ضرورت ہو تو اس کو لٹکا کر سلاجیت کی دھونی اور گری پہنچائیں جس مخالف یا مخالفت کرنے والے کا تصور کریں گے۔ اس پر ناقابل بیان ناموافق اثر پڑے گا۔

دوسرا قمری دن: یہ دن مریخ کے ماتحت ہے۔ اگر یہ منگل ہے جو خود بھی مریخ کا دن ہے تو اس دن اگر اپریشن کرایا جائے تو کامیاب رہے گا۔ وہ لوگ جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ کسی اثر شخصیت یا کسی شخص سے اپنے بگڑے ہوئے تعلقات دوبارہ استوار کریں۔ یا جو حاکم ے غصہ کو ختم کرنا چاہتے ہوں۔ یا اس کے عتاب سے بچنا چاہتے ہوں۔ تو وہ ایک تصویر موم اور مصطگی سے بنائے جو تاجدار بادشاہ کی ہو۔ جب تیار ہو تو اس کے اندر صمغ عربی اور ایلوا کی دھونی بند کر دے۔ اور اس کو سرخ کاغذ یا سلک کے کپڑے میں لپیٹ دے۔ اور حفاظت ے رکھ چھوڑے۔ جب ضرورت پڑے۔ ساتھ لے کر جائے۔

تیسرا قمری دن: یہ دن مشتری کے ماتحت ہے۔ اگر یہ جمعرات ہو تو بہت بہتر۔ اس

دن طلسم بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ چاندی کی انگوٹھی بنائے جس کا نگ چوکور ہو۔ اس پر [illegible] خوش لباس عورت کی تصویر کندہ کرائے۔ جو ایک کرسی پر بیٹھی ہو۔ تیاری کے بعد [illegible] کافور سے معطر کرے اور اسی کی دھونی دے یہ انگشتری جس شخص کے ہاتھ میں ہوگی [illegible] کے ہر شعبہ میں خوش بختی اس کے قدم چومے گی۔ جس کام میں ہاتھ ڈالے گا۔ [illegible] رہے گا۔

باقی دنوں کے اثرات کے لئے برقی تقویم ۱۹۶۳ء کا مطالعہ کریں ان میں [illegible] ایک ایسا نادر تحفہ آپ کو ملے گا۔ جس کی زندگی بھر خواہش رہی ہو۔

☆☆☆

علم النفس

اجرام فلکی کا انسانی سانس پر اثر

موجودات عالم میں انسان کا مادی جسم اور چیزوں کی طرح اجرام فلکی سے [illegible] متاثر ہوتا ہے کیونکہ اس پر ہر طرف سے فلکی شعاعوں کی کرنیں پڑتی ہیں۔ ہمارے [illegible] کل حالتیں دراصل اجرام فلکی کی شعاعوں اور دل کا نتیجہ ہیں۔ جن میں سورج کا خاص [illegible] ہمارے نظام عصبی اور حواس خمسہ سے ہے جس کا صدر مقام دماغ ہے۔ شمسی اثرات [illegible] ہی ہمارا نسوں کا جال فرائض منصبی انجام دیتا ہے۔ ان نسوں سے دل و دماغ طاقت [illegible] ہیں۔ جن کا فلکی نمائندہ قمر ہے۔ علم ہیئت میں کل جسمانی مظاہر کا مبدار شمس بتایا گیا [illegible] ایک جانب تو وجود انسانی میں شکل وصورت۔ خدوخال۔ مزاج اور مذاق وغیرہ کی [illegible] قائم کرتا ہے۔ دوسری جانب خوراک اور آب وہوا وغیرہ کا امتیاز پیدا کر کے من کی [illegible] پیدا کرتا ہے۔ یہ قمر کا عملی ثبوت ہے۔ اس ثبوت و دلائل میں اسی طرح اور اجرام [illegible] طور پر زمین اور اس کی چیزوں کے ایک ایک ذرہ کو بذریعہ کشش مادی اپنے عمل اور [illegible] کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

سانس کی اقسام

[illegible] سانس جس کی آمد و رفت پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے۔ ہمیشہ ناک کے دونوں [illegible] سے کم وبیش حالت میں جاری رہتا ہے۔ اس علم کی تین قسمیں کی گئی ہیں۔ اس عمل [illegible] وقت دونوں نتھنوں سے بھی مساوی زور کے ساتھ سانس کی آمد و رفت جاری ہو [illegible]۔ لیکن یہ آمد و رفت شاذ و نادر واقع ہوتی ہے۔ اور یہ سانس اس وقت تک جاری [illegible]۔ جب تک کہ سانس تبدیل نہ ہو۔

[illegible] سانس جو انسان کے دونوں نتھنوں سے ہر وقت نکلتا اور اندر جاتا رہتا ہے۔ وہ ہمیشہ [illegible] حالت میں نہیں ہوتا۔ کبھی ایک نتھنے سے سانس چلنے لگتی ہے۔ کبھی دوسرے نتھنے [illegible] لگتی ہے۔ اس میں قدرتاً ایک مقررہ وقفہ کے بعد تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔ جب [illegible] ایک نتھنے سے زیادہ چلتی ہے اور دوسرے سے کم۔ یا جب ایک نتھنے میں ہوا کا بہاؤ [illegible] نتھنے کے مقابلہ میں تیز ہوتا ہے تو اس حالت میں کہا جاتا ہے۔ کہ اس وقت فلاں [illegible] جاری ہے۔ اگر چند روز تنفس کی آمد و رفت پر غور کیا جائے۔ تو نتھنوں کے قریب انگلیوں [illegible] ہی یہ معلوم ہونے لگتا ہے کہ کون سے نتھنے سے کس وقت زیادہ زور کے ساتھ [illegible] چلتی ہے۔ جب سانس ایک نتھنے سے دوسرے نتھنے میں تبدیل ہوتی ہے۔ تو اس [illegible] منٹ تک دونوں نتھنوں سے سانس جاری رہتا ہے۔ حتیٰ کہ تھوڑی دیر کے بعد ایک [illegible] میں اس کا بہاؤ تیز ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک نتھنے سے دوسرے [illegible] میں سانس کی تبدیلی صرف چند مرتبہ ایک نتھنے سے سانس چلتی ہے اور چند مرتبہ [illegible] نتھنے سے چلنے لگتی ہے۔ اس کے بعد پھر اول الذکر سے اور بعدہٗ دوسرے سے چلنے [illegible]۔ یہاں تک کہ پانچ یا دس منٹ کے اندر اندر سانس کی آمد و رفت میں ایک ضبط [illegible] ہو جاتا ہے۔

سانس کی رفتار

علم النفس کے ماہرین نے نفس انسانی کی تین قسمیں بیان کی ہیں جن میں ایک شمسی۔ دوسرا قمری۔ تیسرا عطاردی۔ وہ سانس جو دائیں نتھنے سے چلتا ہے۔ شمسی کہلاتا ہے نفس کا علاقہ رگ آفتابی سے متعلق ہے۔ جب سانس دائیں نتھنے سے جاری ہوتا ہے تو اس وقت شمسی سانس جاری ہے۔ سانس کی یہ رو گرم ہوتی ہے۔ اور جب سانس بائیں نتھنے سے جاری ہوتا ہے تو قمری کہلاتا ہے نفس کا یہ علاقہ رگِ ماہتابی سے متعلق ہے۔ کیونکہ جسم کا بایاں حصہ قمری رو یے سانس کی یہ رو سرد ہوتی ہے۔ گویا جسم انسانی کے اندر گرم اور سرد رو باری باری جاری ہوتی ہے جب یہ رو دوسرے حصہ میں تبدیل ہونے والی ہوتی ہے تو اس وقت دونوں نتھنوں سے سانس جاری ہوتا ہے۔ اور مساوی زور کے ساتھ چلتا ہے۔ اس حالت میں عطاردی رگ لطیف کام کرتا ہے۔ اسے مشترک رو بھی کہتے ہیں یہ اس وقت تک جاری رہتا ہے۔ جب تک سانس کی رو دائیں سے بائیں یا بائیں سے دائیں تبدیل نہ ہو۔

رگوں کا اثر

قمری سانس میں اگر نیک کام کئے جائیں۔ تو ان میں کامیابی ہوتی ہے۔ اس رگ سے بائیں جانب اوپر اور آگے کی طرف حفاظت ہوتی ہے۔ رگِ آفتابی جاری ہو تو خراب کاموں میں کامیابی کا باعث بنتی ہے۔ یہ جنوب اور مغرب کی پاسباں اور دائیں جانب پیچھے اور نیچے کی طرف محافظ ہوتی ہے۔ اور جب مشترک سانس جاری ہوتا ہے تو دعاؤں اور بددعاؤں کے لئے خاص تعلق رکھتا ہے۔

رگوں کا مقام

رگ ماہتابی ریڑھ کے بائیں جانب جھکی ہوتی ہے۔ رگ آفتابی ریڑھ کی ہڈی کی دائیں جانب جھکی ہوتی ہے۔ اس کی شکلی صورت سے ملتی ہے رگ لطیف یعنی مشترک رو سے

تعلقہ رگ ریڑھ ہڈی کے اندر واقع ہوتی ہے۔ یہ آگ اور موت سے متعلقہے۔ اس رگ کے سبب سے قسم قسم کی مصیبتوں اور ناکامیوں کا ظہور ہوتا ہے۔ ماہتابی سانس کے وقت جسم ں ٹھنڈک پہنچتی ہے اس وقت ہی سردی سے جسم میں ٹھنڈک ہے آفتابی سانس سے جسم گرم و جاتا ہے۔ اندر حرارت بڑھ جاتی ہے۔ بخار کے حملے عین اسی ساعت ہوتے ہیں۔ جب سانس کے اس مقررہ نظام میں فرق آجاتا ہے تو متواتر دونوں طرف سے جاری ہوتا ہے اور انسان مریض ہو جاتا ہے جب تک صحت نہ ہو۔ سانس درست نہیں ہوتا۔ جب تک سانس رست نہ ہو۔ صحت نہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

شرف مشتری

ہر کوکب کی قوت الگ الگ ہوتی ہے۔ ان میں سے مشتری مال و دولت مالی وسعت اور مال ترقیوں کا حاکم ہے۔ اسے ہر بارہ تیرہ سال بعد شرف ہوتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے انتہائی بدقسمت ہو۔ اس کی اس بدقسمتی کو بدلنا چاہیں۔ تو کافی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص اس انتظار میں ہو۔ کہ اس کا معمہ یا کسی جگہ سے اچانک روپیہ ملے۔ اور وہ اس انتظار میں تھک چکا ہو۔ تو اس کی اس خواہش کو مشتری کی طاقت اللہ کے حکم سے مدد دے سکتی ہے۔ اگر کوئی شخص مدتوں قرض میں گرفتار ہو۔ باوجود آمدن رکھنے کے ہمیشہ مبتلائے فکر و افلاس رہے۔ تو سوائے مشتری کی قوتوں کے اور کسی کوکب کی قوت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اگر کوئی شخص اتنا بدقسمت ہے کہ وہ خود تو کما نہیں سکتا۔ لیکن باپ دادا کی جائیداد برباد کر رہا ہے۔ یا کسی پر ایسی مالی مصیبت آگئی ہے۔ کہ جائیداد ہاتھ سے نکل جانے کا احتمال ہے۔ یا کوئی ایسی جائیداد یا کاروبار کا مالک ہے۔ کہ روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ بالکل اسی طرح کہ جس زمیندار کے پاس زمین ہو۔ مگر بیج نہ ہو۔ تو زمین اسے آمدن نہ دے گی۔ اسی طرح وہ جائیداد کے فائدہ سے محروم ہے۔ تو ہمیں مشتری کی طاقتوں سے مادہ مہیا کرنا ہوگا۔

جس طرح سونا تمام دھاتوں میں قیمتی ہے۔ امیر آدمی کی جیب میں ڈال دیں۔ تو اسے خوشی دے گا اور غریب آدمی کی جیب میں ڈال دیں۔ تو اسے خوشی دے گا۔ اور دونوں اس کے فروخت سے یکساں مال حاصل کریں گے۔ اسی طرح مشتری سونا لانے کا سبب ہے۔ وہ سبب جس شخص کے ہاتھ میں ہوگا خواہ غریب ہو یا امیر۔ وہ اس سے یکساں فائدہ اٹھائے گا۔ گویا یہ ایک کیمیا کا نسخہ ہے۔ جس کے ہاتھ لگ گیا۔ وہ اس سے مال و دولت کثیر پائے گا۔

اللہ پاک نے جو مسبب الاسباب ہے۔ اس عالم سفلی کو عالم اسباب قرار دیا ہے۔ لہذا جب تک مناسب سبب اختیار نہیں کیا جاتا۔ اس کا فائدہ نہیں ہوتا۔ مثلاً ملازمت نہ کریں گے یا کاروبار نہ کریں گے۔ تو اس سے جو مالی منافع وابستہ ہے وہ نہ ملے گا۔ اس عالم اسباب میں ظہور اسباب وحدوث وحوادث کو بمقتضائے آبائے علوی گردانا گیا ہے۔ کیونکہ اللہ پاک نے فرمایا ہے۔ والنجوم مسخراتٍ بامرہٖ ۔ یہ کواکب اللہ کے خاص امر کے پابند ہیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ان کے اندر کچھ خاص اثرات ہوتے ہیں۔ جب اثر ہی نہ ہو۔ تو مسخر ہونے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ علمائے روحانیت نے کواکب کی تاثیرات معلوم کیں۔ کہ کس کوکب میں اللہ نے کس قوت کا امر ڈالا ہے۔ تو مشتری کوکب مال و دولت گردانا گیا۔ لہٰذا ضرورت مال میں جب گردش فلکی میں وضع کواکب کو اس امر کا مقتضی دیکھتے ہیں تو اس خاص وقت میں مادہ مہیا کر کے اس پر پورا پورا اثر آبائے علوی کا اتار لیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ آثار قدرت کاملہ الٰہیہ سے ظہور اثر کا سبب ہو جاتا ہے۔

تمام افراد کی زندگی میں خوب کامیاب ہوں یا امیر روپیہ اہم پارٹ ادا کرتا ہے غریب کو روپیہ اگر گھریلو ضروریات اور بسر اوقات کے لئے ضروری ہے۔ تو امیر کو اس لئے ضرورت ہے۔ کہ وہ اس سے اسباب معیشت اور راحت تیار کرے۔ لہٰذا سوائے بندگان خدا کے جنہوں نے اپنی زندگیاں اللہ کے لئے وقف کر دی ہیں۔ روپیہ قاضی الحاجات کا درجہ رکھتا ہے۔ اگر یہ کہہ دیں کہ ساری دنیا مال کے گرم گھوم رہی ہے تو بجا ہوگا۔

بعض آدمیوں کا قسمت پر یقین ہوتا ہے۔ اور بعض کا نہیں۔ جن لوگوں کا قسمت پر یقین نہیں ہوتا۔ وہ بھی خوش قسمتی کے الفاظ کا استعمال ضرور کرتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا آدمی نہیں۔ جو بدقسمتی کا طالب ہو۔ یا اپنے متعلق بری خبریں سننا پسند کرے۔ ہر شخص کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ خوش قسمت ہو۔ اور خوش قسمت ہونے کا ایک ہی مطلب لیا جاتا ہے کہ امیر ہو۔ مال و دولت والا ہو۔ کافی آمدنی ہو۔ خواہ وہ آمدن ذاتی کام یا کاروبار سے ہو یا علاوہ ذرائع آمدن کے ہو۔ سب خوش قسمتی کے تحت سمجھے جاتے ہیں۔

جب کوئی شخص اس امر کا طالب ہوتا ہے۔ کہ وہ خوش قسمت ہو۔ تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مالی مفاد زیادہ سے زیادہ اسے ملے۔ انسانی زندگی سراسر خوش قسمتی اور بدقسمتی

دونوں طاقتوں سے نبرد آزما رہتی ہے۔

میرا ایمان ہے کہ خوش قسمتی ایک ایسی خواہش ہے۔ جس پر زندگی کی خوش امیدی اور خوشیاں وابستہ ہوتی ہیں۔ اور خوش امیدی ہی ایک ایسی قوت اور ایک ایسا ذریعہ ہے۔ جو بدقسمتی کی قوت کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ جب کسی شخص سے نقصانات ناموزوں فیصلے اور غلط اقدامات ہوں تو وہ سمجھ لے کہ بدقسمتی کے ماتحت ہے اور اس نے خوش امیدی کے نظریہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو وقتی قسمت کے حالات کے سپرد کر دیا ہے۔ اور نامساعت حالات کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔

سب سے پہلے یہ بتاؤں گا۔ کہ خوش قسمتی کیا ہے۔ جو خوش امیدی کی جان ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی ایسا خارجی اثر ظاہر ہو۔ جس سے مال و دولت سعی سے یا بغیر کسی سعی و جدوجہد کے اور بغیر قابل تحقیق اسباب کے حاصل ہو جائے۔ دور جدید میں ضروریات زندگی اس قدر بڑھ گئی ہیں اور طرز زندگی اس ڈھب پر آ گئی ہے کہ ہر شخص یہ خواہش رکھتا ہے کہ سٹہ۔ ریس۔ لاٹری۔ بانڈ۔ پولز وغیرہ کی سکیموں پر بھی توجہ ڈالے تا کہ دولت مند بن جائے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ موجودہ زمانہ نے یہ سب ذرائع مہیا کئے ہیں۔ گورنمنٹ نے بھی مہیا کئے ہیں۔

یہ یاد رکھئے کہ بہت کم بچے ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے منہ میں سونے کا چمچ لگ جاتا ہے۔ اور بہت کم ایسے لوگ ہوتے ہیں جو پیدائشی دولت مند ہوں۔ موجودہ زمانہ کے ۹۹ فیصدی آدمی جن کے پاس دولت اور مکان و جائیداد ہے۔ کیا وہ امیر گھرانے میں پیدا ہوئے؟ یا پیدا ہوتے ہی ان کے منہ میں سونے کا چمچ تھا۔ ہرگز نہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ اور لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جو غربت میں پیدا ہوتے ہیں مگر امیر ہو جاتے ہیں۔ یہ دنیا اسباب کی ہے۔ اس سبب کو خوش کرنا ہی پڑتا ہے۔ جس سے روپیہ ملے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ وہ سبب آپ نے غلط اختیار کیا ہو یا کمزور اختیار کیا ہو۔ لیکن اسباب اختیار کرنا فائدہ دیتا ہے۔

آج دیکھئے۔ بنجر زمینوں کو نہروں سے سیراب کر کے ان لوگوں کی قسمت کو بدل دیا گیا ہے۔ جو وہاں رہتے ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ سبب پیدا کر دیا۔ جس سے وہ پہلی زندگی سے یادہ دولت کما سکتے ہیں اور بہتر طور پر رہ سکتے ہیں۔

خوش قسمتی اور بدقسمتی ہمیشہ انسان کے گرد منڈلاتی رہتی ہیں۔ خوش قسمتی کو سبب سے ایا جا سکتا ہے۔ اور بدقسمتی کو سبب سے دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ مناسب اسباب اختیار اور ض ذاتی مفاد کے لئے ہوتا ہے۔ حقیقتاً یہ رعایت خدا نے انسان کو دی ہے۔ کیونکہ اس اسباب کے طریقہ بھی سکھائے ہیں اور علم بھی دیا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا یا نہ اٹھانا انسان کا ذاتی کام ہے۔ مصنوعی طور پر جن اسباب سے روپیہ مل سکتا ہے۔ اس کو تو زائچہ معلوم کیا جا سکتا ہے۔ لیکن حصول مال و زر کے اسباب اختیار کرنا علیحدہ سبب ہے۔ جو اپنا فائدہ دے گا۔

اب میں آپ کو بتا دوں۔ کہ خوش قسمتی کے اسباب تین ہیں۔ (۱) مقسومی مال و ولت۔ (۲) خوش امیدی۔ (۳) اسباب اختیار کرنا۔

خوش امیدی کے نظریہ کو سمجھنا ذرا مشکل ہے۔ لیکن میں مختصر لفظوں میں واضح کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ حصول آمدن و روپیہ میں جو شخص زیادہ پرامید ہوگا۔ وہی خوش امید کہلایا ائے گا۔ پیشہ ورانہ گیمبلر۔ کاروباری لوگ ہمہ وقت خوش امید رہتے ہیں۔ یہی خوش امیدی ان میں تگ و دو کی ایک ایسی قوت رہتی ہے۔ جو بعد میں انعام بھی لاتی ہے۔ مایوس آدمی کیا کرے گا؟ وہ تو غم و فکر میں مبتلا رہے گا۔ اور کوئی کام نہ کر سکے گا۔ نہ اس میں تگ و دو ہوگی۔ لہذا وہ نقصان اٹھائے گا۔

میں نے ایک واقعہ اسی سلسلہ میں لکھا تھا۔ کہ میں نے ایک پیشہ ور گیمبلر سے دریافت کیا۔ کہ ریس یا سٹہ کھیلتے ہوئے کونسا حساب کرتے ہو۔ اس نے کہا کچھ نہیں سابقہ تجربہ۔ اتی استعداد سے ہم کام لیتے ہیں۔ اور صرف آنے والے نفع کی خوش امیدی ہمیں ایک یصلہ دیتی ہے۔ اس کا ادراک ہمیں ایک پیغام دیتا ہے۔ وہی ہماری خوش قسمتی ہوتی ہے میں

صرف اس لئے کھیلتا ہوں۔ کہ خوش امید رہتا ہوں۔ میں جیتنا چاہتا ہوں...... اور میں جیتتا ہوں۔ میں قدرت کی دی گئی خوش قسمتوں کا کوئی موقعہ ہاتھ سے دینا نہیں چاہتا۔

میں نے اسے کہا کہ اکثر لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس نے کہا۔ ہارنے والوں میں اکثر وہ لوگ ہوتے ہیں جو شوقیہ کھیلتے ہیں۔ بعض وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو دوسروں کے پاس روپیہ آتا دیکھ کر کھیلتے ہیں۔ اور بعض دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے کھیلتے ہیں۔ یہ سب لوگ نقصان اٹھاتے ہیں۔ چونکہ ان میں رجائیت کی وہ حس نہیں ہوتی۔ جو روپیہ لاتی ہے۔ یہ غرض مند یا شوقین ہوتے ہیں۔ اس لئے مار کھاتے ہیں۔ قسمت ان سے کھیلتی ہے۔ پھر آپ نے یہ بھی سنا ہوگا۔ کہ غرض مند دیوار نہ ہوتا ہے۔ دیوانگی اور خوش امیدی میں بہت فرق ہے۔

میں نے اندازہ کیا۔ کہ اس شخص کا خوش قسمتی پر اعتقاد بالکل بچوں جیسا ہے۔ اور وہ اپنی خوش قسمتی کو اٹل سمجھتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں اسے حاصل کروں گا۔ خواہ کہیں بھی ملے۔ میں نے اسے کہا۔ جب تمہارا نظریہ اتنا پختہ ہے۔ تو مجھ سے لوح مشتری کیوں بنوائی تھی۔ تو وہ فخر سے کہنے لگا۔ کہ دراصل میری تمام کامیابیوں کی بنیاد یہی لوح ہے۔ جو سونے کی حمائل بن کر میرے گلے میں آویزاں رہتی ہے۔ اس لوح کی برکت سے خوش امیدی میری رگوں میں پیوست ہوگئی۔ میں سمجھتا ہوں خوش امیدی میرے سینے سے لپٹی ہوئی ہے۔ جب یہ چلنے سے ٹکراتی ہے۔ تو خوش بختی کی آوازیں میرے کان سنتے ہیں۔

دراصل نقوش، تعویزات ودعا سے خوش امیدی پیدا ہوتی ہے۔ اسے ہی اعتقاد کہتے ہیں جس قدر یہ پختہ ہوگی اسی قدر زیادہ فائدہ دے گی۔ یہ ایک سائنٹیفک نظریہ ہے۔ کہ ہر شخص کی زندگی بدلتی رہتی ہے۔ اور دنیا میں اکثر ایسی اشیاء ہیں۔ جو خوش بختی سے وابستہ ہیں۔ مثلاً سونا جس کا حصول دنیا بھر میں خوش بختی کا سبب گنا گیا ہے۔ اسماء الٰہی خاص امداد۔ مخصوص وقت ان کے امتزاج سے جو الواح بنتی ہیں۔ اس کے نتائج بھی حیرت انگیز دیکھنے میں آتے ہیں۔ کیونکہ یہ تینوں چیزیں اسباب خوش بختی سے وابستہ ہیں۔

دانشمندی کا تقاضا یہ ہے۔ کہ تجربات۔ علم اور ادراک کی قوتوں سے کام لے کر ان تمام اسباب کو اپنایا جائے۔ جو خوش قسمتی لاتے ہیں۔ جب تک آپ یہ نہ جانیں کہ وہ کون سے اسباب ہیں جن سے خوش قسمتی وابستہ ہے تب تک بد قسمتی گھیرے رہے تو کوئی متعجب کی بات نہیں۔ دیکھئے مکان کا کوئی کونہ خالی ہو۔ تو وہ تب تک نہ سجے گا جب تک اسے بھرا نہ جائے۔ اور وہاں سجانے کی کوئی چیز نہ کبھی لائے۔ اگر آپ ان لوگوں میں سے نہیں ہیں۔ جن کے منہ میں پیدائش سے سونے کا چمچ لگ جاتا ہے۔ تو لازمی آپ کو وہ اسباب اختیار کرنے ہوں گے۔ جو سونے کا چمچ اور سونے کا نوالہ دیں۔ یہ بھی سن لیں کہ قسمت میں سے خوش قسمتی کو حاصل نہ کرنا دراصل فطرت کے مہیا کردہ اسباب سے نفع نہ حاصل کرنا ہے۔

اگر آپ فراخی رزق۔ زائید آمدن۔ غیر متوقع روپیہ اور زر و مال کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور نظام قدرت سے خوش بختی کی توقع کرتے ہیں۔ تو ایک مؤثر وقت آرہا ہے۔ مشتری ستارہ روپیہ اور دولت سے متعلق ہے۔ اور وہ درجہ شرف پر پہنچ رہا ہے۔ تاثیر مرتب ہونے والی ہے۔ اہل زمین پر اس کی تاثیر ان سباب پر پڑتی ہے۔ جو دولت سے متعلق ہوتی ہے۔ اس لئے مادہ مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ اس پر مشتری کی تاثیر مقبض کردی جائے۔

اب میں وہ طریقہ بتاتا ہوں۔ جس سے مالی خوش بختی کے اسباب حاصل کرنے کی لوح تیار کی جاسکتی ہے۔ اعداد، وقت اور آیت کی تاثیر مناسب دھات پر قبض کریں گے۔

برکت اس لوح کے اسم سے روحانیت مدد دے گی۔ اور اسباب تونگری پیدا ہوں گے۔ آیت يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ کی لوح معہ موکل۔ اعوان اور حروف طلسم لکھ رہا ہوں۔

اس سال قسمت سے جو وقت ہاتھ آیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ کوکب مقصود مشتری ہے۔ جو کوکب مال ہے۔ اور درجات فلکی میں درجہ مشرف پر ہے۔ آفتاب کو اس سے اتصال ہے۔ لہٰذا وہ خود بحالت اوج تاثیر دے رہا ہے۔ جو شرف سے دوسرے درجہ کی قوت ہوتی ہے۔ عطارد کہ دشمن مشتری ہے۔ مشتری سے ساقط ہے۔ کیونکہ اگر اس کا سقوط نہ ہوتا۔ تو

عین ممکن تھا۔ تاثیرات مشتری میں حائل ہوتا۔ لہٰذا یہ امر حق عمل میں مفید رہا۔ یہی وضع فلکی قوی تھی۔ کہ شمس کو اوج ہوا۔ اور عین انہی درجوں پر جو مشتری کے شرف کے ہیں۔ قمر کو بھی شرف ہے۔ اور زہرہ کو بھی اوج ہے۔ مریخ سرطان میں داخل ہوگا۔ اسی شرف کے درجوں میں زحل کو رجعت ہو رہی ہے۔ اور عطارد و رجعت ہو رہی ہے۔ عطارد کا دخل کوئی خاص نہیں۔ لیکن زحل کی رجعت سے بچ کر عمل کیا جائے گا۔ کیونکہ زحل کو مشتری کے گھر میں رجعت ہو رہی ہے۔

۱۱ جولائی کو سوموار کے دن جو قمر کا دن ہے۔ ساعت مشتری میں لوح تیار ہوگی۔ چونکہ قمر کے گھر میں شرف ہے۔ اس لئے دن بھی موافق ہے۔ ساعت اول مشتری جو اس دن کی تیسری ساعت ہے۔ وہ کام دے گی۔ ساعت دوم مشتری کے وقت زحل کو رجعت ہو چکی ہوگی۔ اس لئے اس کو ترک کر دینا ہوگا۔ تا کہ نقص واقع نہ ہو۔ مشتری کی ساعت اول طلوع آفتاب سے دو گھنٹہ ۸ منٹ بعد شروع ہوگی اور ایک گھنٹہ تک رہے گی۔ کراچی کے وقت کے مطابق ۸ بج کر ۳۲ منٹ سے ۹ بج کر ۴۰ منٹ تک رہے گی۔ اپنے ہاں کے طلوع سے ساعت کا اندازہ درست کرلیں۔ اور طریقہ کو توجہ سے سمجھیں۔

۴ نمبر مال پر حکمران ہے۔ اس لئے مربع نقش میں پر کریں گے۔ اس میں نام آیت اور اسم الٰہی ذوالکتابت سے پر کیا جائے گا۔ مثلاً ایک شخص محمد جعفر ہے۔ جو آئندہ مالی وسعتوں کے لئے اس مؤثر وقت سے تاثیر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

طالب۔ محمد جعفر	کے اعداد =	۴۴۵
آیت۔ یغنیهم الله من فضله	کے اعداد =	۲۱۸۶
اسم الٰہی۔ یامنعم	میزان =	۲۸۴۲

ان اعداد کا مربع نقش اگر عام طریقہ کے مطابق پر کریں گے۔ تو نام۔ آیت اور اسم الٰہی مدغم ہو جائیں گے۔ اس لئے ذوالکتابت کا نقش تیار کیا جائے گا۔ تا کہ نقش کے اندر آیت نام اور اسم قائم رہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔

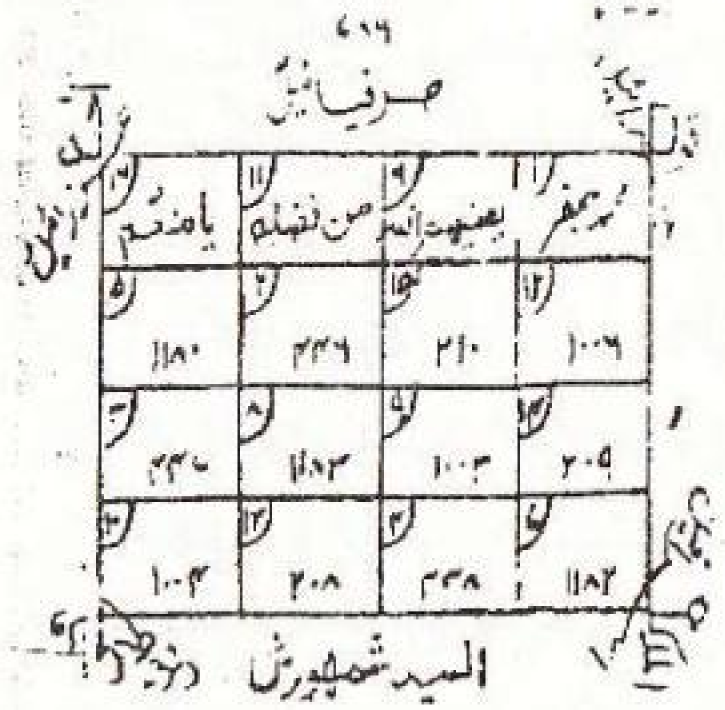

محمد جعفر	یغنیهم الله	من فضله	یامنعم
۱۰۰۶	۲۱۰	۴۴۶	۱۱۸۰
۲۰۹	۱۰۰۳	۱۱۸۳	۴۴۷
۱۱۸۲	۴۴۸	۲۰۸	۱۰۰۴

چار خانے کا نقش بنائیں۔ جس کے اضلاع قوله الحق وله الملك کے ہوں اوپر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ لکھیں۔ چاروں کونوں پر ملائکہ کے اسما لکھیں۔ لوح کے اوپر صرفائیل موکل مشتری کا نام لکھیں۔ اور نیچے اعوان کا نام لکھیں۔ السید شمہورش اب خانوں کو پر کریں۔

خانہ اول میں طالب کا نام بجائے اعداد کے لکھیں۔ خانہ ۲ میں ۴۴۶ خانہ ۳ میں ۴۴۷ خانہ ۴ میں ۴۴۸۔ اب پہلا دور مکمل ہوگیا۔

پھر خانہ میں ۱۱۸۰ لکھیں۔ خانہ ۶ میں بجائے ۱۱۸۱ کے يغنيهم الله لکھیں۔ خانہ ۷ میں ۱۱۸۲ خانہ ۸ میں ۱۱۸۳۔ دوسرا دور مکمل ہوگیا۔

خانہ ۹ میں ۱۰۰۳۔ خانہ ۱۰ میں ۱۰۰۴ خانہ ۱۱ میں بجائے ۱۰۰۹ کے من فضله لکھیں خانہ ۱۲ میں ۱۰۰۶ یہ تیسرا دور مکمل ہوگیا۔

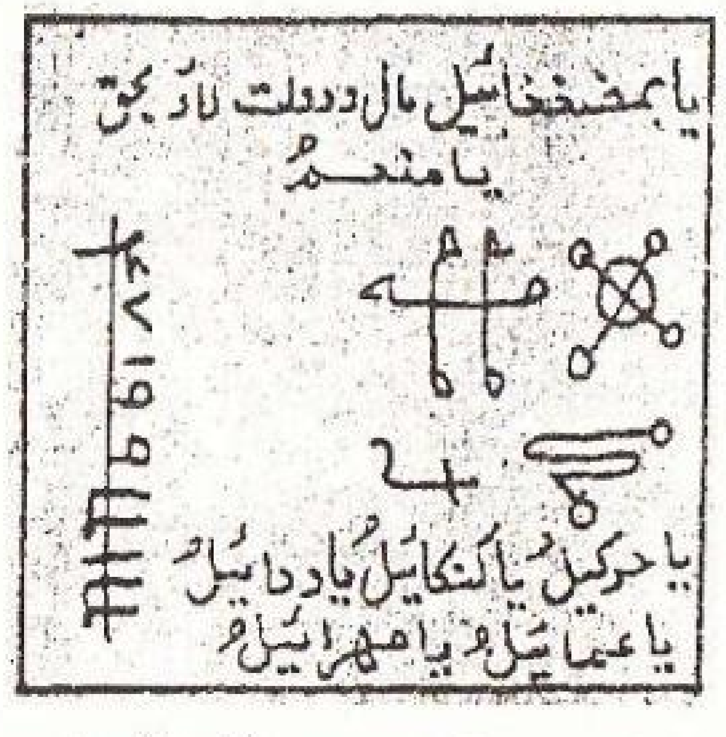
یا بمضغفائیل مال و دولت لاؤ بحق
یامنعم
یا حرکیل یا کنکائیل یا دردائیل
یا عمائیل یا مہرائیل

پھر خانہ ۱۳ میں ۲۰۸۔ خانہ ۱۴ میں ۲۰۹ خانہ ۱۵ میں ۲۱۰ خانہ ۱۶ میں کے یامنعم لکھیں۔ چار دور نقش کے مکمل ہو گئے۔ اس کو جس طرف سے میزان کریں گے۔ تو وہ ۲۸۵۲ ہی آئے گی۔ یہ اس امر کی دلیل ہے۔ نہ نقش صحیح پر کیا گیا ہے۔ چونکہ اس لوح کے کل اعداد ۲۸۴۲ ہیں۔ اس لئے اس لوح کا موکل بمضغفائیل ہوا۔ لہٰذا اس لوح کے دوسری طرف لوح کا موکل۔ طلسم مشتری

اور موکلات کے نام لکھیں گے۔ جو خدام ہیں۔ اور اسباب مال پر متعین ہیں۔ اس طرف کو لکھتے وقت نقل صحیح کریں۔ اب نقش یا لوح مکمل ہے۔

اگر اس کو دھات پر کندہ کریں۔ تو دھات کی تین قسم کی لوہیں بنائی جاسکتی ہیں۔ (۱) سونے کی۔ (۲) سکہ۔ چاندی۔ تانبا۔ ٹن۔ سونا کی مخلوط لوح۔ (۳) چاندی کی لوح۔ وقت سے پیشتر لوح بنوالیں۔ اور وقت مقررہ پر کسی باریک نوکدار چیز سے لکھ لیں۔

اگر کاغذ پر بنائیں۔ تو چاروں دور میں رنگ بدل دیں۔ دور اول کو سرخ رنگ سے لکھیں۔ کہ آتشی دور ہے۔ دور دوم بادی ہے اس کو نیلا رنگ سے لکھیں۔ دور سوم آبی ہے۔ اسے سبز رنگ سے لکھیں۔ دور چہارم خاکی ہے۔ اسے زرد رنگ سے لکھیں۔ قلم بھی ہر دور کا الگ رہے۔ ایک دور چار خانے کا ہوگا۔ اس نقش کی تہہ ۴ یا ۸ یا ۱۳، ۱۶ کریں۔ خیال کریں کہ تہہ غلط نہ لگیں۔

یہ سارا کام علیحدہ خالی کمرہ میں معطر کپڑے پہن کر کریں۔ حب الغار کا بخور جلا لیں۔ تیار کرنے کے بعد اسے کسی جگہ چھپادیں۔ ۲۷ جولائی کا دن گزر جائے گا تو مشتری طلوع ہو جائے گا۔ اس رات کو اسے پہن لیں۔ اور پہن کر سوئیں۔ اس سے قبل تعویذ یا لوح کو کسی چیز میں بند کروانا چاہیں کرواسکتے ہیں۔ لیکن جمعہ کے دن سوا اور کوئی دن باہر نکال کر بند کروانے کا انتخاب نہ کریں۔ لوح پہن کر صدقہ دیں اس لوح کی تاثیر سے حامل لوح جس کی گردن میں یہ لوح آویزاں ہوگی۔ دنیا میں خوش وخرم رہے گا۔ مال ودولت کثیر پائے گا۔ اقبال اس کا دن بدن ترقی پر ہو۔ سامان عیش وعشرت بہم پہنچیں۔ جو بھی کاروبار کرے۔ اس سے بہت کمائے۔ روزی بے حد فراخ ہوگی۔ روپیہ مختلف بہانوں سے آئے گا۔ مختلف لوگوں پر قسمت کھلتے وقت روپیہ مختلف عرصہ میں آئے گا۔ پھر لوح کی تختی کے اثر سے بھی مدت میں کمی بیشی واقع ہوگی۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ صبر کے ساتھ واقعات کی تبدیلی کا انتظار کریں۔

☆☆☆☆☆☆

علم الحروف

خداوند عالم نے ہر حرف میں ایک خاصیت اور ایک اثر عطا کیا ہے۔ ایک خاص لمت مخفی کی ہے۔ ایسی کہ عقل بشری اس کا احاطہ نہیں کرسکتی۔ دنیا بھر کی زبانیں اور کروڑہا روف انہی اٹھائیس (یا کم وبیش) ابجدی حروف سے ملکر ظہور میں آئے ہیں۔ اور یہ کرشمے اور علم انہی حروف کے اثرات وملاپ کا نتیجہ ہیں۔

حکماء نے ان حروف سے کام لینے کے لئے خاص قواعد مرتب کئے ہیں۔ اور ان اصیتوں کو نوٹ کیا گیا ہے۔ ہر حرف کا ایک خاص مزاج اور ہر حرف کی ایک خاص طبیعت ابت کی ہے۔ بعض کو گرم بعض کو سرد بعض کو خشک اور بعض کو تر بتایا ہے۔ ان حروف کے طبائع یں علمائے فلاسفہ کے نزدیک مندرجہ ذیل تقسیم ہے۔

حروف آتشی۔ ا۔ ہ۔ ط۔ م۔ ف۔ ش۔ ذ۔ طبع گرم۔ خشک

حروف مبادی۔ ب۔ و۔ ی۔ ن۔ ص۔ ت۔ ض۔ طبع گرم۔ تر

حروف آبی۔ ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث۔ ظ۔ طبع سرد۔ تر

حروف خاکی۔ د۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ طبع سرد۔ خشک

حروف خاکی۔ د۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ طبع سرد۔ خشک

(۱) وہ اسماء جو آتشی حروف سے مرکب ہوتے ہیں۔ وہ حرارت پیدا کرتے ہیں۔ جو اسماء حروف باردہ سے مرکب ہوتے ہیں۔ وہ اخفاء کے حرارت اور ایجاد برودت کرتے ہیں۔ جو اسماء کہ چاروں طبیعتوں سے مرکب ہوتے ہیں۔ ان میں جس عنصر کے حروف غالب ہوں۔ اس کا اثر غالب ہوگا۔ اور جس اسم میں کسی عنصر کے حروف غالب نہ ہوں۔ ان میں اعتدال کا اثر ظاہر ہوگا۔

(۲) آتشی حروف سے آبی امراض دفع ہوتی ہیں۔ بادی حروف سے مادہ رطوبت کو

تسکین ملتی ہے۔ حکمائے ہند نے بعض ایسے ہی حروف کو ملا کر ایسے اسم بنائے ہیں۔ جن کے معنی سمجھ میں نہیں آتے۔ انہوں نے ان کا نام حروف طلسم رکھا ہے۔ وہ سانپ کے کاٹے دردوں۔ زہر اور تپ دور کرنے کے لئے بے حد موئثر ہیں۔

(۳) حروف آتشی حروف بادی کے دوست ہیں اور حروف بادی آتشی کے دوست ہیں۔

حروف خاکی حروف آبی کے دوست اور حروف آبی خاکی کے دوست ہیں۔

حروف آتشی و آبی آپس میں دشمن ہیں۔ اسی طرح حروف بادی و خاکی آپس میں دشمن ہیں۔

حروف آتشی حروف خاکی کے نہ موافق ہیں نہ مخالف۔ دونوں کے ملنے سے نفع ہوسکتا ہے۔

حروف بادی حروف آبی کے نہ موافق ہیں نہ مخالف۔ دونوں کے ملنے سے نفع ہوسکتا ہے۔

جو شخص ان خاصیتوں کو اچھی طرح سمجھ لے گا۔ وہ اس رمز تک پہنچے گا۔ کہ تمام موجودات میں قوت موانست اور مخالفت کی وجہ کیا ہے؟ حیوانات اور انسانوں کی دوستی اور دشمنی کی کیا وجوہات ہیں یا دو شخصوں کی طبع میں فرق کیوں ہوتا ہے۔ اعمال میں دشمنی اور دوستی کو لانے کے لئے کن حروف کی مدد لی جاسکتی ہے۔

(۴) اعمال حیوانات خاکی کے سبب حروف خاکی سے ترتیب پاتے ہیں۔ حیوانات ہوائی یعنی پرندوں کے اعمال حروف بادی سے اور اجنہ اور ملائکہ حروف آتشی سے اور آبی جانوراں حروف آبی سے ترتیب پاتے ہیں۔ اور جتنے حیوانات جنس واحد سے ہیں ان میں طبیعتوں کا اختلاف ہے۔ بعض بعض کے موافق اور بعض بعض کے مخالف ہیں۔

(۵) اسمائے اعظم الٰہی سب گیارہ حروف سے ہیں۔ جو حضرت آدمؑ کو خلیفہ گردانے وقت تعلیم کئے گئے۔ اور جب حضرت آدمؑ ان اسماء سے واقف ہوئے۔ تو عالم کے تینوں مراتب ان کے مسخر ہوگئے۔ وہ گیارہ اسماء انہی اٹھائیس حروف میں مخفی ہیں۔ باری تعالیٰ نے انہی اٹھائیس حرفوں میں علم کے کل خزانوں کو مخفی کر دیا ہے۔ حروف ناری میں تین حروف حروف بادی میں تین حروف۔ حروف آبی میں تین حرف اور حروف خاکی میں دو حرف ہیں۔

حروف خاکی میں حروف اسم اعظم الٰہی کم ہونے کی وجہ سے اسے تحت الاقدام میں جگہ ملی ہے۔ جو ذلیل تر اور بعید تر کون و مکان ہے۔ جو شخص ان گیارہ حروف یا ان میں سے سات حرفوں یا تین حرفوں سے واقف ہو جائے۔ تو ملائکہ اس کی عظمت کریں گے۔ اور اپنے اپنے منافع سے اس کو آگاہ کریں گے۔ قدرت کی طرف سے علم کی ایک ایسی نعمت اس کو عطا ہوگی۔ کہ خود خدا اور اس کی موجودات اس پر مہربان ہوگی۔ لیکن اس علم کے اسرار کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کی قربانی دینا ہوگی۔ عمر، عقل اور وقت صرف کرنا پڑے گا۔ آج کے زمانہ میں اتنی ہمتیں کہاں؟ کہ ریاضت کا بار اٹھائیں اور اتنا حوصلہ کہاں کہ دنیا چھوڑ دیں۔ مگر پھر بھی اکثر ایسے لوگ ملیں گے جو یہ کہیں گے۔ کہ ہمیں نہ کسی علم کی ضرورت ہے نہ ریاضت کی۔ ہمیں تو براہ راست قدرت سے یہ طاقتیں ملی ہیں۔ کہ جو چاہے کر دیں۔ ایسے لوگ جو خود اعتراف کرتے ہیں کہ علم روحانی سے ہم کر رہے ہیں۔ ریاضت ہم نے نہیں کی تو نہ معلوم بیوقوف دنیا داران کی طرف کیوں رجوع کرتے ہیں؟ ہاں البتہ دنیا کمانے کے لئے ایسے حربے بیحد موئثر ہوتے ہیں۔

اعداد اور ان کا اثر

اگر ہم اپنی زندگی اور دوسروں کی زندگی کا تجزیہ کریں۔ تو یہ معلوم ہوگا۔ کہ چند ایسے نمبر ہیں۔ جو ہماری زندگی پر خاص زاویوں سے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ عربوں کی عظیم تحقیق ہے کہ ہر شخص اپنا ایک خوش قسمتی کا نمبر رکھتا ہے۔ اور وہ نمبر کونسا ہے۔ اس کے معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

اپنا نام لیں اور ان کے تمام اعداد کو جمع کر کے مفرد کر لیں۔ مثلاً کاش البرنی کے اعداد لیں۔ ۱+۵+۲+۲+۲+۱+۳+۱+۲ کل ۲۰ ہوئے۔ جس کا مفرد عدم ہے۔ معلوم ہوا کہ کاش البرنی کا عدد مخفی ۲ ہے ۲ نمبر سے جو بھی چیزیں متعلق ہیں۔ وہ کاش البرنی کی بدقسمتی کو دعوت دینے کے مترادف ہوگا۔ کیونکہ ان میں کامیابی کے امکانات کم ہونگے یا نہ ہوں گے۔ اب ہر نمبر کے موافق اور غیر موافق نمبروں کو معلوم کریں۔

نمبر		موافق		ناموافق
۱	کا	۶	اور	۲
۲	=	۷	=	۱
۳	=	۸	=	۴
۴	=	۹	=	۳
۵	=	تمام نمبر	=	کوئی نمبر نہیں
۶	=	۱	=	۷
۷	=	۲	=	۶
۸	=	۳	=	۹
۹	=	۴	=	۸

اعداداورحروف	
ا.ی.ق.غ	۱
ب.ک.ر	۲
ج.ل.ش	۳
د.م.ت	۴
ہ.ن.ث	۵
ر.س.خ	۶
ز.ع.ذ	۷
ح.ف.ض	۸
ط.ص.ظ	۹

مثلاً ۲ نمبر کا موافق نمبر ۷ ہے۔ ۱۳ور ۲ نمبر اگر ۷ نمبر کے مکان میں رہتا ہے۔ تو وہ اس کے موافق اور باعث خوش قسمتی ہے۔ اسی طرح ۲ نمبر کے لئے ہر اس کام میں کامیابی اور خوش بختی مضمر ہے۔ جو سات نمبر سے وابستہ ہے میری تاریخ پیدائش ۲۵ ہے اس کا نمبر ۷ ہے۔ اور مکمل تاریخ ماہ و سن کا مجموعہ بھی سات ہے۔ اسی طرح بے شمار مثالیں ہر شخص کو اپنے موافق نمبر کی مل سکتی ہیں۔ بلحاظ شادی۔ بلحاظ کاروبار۔ بلحاظ روپیہ۔ بلحاظ سفر۔ بلحاظ صحت بلحاظ اولاد۔ بلحاظ دوست۔ بلحاظ سکیمیں۔ بلحاظ مقام۔ بلحاظ پیشہ بلحاظ آرٹ ۲ نمبر کیا ظاہر کرتا ہے۔ اس کی مکمل تفصیل کو عددوں کی حکومت حصہ دوم میں دی گئی ہے۔ مثلاً نمبر ۲۔ اگر آرٹ کو پسند کرتا ہے۔ تو کس قسم کا آرٹ اسے ترقی اور شہرت دے گا۔

ان موافق اور مخالف نمبروں کا ایک اور طریقہ یوں ہے۔ کہ مثلاً ایک شخص احمد علی کسی دوسرے آدمی سے مل کر کاروبار کرنا چاہتا ہے۔ جس کا نام اکبر علی ہے۔ وہ دونوں یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کس شہر میں اپنے کاروبار کر فروغ دے سکتے ہیں۔

احمد علی کا غیبی نمبر ایک ہے۔ اکبر علی کا نمبر ۹ ہے۔ میزان ۱۰۔ اور مفرد عدد ایک ہوا۔ تو ظاہر ہے کہ ان دونوں کو مشترکہ کاروبار اس شہر میں کرنا چاہئے۔ جو ایک نمبر کے موافق ہو۔ ایک نمبر کا موافق ۶ ہے۔ تو راولپنڈی کو ان کو اپنا کاروبار شروع کرنا چاہئے۔ جس کا نمبر ۶ ہے۔ چونکہ اکبر علی کا نمبر ۹ ہے۔ اگر یہ لاہور میں خود کوئی کاروبار کرے گا۔ تو نقصان اٹھائے گا۔ اس لئے کہ لاہور کا نمبر ۸ ہے۔ اور نمبر ۹ والوں کا ناموافق نمبر ۸ ہے۔

چونکہ ایک نمبر اتوار سے متعلق ہے۔ اور دونوں شرکاء کے ناموں کا حرف اول بھی الف ہے اس لئے اگر وہ اتوار کے دن کاروبار شروع کریں گے تو بہت فائدہ اٹھائیں گے۔ اگر وقت کا تعین کرنا چاہیں تو اس دن ایک بجے ساعت شمس میں معاہدہ کریں تو باعث برکت ہوگا۔ بس یہی قانون ہے جو ہر جگہ کام کرتا ہے۔ جب آپ نمبروں کے علم کو سمجھ جائیں گے۔ تو معمولی سی کاوش سے ہر جگہ کام لے سکیں گے۔

روحانی نمبر

(عددوں کی حکومت حصہ دوم کا ایک مضمون)

روحانی نمبر اسے کہتے ہیں۔ جو آپ کے نام الفاظ کا سرحرف ہوتا ہے۔ مثلاً احمد علی کا روحانی نمبر ا۔ع سے معلوم ہوگا۔ یا اخلاق علی جوہر نام ہے۔ تو ا۔ع۔ج سے روحانی نمبر معلوم ہوگا۔ گویا یہ نام کا مونوگرام ہوتا ہے۔ اس نمبر سے خوشی، فرحت اور کامیابی جانی جاتی ہے۔ اس سے ہی کسی روزمرہ زندگی کی ہمواری اور ناہمواری کا پتہ چلتا ہے۔ اس سے ہی یہ معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کیا ہم غیر اور مصیبت کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔

نقشہ اعداد	
ا۔ی۔ق۔غ	۱
ب۔ک۔ر۔پ۔گ	۲
ج۔ل۔ش۔چ	۳
د۔م۔ت	۴
ہ۔ن۔ث	۵
و۔س۔خ	۶
ز۔ع۔ذ	۷
ح۔ف۔ض	۸
ط۔ص۔ظ	۹

روحانی نمبر ہماری زندگی کی دشواریوں کے حل کرنے کا طریقہ ہے۔ اگر آپ فطر خاموش اور سنجیدہ ہیں۔ تو آپ کی زندگی کامیاب نہ ہوگی۔ اگر نمبر آپ کے فطرت کے مطابق نہیں تو اس سے ایک خوش باش اور ہنس مکھ انسان اپنی مسکراہٹ کی تہہ میں سنجیدگی او غمی کا طوفان موجزن دیکھے گا۔ اگر اس کا روحانی نمبر اس کے مطابق نہیں۔ نام میں معمولی سی تبدیلی کرنا مشکل نہ ہوگا۔ جیسے نذیر کو نظیر کیا جا سکتا ہے۔

مثلاً میرا نام کاش البرنی ہے۔ میرا مونوگرام ک۔ ا ہے۔ اس کے عدد۲ + = ۳ ہیں۔ پس میرا روحانی نمبر ۳ ہے۔ اگر یہ نمبر ۹ سے زیادہ ہو۔ تو پھر مفرد کیا جا سکتا ہے۔

روحانی نمبروں کی تفصیل

۱۔ یہ نمبر ان کے لئے موزوں ہے۔ جو فطرتاً ہنگامی زندگی کے حق میں ہوں گے۔ یہ آدمی جھوٹے ہنگاموں یا واقعات کے قائل نہ ہوں گے۔ بلکہ حقیقی طور پر ایسے ہوں گے یہ لوگ کبھی اس بات کی پروا نہیں کرتے۔ کہ ان کی ہنگامہ پرور زندگی کو دنیا کس نگاہ دیکھے گی۔ بلکہ کسی بات کی پروا کئے بغیر اپنے مقصد حیات کی طرف بڑھتے جائیں گے۔

۲۔ یہ نمبر اپنے حامل کے معتقد ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اس نمبر کا آدمی کبھی کوئی بات اندھا دھند نہ کرے گا اور نہ ہی وہ بات کرے گا جو اس کے ذہن میں آئے۔ وہ دوسروں کی بات سنے گا اور اگر وہ درست ہوئی تو اس پر پورا اعتقاد رکھے گا۔ اور اگر مخالف ہوئی۔ تو اس کے برخلاف رائے دے گا۔ لیکن عمل اس بات پر کرے گا۔ جو اس کے لئے فائدہ مند ہو۔

۳۔ یہ غیر مستقل مزاجی اور خوش اعتقادی پر دلالت کرتا ہے۔ اس کا حامل اپنے دل کی بات دوسروں کو سنائے گا۔ اور دوسروں کی بات کو مستقل مزاج سے سنے گا۔ یہ نمبر اس انسان کے لئے موزوں نہیں ہے۔ جس کا خوش ہونا محض دولت اور سامان عیش پر موقوف ہو۔ اس کی زندگی میں کئی قسم کی دلچسپیاں ہوں گی۔ اور وہ کسی دلچسپی خود

ساخت کر سکتا ہے۔

۴۔ یہ نمبر اس انسان کے لئے موزوں ہے۔ جو محنتی اور جفاکش ہو۔ جو اپنی خوشی کو بے کار وقت ضائع کرنے میں نہ سمجھے۔ بلکہ ان تھک کام کرنے میں خیال کرے۔ یہ اپنی جفاکشی اور محنت پر مغرور ہوتے ہیں۔ اور زندگی میں بڑی سے بڑی ناکامی پر بھی مایوس نہیں ہوتے۔ ان کا مقولہ ہوتا ہے۔ ''ہمت مرداں۔ مدد خدا۔'' یہ نمبر مستقل مزاجی کا حامل ہے۔ متلون مزاجی کا نہیں۔

۵۔ یہ نمبر اس کے لئے موزوں ہے جو اپنی مرضی کے مطابق ہر کام کرے۔ جو کسی کی نکتہ چینی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے جو قدم اٹھائے۔ اپنی مرضی کے مطابق اٹھائے۔ یہ نمبر اس کے لئے موزوں نہیں۔ جو حفاظت اور ذہنی سکون کو مدنظر رکھے۔ اور انہیں ہر بات پر ترجیح دے۔ یہ نمبر اس کے لئے موزوں ہے۔ جو من مانی کرے۔ چاہے اسے اس میں نقصان ہو یا فائدہ لازماً اس نمبر کے زیر اثر انسان بہت کم موقعوں پر فائدہ میں رہے گا۔

۶۔ یہ نمبر اس انسان کے خاموش امن پسند شہری ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جو قوم کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے پر بھی دریغ نہ کرے گا۔ وہ سوائے اپنے بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے اور کچھ نہ سوچ سکے گا۔ وہ کبھی جھوٹی تعریف اور اشتہار بازی کا قائل نہ ہوگا۔ بلکہ وہ بات کرے گا۔ جس کا پھل مدتوں بعد ظاہر ہو۔ اور قوم کے لئے مسعود مند ہو۔ وہ ذاتی مفاد کو کبھی پیش نظر نہ رکھے گا۔

۷۔ یہ نمبر ان کا ہے۔ جو زندگی کی ہر بات میں کامل ہونے پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ یہ لوگ مستقل مزاج ہوں گے۔ اور ثابت قدم۔ یہ کبھی اس چیز کو تسلیم نہ کریں گے۔ جو نامکمل ہو۔ یہ لوگ ساتھ ہی ساتھ بہت سوچنے اور غور و فکر کے عادی ہوں گے۔ یہ نمبر ان کے لئے بالکل غیر موزوں ہے۔ جو تیز طبیعت اور متلون مزاج ہوتے ہیں۔

۸۔ یہ نمبر ان کا ہے۔ جو تخیلاتی چیزوں کے ساتھ ساتھ عمل کے بھی قائل ہوں۔ یہ ان کو

مدد دیتا ہے۔ جو زندگی کا ایک مدعا ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اور بلا تکان اس کی طرف
شروع کر دیتے ہیں۔ اور بالآخر وہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ ممکن ہے۔ کہ بعض
ان کو اپنے اصول بدلنے کی ضرورت پڑے۔ لیکن بالآخر وہی ہوگا۔ جو ان کا
ہوگا۔ یہ نمبر خصوصاً ان کا ہے جو دولت اور کامیابی کے دھن میں مست ہوں۔
انہیں حاصل کرنے کے لئے وہ ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔

۹۔ یہ نمبر اس شخص کا مددگار ہے۔ جو اپنے ساتھیوں میں ممتاز حیثیت کے مالک ہوں
اور لیڈر بننے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ یہ نمبر اپنے ماتحت ان تھک کوششیں اور
کی طرح مضبوط جذبہ رکھتا ہے۔ یہ لوگ اس وقت خوش ہوں گے۔ جب وہ
ساتھیوں کے لئے کچھ آسانی پیدا کر لیں گے۔ اور انکی بہبودی کی ترکیب نکال
گے۔ یہ نمبر ان کے لئے موزوں نہیں جو آدمیوں کا ایک مجمع دیکھ کر گھبرا جائیں۔
ان کی زبان میں لکنت آجائے۔ اور وہ اپنے گھر کی پرسکون زندگی کو مجلسی ناہموار
پر ترجیح دیں۔ ان لوگوں کو یہ نمبر اور بیچارگی میں مبتلا کر دے گا۔

☆☆☆☆☆

علم الجفر

حروف آتشی: بادی کی تقسیم با قاعدہ مشہورہ منداول و معمول یہ ہے لیکن بعض علمائے
ین نے اس میں اختلاف بھی کیا ہے۔ اور ان کے نزدیک تقسیم حروف یہ ہے۔

حروف آتشی: ا۔ د۔ ی۔ ل۔ م۔ ن۔ ع۔ حروف بادی۔ ج۔ ز۔ گ۔ س۔ ف۔
۔ ج

حروف آبی: ت۔ ذ۔ ر۔ ش۔ ص۔ ظ۔ ھ۔ حروف۔ خاکی۔ ب۔ و۔ (دال) ق۔
ش۔ ط۔ غ۔ مجھے یہاں اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ کہ علمائے متقدمین کی
یم اور متاخرین کی تقسیم کن اصول کے ماتحت ہے اور آیا سابقہ تقسیم صحیح ہے۔ یا تقسیم مابعد
صورت صحت ہر دو کون مرجح ہے۔ مجھے قارئین اکرام کے سامنے مختلف اقوال پیش کرنا
۔ اور کسی قسم شخص کا صحیح ستارہ جب معلوم ہو کہ اس کی زائچہ میرے سامنے ہو۔ جب صحیح
معلوم نہیں تو پھر کس طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ نمایاں شخص کی کیا حالت ہے۔ جس
کا ستارہ نحوست میں ہے۔ اگر وہ اپنی ترقی کے واسطے کوشش کرتا ہے تو ہر کوشش بے سود
۔ جب تک وہ ستارہ نحوست سے نہ نکلے۔ یا اس کا تدارک نہ کیا جائے۔ اسی طرح دو
وں میں ہمیں جذبات محبت پیدا کرنا ہیں۔ تو جب تک دونوں کے صحیح سیارگان معلوم نہ
کوئی عمل مفید نہیں ہوتا۔ جن دو شخصوں کے صحیح سیارگان میرے سامنے ہوں ان میں عمل
دبعض کبھی بے اثر نہیں ہوتے۔ اب مجھے صحیح سیارگان تو معلوم نہیں نہ مجھے یہ معلوم کہ
کردہ عمل کو کون صاحب کس کے لئے کریں گے۔ اس لئے میں ہر قسم کے قواعد و عملیات
کرتا ہوں۔ رسالے میں درج شدہ عملیات سے جہاں کئی شخص مفید نہیں ہوتے
بہت سے اشخاص کامیابی بھی حاصل کرتے ہیں۔ مجھے کئی اصحاب اپنی کامیابی کی
دیتے ہیں۔ اس تفاوت کی وجہ یہی ہے کہ جن اصحاب کا ستارہ عمل سے موافق ہے وہ
کامیاب ہوں گے۔ اور جن کا مخالف ہے وہ ناکامیاب اسی وجہ سے جب لوح تسخیر کسی
کے واسطے بناتا ہوں تو کم از کم متعلقہ نام ضرور منگا لیتا ہوں۔ لوح تسخیر کا عمل ایسا

پرتاثیر عمل ہے کہ جس شخص کا ستارہ معلوم ہو جائے تو پھر ناکامی غیر ممکن ہے۔ میں نام ستارہ بڑی محنت سے اور خاص طریق پر نکالتا ہوں۔ اور اکثر صحیح نکال لیتا ہوں۔ مگر بعض اوقات غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ جہاں لوح تسخیر کے کامیاب ہونے والے اصحاب کی تعداد پچانوے ہے۔ ان میں سے پانچ ایسے بھی ہیں جن کو حسب منشا کامیا نہیں ہوتی۔ لیکن یہ امر مصدقہ ہے کہ لوح تسخیر بالکل غیر مفید نہیں ہوتی۔ بس اس قدر ہے کہ کامیابی میں تھوڑی سی تاخیر ضرور ہو جاتی ہے۔

اب اصل مقصد یہ ہے کہ جن اصحاب کو اپنی ترقی مقصود ہے یا کسی کو جائز محبت میں بے قرار کرنا چاہتے ہیں۔ یا کاروبار نہیں چلتا یا کسی مقدمہ سے پریشانی ہے تو وہ ایسا کریں ک اپنا صحیح نام معہ والدہ کے علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھیں۔ اگر محبت کے لئے ہے تو نام مطلو معہ والدہ بھی ساتھ ہی تحریر کریں۔ اب ان ناموں کے حروف کو چار جگہ یعنی آتشی۔ بادی۔ آبی۔ خاکی میں تقسیم کر کے۔ ہر حرف کو اس کے مرتبہ میں شامل کر دیں۔ جس ترتیب میں اوپر درج کر آیا ہوں (اپنے ناموں کے حروف بھی اس میں شامل کر دیں) یعنی ا نام کے آتشی حروف آتشی حروف میں۔ بادی حروف بادی حروف میں۔ اب حروف کی چا لائنیں بن گئیں۔ اب کوشش کرو۔ کہ یہ تمام حروف باہمی مرکب ہو جائیں۔ یعنی سب ملا کر لکھ دو۔ (یعنی ہر لائن کے حروف مرکب کرد) اگر چاروں لائنوں کے حروف چار جملوں میں مرکب ہو گئے۔ تو اپنی کامیابی پر اسی طرح یقین کرو۔ جس طرح کل کو آفتاب نکلنا ہے۔ (ا ماشاءاللہ) کہ بعض حروف ایسے ہیں جو کسی طرح جوڑ نہیں کھا سکتے۔ تو مجبوراً ان کو علیحدہ ا سطر میں لکھ دو۔ یہاں دو باتیں قابل غور ہیں۔ اول تو یہ کہ حروف کا کوئی خاص سلسلہ نہ رکھو بلکہ مقدم موخر ہو جاتے ہیں کوئی ہرج نہیں۔ حروف کے تقدم تاخر کا خیال نہ کرو۔ بلکہ مرکب کرنے کا خیال کرو۔ دوسرے یہ کہ یہ عمل ایک قسم کا استخارہ ہے۔ اگر تمام حروف مرکب ہو گئے تو کامیابی یقینی۔ اگر بڑا حصہ مرکب ہو گیا۔ تو کامیابی میں دیر۔ اگر زیادہ حصہ مفرد رہا کامیابی میں شبہ سمجھو۔ اب ایک مثال سے معلوم کرو۔ عبداللہ بن اختری۔ اپنی ترقی چا

ہے۔ اس کے حروف مفرد یہ ہوئے۔

ع۔ب۔د۔ا۔ل۔ہ۔ا۔خ۔ت۔ر۔ی۔ ان حروف میں آتشی حروف یہ ہیں۔ ع۔ی۔ل۔ل۔ اور تقسیم بالا سے آتشی حروف یہ ہیں۔ ا۔و۔ی۔ل۔م۔ن۔ع۔ اب ہمیں ان حروف کو مرکب کرنا ہے۔ یہ سب بارہ حروف ہیں۔ اب ہم نے کوشش کی تو ان میں دس حروف مرکب ہو گئے۔ وہ باقی رہے۔ جس کی صورت یہ ہے۔ مینیعھا للو اصرف دو الف کسی طرح مرکب نہ ہو سکے۔ اسی طرح آپ مرکب کر لیں گے جو اس مرتبہ کے ہیں۔ ہم کو چار مرکب سطریں بنانا ہیں۔ جب چاروں مرکب آپ تیار کر چکیں تو علیحدہ علیحدہ اس مرکب شکل کو پندرہ کے حساب سے کاغذ پر نقل کرو۔ یعنی پندرہ نقش آتشی۔ پندرہ آبی۔ پندرہ بادی۔ پندرہ خاکی۔ (کل ساٹھ نقش ہوئے) آتشی والے پندرہ نقش آگ میں جلا دو۔ بادی والے پندرہ نقش ایک جگہ کر کے کسی اونچے درخت میں باندھ دو۔ آبی والے پندرہ نقش گولیاں بنا کر اور آٹے میں لپیٹ کر ایسے پانی میں بہا دو۔ جس میں مچھلیاں ہوں۔ خاکی والے پندرہ نقش زمین میں دفن کر دو۔ اس طرح پندرہ یوم کرو خدا چاہے تو پندرہ یوم میں کامیابی ہو گی۔ چاہے وہ کیسا ہی ناممکن ہو۔ عروج ماہ میں اس عمل کو شروع کرو۔ نقش تحریر کرنے کا کوئی خاص وقت نہیں۔ نقش تحریر کرتے وقت باوضو اور پاک ہونا ضرور ہے۔ کوئی خاص پرہیز اس عمل میں نہیں۔ محنت کرو سچے دل سے اعتقاد کرتے ہوئے۔ اس عمل کو کرو۔ اور یقین جانو کہ عملیات میں تاثیر واقعی ہے۔ اور خدا کسی کی محنت ضائع نہیں فرماتا۔

☆☆☆☆☆☆

علم جفر

اسم متجانسین: اس اسم کو کہتے ہیں۔ جو ایک ہی شخص کے لئے ہوں۔ یا تو یہ دو اسم ہوتے ہیں۔ مثلاً نور محمد۔ محمد احمد۔ یا کنیت اور علیت کے نام ہوتے ہیں۔ جیسے احمد دین شمس دین یا ابو القاسم یا عبد معبود کے فکر کے مطابق ہوتے ہیں۔ جیسے عبد الصمد۔ عبد الرحیم۔ یا صفت موصوف کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے محمد صادق وغیرہ۔ غرض اس امر کی ہے۔ کہ مسلمانوں میں نام متجانسین رکھے جاتے ہیں۔ وہ لوگ جن کے نام کے اول محمد ہے۔ ان کو محمد کا نام شامل کرنا لازمی ہوگا۔

عمل یا تکسیر یا طالع میں یا جہاں کہیں ان ناموں کے اعداد لینے کی ضرورت ہو۔ تو ہم ان دونوں اسماء کے نام لیں گے۔ اور انہیں ایک مکمل نام شمار کریں گے۔ بعض لوگ دریافت کرتے ہیں۔ کہ محمد یا احمد کا نام برکت کے لئے ساتھ لگایا جاتا ہے۔ اس کے اعداد لینے چاہئیں یا نہیں۔ تو جاننا چاہئے۔ کہ اکثر نام دو الفاظ سے ہی مکمل ہوتے ہیں۔ ہاں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ بعض لوگ مکمل نام کے ساتھ محمد برکت کے لئے خود لگا لیتے ہیں۔ انہیں محمد کے اعداد نہ لینے چاہئیں۔ مثلاً کسی کا نام عبد الحق ہے۔ وہ بڑا ہو کر محمد عبد الحق کر لیتا ہے۔ تو یہ چونکہ محمد برکت کے لئے ہے اس لئے اس کے عدد نہ لئے جائیں گے۔ مگر محمد دین کے نام میں پورے نام کے عدد لیں گے۔

ایک شخص آیا۔ اس نے کہا کہ محمد تو برکت کے لئے ہے۔ میں نے کہا۔ کس طرح معلوم کیا۔ اس نے کہا پیغمبر کا نام ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ تیرا نام کیا ہے۔ اس نے کہا محمد یوسف تو میں نے پوچھا۔ یوسف کس کا نام ہے۔ کہنے لگے وہ بھی پیغمبر کا نام ہے۔ تو جواباً میں نے کہا۔ پھر دونوں کو چھوڑ دو۔ کیا یوسف برکت کے لئے نہیں ہے؟ پھر کہنے لگا۔ کہ محمد کے نام والے تو لاکھوں ہوں گے۔ میں نے کہا۔ محمد کی م کے علاوہ اور بھی الفاظ ہیں۔ جن کے شروع میں م ہوتا ہے۔ اور پھر یوسف کی ی والے بھی لاکھوں ہوں گے۔ علمی طور پر غلط ہے۔ کہ اصل نام کا آدھا کر لیا جائے۔ اگر کسی کا نام محمد دین ہے۔ تو دین اس شخص کا نام نہیں ہو سکتا۔

طریقہ امتزاج: اگر طالب و مطلوب کے نام کے حرف یکساں ہوں۔ تو طالب کے نام سے شروع کرو۔ یا اس سطر یا آیت کو پہلے لو۔ جو ناموں میں امتزاج دینی ہو۔ مثلاً شمس طالب اور قمر مطلوب ہے۔ امتزاج یہ ہوگا۔ ش ق م م س ر۔ اگر دونوں ناموں میں فرق ہو۔ تو سب سے پہلے اس اسم کا حرف لو۔ جس کے حروف زیادہ ہیں۔

تکسیر متجانسین میں اسم مطلوب طالب پر مقدم کیا جاتا ہے۔ مثلاً طالب قمر مطلوب عبد الحق ہے۔ تو مطلوب میں ال زاید نکال کر باقی چھ حرف ہیں۔ جنہیں تکسیر کے لئے اس طرح بسط مسلم لکھا۔ ع ب د ح ق ق م ر۔ یہ تکسیر اگر محبت کے لئے کی جائے گی۔ تو زہرہ مشتری کے حروف بھی شامل کئے جائیں گے۔ اور زہرہ و مشتری کی تثلیث یا تسدیس کے وقت اس عمل کو تیار کیا جائے گا۔ اگر بغض و عداوت کا کام کرنا ہو۔ تو زحل و مریخ کا نام شامل کیا جائے گا۔ یعنی طالب و مطلوب اور اسمائے کواکب کو ایک سطر میں لکھ کر تکسیر کر کے زمام نکالی جائے گی۔ اس زمام کی سطر کو چار چار یا پانچ پانچ کے کلمے بنا کر معرب و معجم کیا جائے گا۔ اور ان کے آگے ایل لگا دیا جائے گا۔ بعد میں ملائکہ کا نام لکھا جائے گا۔

اگر عمل اتوار کو ہو۔ تو اس دن کا موکل عزرائیل ہے۔ عمل آتش میں دبایا جائے گا۔ اگر سوموار کا دن ہے۔ تو ملائکہ میکائیل علیہ السلام ہیں۔ عمل آبی ہے۔ اگر منگل یا جمعرات کا دن ہے۔ تو ملائکہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ اور عمل بادی ہوگا۔ اگر عمل بدھ یا ہفتہ کا ہے۔ تو عمل خاکی ہوگا۔ اور موکل جبرئیل علیہ السلام ہیں۔

عمل کرتے وقت بخور بھی روشن کریں۔ جو ستاروں کے موافق ہوتے ہیں۔ اس عمل کا اثر اتنے دنوں میں معلوم ہوگا۔ جتنی سطروں کی تکسیر نکالی گئی ہے۔ یہ عمل جفری ہیں۔ اور یہ طریقہ بہت پر تاثیر ہے عمل تیار کرنے والا کبھی ناکام نہ رہے گا۔

چونکہ یہ تکسیر متجانسینی برج حمل سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کا ستارہ مریخ ہے۔ لہٰذا دشمنی اور عداوت کے کاموں میں جلدی اثر کرتی ہے۔

جفر الخاص

ارباب ضمائر پر مخفی نہ رہے کہ ابجد کے حروف تین قسم پر منقسم ہیں اول زوج الزوج دوم زوج الفرد، سوم فرد الفرد، حروف زوج الزوج ان حروف کو کہتے ہیں۔ جن کا نصف آخر تک ہوتا ہوا زوج ہی رہے۔ مثلاً حرف ح اس کے عدد (۸) ہیں اس کا نصف (۴) پھر (۴) کا نصف (۲) ہوا پھر (۲) کا نصف ایک (۱) ہوا۔ حروف زوج الفرد ان حروف کو کہتے ہیں کہ جو ابتداء میں زوج ہوں۔ لیکن جب ان کے اجزا کیے جائیں تو فرد ہو جائیں۔ مثلاً حروف ل اس کے عدد (۳۰) ہیں۔ اس کا نصف پندرہ (۱۵) ہوا۔ پندرہ کا نصف ساڑھے سات (۷½) کا نصف ساڑھے تین (۳½) ہوا۔

علمائے عملیات میں دو نظریے پائے جاتے ہیں۔

ایک گروہ کا علم کہتا ہے کہ جنس کو جنس سے محبت ہے یعنی تین کو تین سے اور چار کو چار سے باہمی محبت ہوتی ہے اور اپنے غیر جنس سے عداوت ہے یعنی تین اور چار میں باہمی عداوت ہے۔ دوسرا گروہ اپنے علم کا مظاہرہ یہ کہہ کر کرتے ہیں کہ حروف زوج الزوج میں ذاتی محبت اور فرد الفرد میں ذاتی عداوت ہے اور حروف زوج الفرد محبت اور عداوت میں متوسط ہے۔ میں بھی جس نظریہ کا قائل ہوا ہوں وہ دوسرے گروہ سے مطابقت رکھتا ہے اور اسی پر اس مقالہ کا دارومدار ہے واضح رہے کہ حروف زوج الزوج کی مزید دو قسمیں ہیں۔

زوج الزوج کامل یعنی حروف ب۔ د۔ ح (تین حروف)

زوج الزوج ناقص یعنی حروف ک۔ م۔ س۔ ف۔ ق۔ ر۔ ش۔ ت۔ ث۔ خ۔ ذ۔ ض۔ ظ۔ غ = (۱۴) حروف

تشریحاً عرض ہے کہ زوج الزوج ناقص وہ حروف جو پہلی مرتبہ تو دو پر کامل تقسیم ہو جائیں اور بعد ازاں دو پر تقسیم نہ ہوں۔ جن حروف کا پہلا نصف بھی دو پر تقسیم نہ ہو، وہ فرد الفرد حروف کہلاتے ہیں۔ فرد الفرد بھی دو قسم میں ہوتے ہیں۔

فرد الفرد کامل یعنی وہ حروف جو اپنی تخلیقی قوت میں دو پر تقسیم نہ ہوں۔ مثلاً ج کی تخلیقی

وت تین ہے یہ دو پر تقسیم نہیں ہوتی۔ مثلاً ط کا عدد ۹ ہونا اور ھ کا عدد ۵ ہونا۔

فرد الفرد ناقص حروف وہ جن کی تخلیقی قوت دو پر تقسیم ہو جائے۔ مگر پہلا نصف دو پر قسیم نہ ہو مثلاً حرف دل کی تخلیقی قوت تیس ہے یہ دو پر تقسیم ہو جاتی ہے اور پہلا نصف پندرہ ہوا جو دو پر کامل تقسیم نہیں ہوتا۔

روحانی قوتوں کے مشاہدے سے یہ بات معلوم ہوئی کہ خالق کائنات نے حروف کی لیقی اور ان کے روحانی اثرات میں اپنی قدرت کاملہ کا بہترین نظام پوشیدہ کیا ہے۔ روف زوج الزوج کامل اپنے بطن میں روح محبت پوشیدہ کیے ہوئے ہے اور ان حروف ں ایک مقناطیسی قوت ہے اور جذب قلب کے لئے مؤثر ہے۔ علاوہ ازیں ترفع مال و دولت اور افزونی جاہ وحشمت کے لئے تو باذن اللہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

اس مقالہ میں زوج الزوج کامل کے سلسلہ میں دولت کے لئے جفری ترکیب بیان وگی یہ تین حروف ب، د، ح فزانہ غیب کی کنجیاں ہیں۔ ضروری نہیں کہ اس کا کرنے والا ہر خص بادشاہ یا امیر کبیر ہو جائے۔ اگر قدرت خداوندی اور کلام پاک کا اثر اور اس کی برکت ے یہ بعید نہیں تاہم اتنا ضرور ہے کہ اس عمل کا کرنے والا کبھی محتاج نہیں ہوگا۔

(انشاء اللہ) اس عمل میں مثلث کا استعمال ہے کیونکہ چودہ عدد کی مثلث درکار ہے اس لئے قانون سے ہٹ کر تین کا ہندسہ مثلث سے نکال کر ہی مقصد حل ہو سکتا ہے گو کہ مثلث کا یہ نقش قاعدۂ ناقص ہوگا مگر اس جفری عمل کی یہ ضرورت ہے۔

ترکیب اس عمل کی یہ ہے کہ روزانہ ایک سو چھیانوے (۱۹۶) نقش زعفران سے باوضو قبلہ رخ ہو کر پر کیا کریں۔

جب نقش تمام لکھ لیا کریں تو ہر نقش کے درمیانی فاصلے پر جہاں پانچ کا ہندسہ ہے اور نیچے ''دولت'' کا لفظ لکھا ہے قلم کی نوک اسم ''دولت پر رکھ کر پانچ (۵) مرتبہ اللہ کو اسم اعظم ''یاوہاب'' کے ذریعے پکاریں۔ پھر قلم کی نوک ''ب۲'' کے خانہ میں ''ب'' پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کو دو مرتبہ اسم اعظم ''یاوہاب'' کے ذریعے پکاریں۔ آخر میں قلم کی نوک ''وہاب'' کے خانہ

میں اسم اعظم پر رکھیں ہر نقش پر یہ عمل کریں۔ تمام نقوش پر عمل ختم کرنے کے بعد انہیں حفاظت سے رکھ دیں اسی طرح یہ عمل چودہ روز تک کریں یاد رہے نقش روزانہ ایک چھیانوے بار لکھنے ہیں ان نقوش کی گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر ایسے پانی میں ڈال دیں جہاں مچھلیاں ہوں یہ اختیار ہے کہ روزانہ گولیاں بنا کر ڈال دیا کریں یا دو چار دن کے جمع کے یا آخر میں سب جمع کر کے ڈال دیں۔ صرف چودہ دن کا عمل ہے پندرہویں دن صرف ایک نقش روزانہ لکھا کریں اور اسی ترکیب سے پڑھا کریں۔ چودہ دن کے اندر چودہویں دن یا زیادہ سے زیادہ پندرہویں دن غیب سے آپ کو فائدہ ہونا شروع ہو جائے اور ہمیشہ یہ فائدہ ملتا رہے گا جب تک قاعدہ کے مطابق ایک نقش روزانہ لکھتے رہیں گے۔ کوئی تاریخ ماہ و دن یا ساعت معین نہیں جس وقت فرصت ملے لکھ لیا کریں۔ شرط یہ ہے کہ درمیان میں کوئی دن ناغہ نہ ہو اگر ایسا ہوا تو عمل پھر از سر نو شروع کرنا ہوگا اس عمل کو کریں خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔

متبرک نقش ملاحظہ فرمائیں۔

۶	وہاب	ح۸
۷	دولت۵	ب۲
۱	۹	د۴

طلسم جفر ایسا مستند اور معتبر ہوتا ہے کہ کچھ نہ کچھ اپنے عامل کو اثر دکھائے بغیر نہیں جو اصحاب قوانین علم سے بہرہ کامل رکھتے ہیں وہ تو حکم لگا کر کام کرتے ہیں لیکن عوام بھی کے فیض سے خالی نہیں رہتے جو قوانین کی تکمیل نہ کر سکتے ہوں کیونکہ علم جفر بزرگوں اماموں اور پیغمبروں کا علم ہے اور قرآن پاک سے اخذ کیا گیا ہے (اور کل کتاب سماوی قرآن پاک کا یہ اعجاز ہے کہ اس کا پڑھنا، سننا، مس کرنا، دیکھنا، غرضیکہ اس کا ہر جزو با برکت اور ثواب ہے اسی طرح جز کا ہر ہر جز تاثیر رکھتا ہے آج کل کساد بازاری اور ملاز میں کمی ایسی ہے کہ جو اصحاب برسر روزگار ہیں ان کو تو کوئی احساس نہیں مگر جو اصحاب تلاش

ملازمت میں پریشان پھرتے ہیں ان سے دریافت کرو کہ مشرق سے مغرب تک تلاش کرو تو مستقل اور حسب منشاء ملازمت عنقا ہے۔ سیکنڈوں نوجوان مایوس ہو کر خودکشی کر چکے (یا رغبت رکھتے ہیں) ان اصحاب کے لئے جو باوجود تلاش کرنے کے اب تک حصول ملازمت میں کامیاب نہیں ہوئے بس ایک خاص عمل جو بہت سے بزرگوں سے منقول ہے تحریر کرتا ہوں جو صاحب اس عمل کو کریں گے بحکم خدا ان کی ملازمت کے بندوبست غیب سے ہو جائے گا۔ عمل کے دوران و (بعد) دنیاوی طریق پر کوشش ترک نہ کریں۔ عمل کا اثر اسباب کے پردہ میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

عمل ملاحظہ فرمائیں۔

ا	ب	ت	ث	ج	ح	خ	د	ذ	ر	ز	س	ش	ص	حروف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	اعداد
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	ل	م	ن	و	ھ	ع	حروف
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰	اعداد

مربع آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۴	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

اپنا نام یا سائل کا نام لکھ کر اس کے حروف جدا جدا لکھیں۔ ان حروف کے اعداد شمسی ابجد سے حاصل کریں۔ کل اعداد جو حاصل ہوں۔ ان میں تین سو اکتیس (۳۳۱) اعداد اور جمع کر دیں جو اعداد حاصل ہوں ان کا مربع آتشی چال (جو معروف ہے) سے مرتب کریں یہ عمل عروج ماہ میں جمعہ کے دن طلوع آفتاب کے وقت سے ایک گھنٹہ کے اندر اندر کریں مربع پر کرتے وقت بخور صندل سرخ یا سفید ہو جلائیں۔ قبل طلوع آفتاب غسل کریں۔ اور

پاکیزہ لباس پہنیں۔ خوشبو وغیرہ لگائیں اتنی کہ کمرہ خوشبو سے مہک رہا ہو جگہ پاک صاف ہو جب مربع پر کر چکیں تو اس کو عطر لگائیں اس قدر کہ وہ ڈوب جائے بعد ازاں اس مربع کو اپنے سامنے چسپاں کر کے یا کسی چیز میں لٹکا کر نگاہ اس پر رکھتے ہوئے ایک ہزار دو سو چونتیس (۱۲۳۴) مرتبہ یہ عمل پڑھیں۔

یَا رَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ

احتیاط یہ کہ تعداد میں کمی بیشی نہ کریں۔ عمل پڑھنے کے بعد وہاں سے اٹھ آئیں۔ مگر نقش کو اسی جگہ اسی حالت میں رہنے دیں۔ اسی طرح روزانہ اتنی ہی تعداد میں یہ عمل پڑھا کریں۔ اس کی میعاد زیادہ سے زیادہ اکیس یوم ہے۔ بحکم خدا اکیس یوم میں غیب سے مستقل اور حسب منشاء ملازمت کا بندوبست ہو جائے گا اگر خدا نہ کرے اکیس یوم میں ملازمت کا بندوبست نہ ہوا تو آپ عمل ختم کر دیں۔ مگر نقش کو اسی جگہ آویزاں یا چسپاں رہنے دیں اس وقت تک کہ ملازمت کا بندوبست نہ ہو جائے۔ اگر اکیس یوم سے قبل ملازمت کا بندوبست ہو جائے تو اسی دن عمل ختم کر دیں دوسرے دن عمل نہ پڑھیں، اور کامیابی کے بعد نقش کو دریا میں بہا دیں یا پاک زمین میں دفن کر دیں اور حسب توفیق شیرینی پر فاتحہ دے کر اس کا ثواب بروح مطہر جعفر صادقؑ پہنچا کر بچوں میں تقسیم کر دیں۔

یاد رہے کہ وقت کی قید پہلے دن ہے کہ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک عمل شروع کریں۔ باقی دنوں میں اپنی فرصت کا وقت مقرر کریں لیکن جو وقت مقرر کریں باقی ایام میں اسی وقت مقررہ پر عمل پڑھیں۔

ساعات سیارگان کا علم رکھنے والے ساعت زہرہ میں عمل کریں تو پھر عمل میں زیادہ قوت پیدا ہوتی ہے۔ عمل جب شروع کریں تو ساعت زہرہ ہی ہو۔ ختم جب چاہے کر لیں۔

اس عمل کو عقیدہ اور یقین کے ساتھ کریں انشاء اللہ محروم نہ ہوں گے۔

مثال:

اسم سائل = ظ ف ر ا ن ج م (علیحدہ حروف ہیں)

ظفر انجم: ۸۰+۲۰۰+۱۰+۱۰+۱+۷۰۰+۵+۲۰۰ (اعداد ابجد شمسی سے)

کل ۱۵۹۶+۳۳۱ = ۱۹۲۷

مربع آتشی چال کے لئے = ۱۹۲۷-۳۰+۱۸۱۹۷

۱۸۹۷/۴ = ۴۷۴ کسرا

۸۷۶

۴۷۴	۴۸۸	۴۸۴	۴۸۱
۴۸۵	۴۸۰	۴۷۵	۴۸۷
۴۷۹	۴۸۲	۴۹۰	۴۷۶
۴۸۹	۴۷۷	۴۷۸	۴۸۳

☆☆☆☆☆

حروف ابجد کے کرشمات

ابجد میں کل اٹھائیس حروف ہیں اور بائیس نقطے ہیں۔ ابجد کے تمام حروف کے اعدا 5995 ہیں یہ حروف مکتوبی کہلاتے ہیں اور جہاں عملیات میں لکھا ہوا ہو کہ اس حرف کو مکا لکھو۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ جیم مکتوبی لکھو تو ہم اس طرح لکھیں گے "ج" حروف ابجد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

ابجد ہوز: علم جفر جامع کی بنیاد حروف ابجد۔ ہوز، حطی، کلمن، سعفص قرشت پر رکھی ہے اسے ابجد قمری بھی کہتے ہیں۔

حروف شمار: کسی عبارت کے حروف کو شمار کرنا اور جو تعداد حروف ہو اسی کو عدد بھ اس کے حروف بنانا۔

بسط حرفی: الفاظ کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھنا۔ مثلاً محمد کا بسط حرفی م۔ ح۔ م۔ ہے۔

حروف متحضرہ: جو حروف سوال سائل اور طالع وقت وغیرہ سے حاصل ہوں۔

حروف حاصلہ یا مستحصلہ: جو حروف بسط وغیرہ سے حاصل کیے گئے ہوں۔

حروف ملفوظی: ابجد کے وہ حروف جو تلفظ میں سہ سرخی ہوں مگر پہلا اور تیسرا حرف ایک جیسا نہ ہو مختلف ہوں وہ تعداد میں ۱۳ ہیں۔

ا۔ ج۔ د۔ ذ۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ع۔ غ۔ ق۔ ک۔ ل

حروف مکتوبی: وہ حروف جو تلفظ میں سہ سرخی ہوں۔ مگر پہلا اور تیسرا حرف ایک ا ہو۔

حروف مسروری: دو حرفی نام والے حروف۔ یہ بارہ ہیں۔ با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را زا۔ طا۔ ظا۔ فا۔ ھا۔ یا

استخباء: اس میں حروف کی جماعت بندی کر کے پھر ان کو بالترتیب امتزاج د ہیں۔ ترتیب درج ذیل ہے: ملفوظی، مکتوبی، مسروری

حروف نورانی: وہ حروف ہیں جو قرآن شریف کی بعض سورتوں کے شروع میں تے ہیں۔ ان کو حروف مقطعات بھی کہتے ہیں وہ چودہ حروف ہیں۔

ا۔ ہ۔ ح۔ ط۔ ی۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ س۔ ع۔ ص۔ ق۔ ر

حروف ظلمانی: جو حروف جو رانی کے علاوہ ہیں۔ ب، ج، د، و، ز، ف، ش، ت، خ، ذ، ض، ظ، غ

حروف صامت: جو بے نقطہ ہوں اور ۱۳ ہیں: ا، ح، د، ر، س، ص، ذ، ز، ش، ض، ظ، ق، ن، ی

حروف ناطق: منقوط حروف ہیں اور وہ ۱۵ ہیں۔ ب۔ ت۔ ث۔ ج۔ خ۔ ذ۔ ش۔ ض۔ ظ۔ غ۔ ف۔ ق۔ ن۔ ی

حروف تواضیہ: جن کے ہم شکل اور حروف ہوں جیسے ب، ج، د، ر، س، ص، ط، ع

حروف غیر تواضیہ: جن کی صورت کے اور حروف نہ ہوں اور وہ دس ہیں۔ ف۔ ق۔ ک۔ ل۔ م۔ ن۔ و۔ ہ۔ ی باقی ۱۸ حروف تواضیہ ہیں۔

حروف صمرانیت: یہ پانچ حروف ہیں لوح محفوظ پر مرقوم ہیں۔ ان کا مجموعہ اجر ہے باقی حروف تہجی حروف کے اعوجاج اشکال سے پیدا ہوتے ہیں۔

جدول مراتب عناصر: موافق عنصر کو اس کے موافق عنصر کے اسی مرتبہ میں ضم کر لینا۔

حروف نورانی اور سبعہ سیارگان: حروف نورانی کی سات سیاروں پر تقسیم کو کہتے ہیں جس کی ترتیب درج ذیل ہے۔

زحل: الم۔ الص۔ الر
مشتری: الر۔ الر۔ الر۔ الر
مریخ: الر۔ کھیعص۔ طه۔ طسم
شمسی: طس۔ طسم۔ الم۔ الم

زہرہ: الم۔ الم۔ یٰس۔ صٓ

عطارد: حم۔ حم۔ حمعق۔ حم

قمر: حم۔ حم۔ حم۔ ق۔ ن

غیر مکرر الر: کہیعص۔ طس۔ حم۔ ق۔ ن اور اسی طرح تمارے ستارے جو چارو طرف سرگرم سفر میں چار طبائع پر ہیں اس کی تشریح جدول عناصر حروف نورانی وظلمانی دیکھئے۔

عناصر	حروف نورانی	حروف ظلمانی
آتشی	و۔ہ۔ط۔م	ف۔ش۔ذ
بادی	ی۔ن۔ص	ب۔و۔ت۔ض
آبی	ک۔س۔ق	ج۔ز۔ث۔ظ
خاکی	ح۔ل۔ع۔ر	د۔خ۔غ

اطرارف مندرجہ ذیل طریقہ سے معلوم کرتے ہیں جس عنصر کا نقش ہو اس جانب کرتے ہیں بشرطیکہ رجال، الغیب کا بھی لحاظ ہو۔

عنصر	آتشی شرقی	بادی غربی	آبی جنوبی	خاکی شمالی
بروج	حمل۔ اسد۔ قوس	ثور۔ سنبلہ۔ جدی	جوزا۔ میزاج۔ دلو	سرطان۔ عقرب۔ حو
ستارہ	مرغ۔ شمس۔ مشتری	زہرہ۔ عطارد۔ زحل	عطارد۔ زہرہ۔ زحل	قمر۔ مرغ۔ مشتری

جفار کے نزدیک عناصر کی ترتیب یہ ہے۔ آتش، خاک، باد اور آب، جفر کے ان عملیات میں جن میں بروج اور کواکب کے حروف یا مؤکلات لیے جائیں۔ ان میں جفر کے طریقہ سے عمل کرتے ہیں۔

اعراب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ مرکبات حروف، مؤکلات واعوان کو پڑھنے کے درج ذیل طریقہ سے اعراب دیے جاتے ہیں۔

پیش کے حروف: آتشی، اُ، ھُ، طُ، مُ، فُ، شُ

زبر کے حروف: بادی، وی ن ص ت

زیر کے حروف: خاکی، ا، ح، ل، ع، د، ن، خ

اگر کوئی جزم والا شروع میں آجائے تو اس کو زیر دے دیں۔

جزم کے حروف: خاکی، د۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر

اسی الٰہی یا کسی اسم کے سہ حرف کے مطابق موکل لینا ہو تو جدول حروف ابجدی مع مؤکلات دیکھیں جو درج ذیل ہے۔

مزاج حروف	اعداد موکل	حوف کے موکل	اعداد	حروف
آتشی	۳۸۲	اسرافیل	۱	ا
بادی	۲۴۷	جبرائیل	۲	ب
آبی	۱۱۲	کلکائیل	۳	ج
خاکی	۲۵۰	دردائیل	۴	د
آتشی	۲۶۲	دوریائیل	۵	ھ
بادی	۷۶۲	رفتمائیل	۶	و
آبی	۳۸۲	شرفائیل	۷	ز
خاکی	۵۹۰	تنکفیل	۸	ح
آتشی	۱۴۳	اسمائیل	۹	ط
بادی	۷۳۳	سراکیتائیل	۱۰	ی
آبی	۲۶۳	حروزائیل	۲۰	ک
خاکی	۶۱	طاطائیل	۳۰	ل
آتشی	۲۸۸	رویائیل	۴۰	م
بادی	۸۶	حولائیل	۵۰	ن
آبی	۱۱۲	ہموائیل	۶۰	س

خاکی	۸۲	لرمائیل	۷۰	ع
آتشی	۳۶۹	سرحماکیل	۸۰	ف
بادی	۹۱	ابجمائیل	۹۰	ص
آبی	۳۲۱	عطرائیل	۱۰۰	ق
خاکی	۱۰۸	امواکیل	۲۰۰	ر
آتش	۳۸۷	ہمرائیل	۳۰۰	ش
بادی	۳۱۹	عزرائیل	۴۰۰	ت
آبی	۱۱۲	میکائیل	۵۰۰	ث
خاکی	۱۰۷	مہکائیل	۶۰۰	خ
آتشی	۲۴۸	اہرائیل	۷۰۰	ذ
بادی	۱۴۱	عطکائیل	۸۰۰	ض
آبی	۶۴۸	تورائیل	۹۰۰	ظ
خاکی	۶۷۸	لوخائیل	۱۰۰۰	غ

اساس: سوال کا جواب نکالنے میں ابتدائی منازل طے کر کے جو سطر حروف تیا ہوتی ہے اور خانہ بندی کر کے لکھی جاتی ہے اسے اساس کہتے ہیں۔

نظیرہ: اساس کے حروف کے نیچے دوسری سطر میں ایسے حروف لکھنا جو ترتیب ابج میں نہ راہو ال حروف ہو مثلاً

اساس: اب ج د=نظرہ
نظیرہ: س۔ ع۔ ف۔ ص= اساس

زبر و بنیات: اصطلاح جفر میں ہر سہ اقسام کے حروف کے ناموں سے پہا حرف زبر باقی بنیات کہلاتے ہیں۔ ملفوظی اور مکتوبی میں دو دو بنیات ہیں۔ باقی سروری میں

ایک وہ بھی حرف الف جو قابل اعتبار نہیں۔

استنطاق: اعداد سے حروف پیدا کرنا۔ مثلاً اعداد ۲۲۲ حروف ب ک اعداد بلحاظ طاق و جفت چار قسم پر ہیں۔ اعداد طاق کو فرد اور جفت کو زوج کہتے ہیں۔

فرد الفرد: وہ عدد ہے کہ فرد عددوں کے درمیان ایک فرد ہو۔ مثلاً

۳=۱۱۱=اج ھ ز ط ی ل ن ع ص ش ق ث ذ ظ غ

زوج الفرد: وہ عدد ہے کہ ایک زوج درمیان دو فرد کے ہو مثلاً

۴ = ۱۲۱ ک م س ف ر ت خ ض

زوج الزوج: وہ عدد ہے کہ دو زوج عددوں کے درمیان ایک فرد ہو مثلاً ۵=۲۱۲ ی ل ف ع ص ق ش ث ذ ظ

اعداد تامہ: وہ عدد جس کا نصف ربع۔ خمس پورا ہو سکے اور مسدس وغیرہ سے جو عدد بچے وہ اصل عدد سے مشابہ ہو جیسے ۔۴

اعداد زائدہ: جس کا نصف وغیرہ پورا نہ ہو جیسے ۴۱

اعداد ناقصہ: جو تین پر تقسیم ہو سکے جیسے ۱۵ اور اس کا نصف پورا نہ ہو۔

مدخل کبیر: کسی کلمہ یا عبارت کے اعداد ابجدی لے کر ان کو جمع کرنا۔ اس کو وقف بھی کہتے ہیں۔

مدخل وسیط: مدخل کبیر کے دائیں طرف سے ایک درجہ کم کر کے دوسرے درجہ میں جمع کرنا۔ مثلاً ۱۳۲ مدخل کبیر اور ۱۵ مدخل وسیط ہوگا۔

مدخل صغیر: مدخل وسیط میں یہی عمل کرنا مثلاً ۱۵ مدخل وسیط اور ۶ مدخل صغیر ہوگا۔

مدخل اصغر: صغیر میں یہی عمل کرنا

مدخل کبیر: ۱۳۲
مدخل وسیط: ۲+۳=۱۵
مدخل صغیر: ۵+۱=۶

عموماً پہلے تینوں مداخل پر عمل ختم ہو جاتا ہے ان کو مداخل ثلاثہ کہتے ہیں۔

استخراج: سوال سائل سے جواب نکالنا

تخلیص: حروف وال سے مکرر حروف گرا دینا۔

طالع وقت: سوال سائل کے وقت آفتاب کس برج میں ہے اور کتنے درجے طے کر چکا ہے۔

منسوب: تکسیر کی سطور کو دائیں سے بائیں پڑھنا۔

مقلوب: تکسیر کی سطور کو بائیں سے دائیں پڑھنا۔

عمق: تکسیر کی سطور کو اوپر سے نیچے پڑھنا۔

عرض: تکسیر کی باقی سطور کو اوپر سے نیچے یا نیچے سے اوپر پڑھنا

اوتاد: زائچہ نجوم کا ۱۔۴۔۷۔۱۰ خانہ اوتاد کہلاتا ہے اس سے مسائل کے احکام زمان حال استخراج ہوتے ہیں۔

مائل اوتاد: زائچہ نجوم کا ۲۔۵۔۸۔۱۱ خانہ حالات مستقبل ظاہر کرتا ہے

زائل اوتاد: زائچہ نجوم کا ۳۔۶۔۹۔۱۲ خانہ اس سے احکام ماضی معلوم ہوتے ہیں۔

فائدہ: حروف ابجد میں سطر (مستحصلہ یا مستخضرہ) میں پہلا حرف اوتاد دوسرا مائل اوتاد اور تیسرا زائل اوتاد گنتے ہیں اور ترتیب حالات، ماضی، حال اور مستقبل معلوم کرتے ہیں۔

اعداد مجمل: ابجد قمری سے لیے جاتے ہیں۔

اعداد مفصل: ابجد ملفوظی قمری سے لیے جاتے ہیں جیسے الف با تا۔

اعداد مبسوط: ابجد عربی عددی سے لیے جاتے ہیں۔

ابجد شمسی: اب ت ث ج ح والی کہلاتی ہے۔

ابجد قمری: ابجد ہوز حطی کو کہتے ہیں۔

قرآن السطرین: سطور کے امتزاج کو کہتے ہیں۔ ایک حرف ایک سطر کا لے کر اور دوسرا حرف دوسری سطر کا لے کر ملاتے ہیں۔ مثلاً احمد اور علی کے نام کو ملاتا ہے۔ ملانے والی سطر کو قرآن السطرین کہتے ہیں۔

زایدالنور: عروج ماہ کو زائدالنور کہتے ہیں۔ یعنی چاند کے پہلے ۱۴ دن

کسیرالنور: چاند کے باقی ۱۴ دنوں کو کسیرالنور کہتے ہیں۔ ان دنوں کو ناقص النور بھی کہا جاتا ہے۔

زائدالنور میں اعمال خیر اور ناقص النور میں اعمال شر تیار کرتے ہیں۔

بسط حرفی: الفاظ کو علیحدہ علیحدہ حروف میں لکھنا۔

اقسام کسر: علم جفر میں کسر کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ منطق

۲۔ اصم

منطق کسور: تقہ شہودہ کو کہتے ہیں۔ یعنی اس کے نصف، تیسرا حصہ، چوتھائی، پانچواں، چھٹا، ساتواں، آٹھواں، نواں اور دسواں حصہ ہو سکیں۔

امہات الکسور: دس حصوں تک کی تم کسور کو امہات الکسور کہتے ہیں۔

اصم: وہ کسر ہے جس کی تعبیر جزو کے ممکن نہ ہو اور وہ منطق کسور کے علاوہ مثلاً ۲۲ کا بائیسواں جزو دس ہوئے اور چوالیسواں پانچ ہوئے۔

اقسام اعداد: بنا بر حصر عقلی کے عدد کی تین قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ تام

۲۔ زائد

۳۔ ناقص

حصر کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

۱۔ حصر عقلی

۲۔ حصر استقرائی

حصر عقلی: جو نفی و اثبات کے اندر واقع ہو مثلاً جو عدد فرض کیا جائے گا۔ وہ تین ح

سے خالی نہیں ہوتا یا تو اس کے اجزاء صحیحہ بسیط مساوی ہوں گے۔ اگر مساوی ہوں گے تو وہ عدد تام کہلائے گا۔ اگر مساوی ہوں تو لازمی ہے کہ اصل عدد سے وہ کم ہوں یا زیادہ تو اگر کم ہوں گے تو عدد ناقص کہلائے گا اگر زیادہ ہوں گے تو عدد زائد کہیں گے۔ اس طرح سے جو تقسیم واقع ہوتی ہے عقلاً کل اقسام کا حصہ اس میں آ جاتا ہے۔ اس میں کسی قسم کی کسر باقی رہنے کا احتمال نہیں ہوتا۔

حصہ استقراقی: اس کو کہتے ہیں جس میں اقسام مخص بلیع جمع کریں۔

تناسب اعداد: اعداد کے اندر چار قسم کی نسبتیں قائم ہوتی ہیں۔

۱۔ متماثل ۲۔ متداخلین
۲۔ متوافق ۳۔ متبائنین

مذکورہ بالا چاروں نسبتوں کو تناسب اعداد کہتے ہیں۔

متماثل: وہ اعداد ہیں جو آپس میں مساوی ہوں۔ مثلاً دو اور دو چار اور چار وغیرہ۔

متداخل: وہ اعداد جو آپس میں مساوی نہ ہوں بلکہ ایک کم ہو دوسرا زیادہ۔ اگر ایک اقل اس کثرت کو فنا کر دے اور وہ مساوی تقسیم ہو جائے تو اس میں نسبت تداخل ہو گی مثلاً چار اور آٹھ کے درمیان۔ بیس اور سو کے درمیان نسبت تداخل ہے اس لیے کہ تقسیم کے بعد ایک عدد اقل فنا ہو جاتا ہے۔

متوافق: اگر دونوں اعداد کا اقل کثر کو فنا نہ کرے بلکہ ایک ایسا عدد ثالث نکل آئے جو دونوں کو فنا کر دے اس طرح کہ مقسوم علیہ کو باقی پر تقسیم کرتے جائیں یہاں تک کہ باقی کچھ نہ بچے تو ہم اس عدد ثالث کو پا لیں گے جس سے دونوں عدد تقسیم ہو جاتے ہیں۔ اس لیے اگر ان دونوں اعداد کے درمیان عدد ثالث نکل آیا تو ان میں نسبت متوافق قرار پائے گی۔

جو کسر کہ اس عدد ثالث کی مخرج ہو گی وہی دفق ان عدد میں متوافقین کا ہو گا۔ مثال کے طور پر عدد ۲۸، ۱۰۰ میں نسبت نکالنی ہے۔ ہم ایک سو کو ۲۸ پر تقسیم کریں گے تو حاصل قسمت ۳ اور باقی ۱۶ بچے پھر ۲۸ مقسوم علیہ کو ۱۶ پر تقسیم کریں گے۔ پھر مقسوم علیہ ۱۶ کو ۱۲ پر تقسیم کیا تو باقی

بچے چار۔ پھر ۱۲ مقسوم علیہ کو ۴ پر تقسیم کیا تو باقی صفر بچا۔

بتامین: اگر دونوں عدد فنا نہ ہوں بلکہ تقسیم کے بعد کچھ باقی رہے تو ان دونوں اعداد میں نسبت بتائیں قرار دیں گے۔

مثلاً ۱۱۳ اور ۸ کا عدد لیں ۱۳ کو ۸ پر تقسیم کیا باقی بچے ۵، ۸ کو ۵ پر تقسیم کیا تو باقی بچے تین ۶ کو ۳ پر تقسیم کیا باقی بچے دو۔ ۳ کو ۲ پر تقسیم کیا تو باقی بچا ۱۔

☆☆☆☆☆

مستحصلہ

ابجد کے ۲۸ حروف ہیں۔ اور ریاضی کا عام قاعدہ یہ ہے کہ جس قدر اعداد مراتب عددی میں ہوں گے۔ اتنی ہی صورتوں میں متشکل ہو سکیں گے اس حساب سے ابجد کے ۲۸ حرفوں میں سے ہر حرف سے ایک ابجد پیدا ہوگی اور ایک ابجد سے ۷۸۴۔ ابجدین پیدا ہوں گی۔ منجملہ ان کے ایک قطب یا ابجد منازل قمر بھی ہے اکثر جفار نے ان طریقوں سے مستحصلہ حل کیا ہے۔ ابجد قطب یہ ہے۔

س	و	ا	ل	ع	و	ی	م	ح	ی	خ	ز	ت	ف
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰
ص	ن	ظ	غ	ر	ب	ش	ک	ض	ط	ھ	ج	ذ	ث
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰	۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۶۰۰	۷۰۰	۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

یہ ایک خاص قاعدہ مستحصلہ کا ہے۔ اور مستحصلہ کے متعلق تمام بزرگوں نے اعلان کر دیا ہے کہ مستحصلہ ایک خداداد قوت ہے کسی کے سمجھائے سمجھ نہیں آتا۔ دماغ روشن۔ عقل خداداد اور غیبی طاقت جب تک امداد نہ کرے مستحصلہ حل نہیں ہوتا۔ اس قاعدے سے کبھی سوال کا جواب مکمل حل نہیں ہوتا۔ مگر اکثر صاف جواب برآمد ہوتا ہے۔

طریقہ: سوال کے تمام حروف مفرد کر کے تخلیص کرو۔ اور تخلیص میں نام سائل شامل کرو۔ (سائل کے نام کی تخلیص نہ کرو) ان تمام حروف کو ایک سطر میں بچھاؤ (سوال کے حرف مخلص اور سائل کے نام سالم) اور ہر حرف کے نیچے (ابجد اصلی سے اعداد لکھو۔ اب ابجد قطب کو ملاحظہ کرو۔ کہ ان میں ان اعداد کے کون سے حروف ہیں۔ بس ان کے مطابق تبدیل کرو۔ مثلاً آپ کے یہاں س ہے آپ نے اس کے تحت ۶۰ عدد لکھے ہیں۔ ابجد قطب میں ص کے ۶۰ ہیں۔ پس بجائے س کے ص تحریر کرو۔ اب یہ سطر بچھ گئی۔ اس ایک سطر کے دو نظیرہ علیحدہ علیحدہ دو ایک ابجد اصل سے ایک ابجد قطب ہے۔ ان دونوں نظیروں کو

اہمی مرکب کرلو۔ یعنی ایک حرف نظیرہ ابجد اصلی سے ایک ابجد قطب سے۔ اب یہ ایک سطر ہوگئی۔ اب دو دو حرف کی طرح دیگر تیسرا حرف لکھتے جاؤ۔ حرف خالص شدہ جواب ہوگا۔ جواب گویا نہ ہو۔ تو تین تین حرف کی طرح دو۔ اسی طرح چار چار کی یا پانچ پانچ کی یا چھ چھ کی یا سات سات کی طرح دو۔ کوئی ایک طرح سے جواب برآمد ہوگا۔ جواب کامل کرنے کے لئے حروف متشاکلہ کو بدل لینا جائز ہے۔ اسی طرح ایک یا دو حروف کا مقدم ومؤخر کر لینا بھی جائز ہے۔ اسی طرح ایک یا دو حروف کا چھوڑ دینا بھی جائز ہے۔ مستحصلہ کوئی نبوت نہیں جو ختم ہو چکی ہے۔ یہ ایک علم ہے اور علم کسی کی میراث نہیں۔ جو کوشش کرے گا پائے گا۔ ہاں یہ مشکل ہے کہ کوئی صاحب علم سیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ اور مستحصلہ آجائے جس شخص کو الف بے نہیں آتی۔ وہ درّہ نادرہ کیسے حاصل کرلے گا۔ فارسی زبان پڑھو۔ پھر درّہ نادرہ کوئی چیز نہیں۔

☆☆☆☆☆

خواص الحروف

الف: صبح سویرے بستر پر اٹھنے سے پہلے لیٹ کر ایک ہزار بار الف زبان پر لائیں ذکر کریں صاحب ثروت ہوں گے۔

ب: گیڈر کی کھال پر ہزار دفعہ حروف ب لکھیں اور دشمن کا نام بمعہ والدہ کے لکھیں ان شاء اللہ دشمن دفع ہو جائے گا۔ قدی ہزار بار پڑھے رہائی ملے گی۔ اگر ہزار دفعہ ہر روز پڑھیں تو کوئی مصیبت نہ آئے گی۔ بلی کے چمڑے پر لکھیں تیرف سے نجات ملے گی۔

ت: سفید حریرہ پر خوشبو والے تیل سے چار سو مرتبہ لکھیں، مردوں میں عزت ہوگی۔ ہر روز جگہ اور وقت پر ۴۰ دن سو دفعہ ہر روز پڑھیں تو انشاء اللہ ہر مقام پر فتح حاصل ہوگی۔

ث: پانچ سو حروف لکھ کر بچے کے سرہانے رکھیں۔ بچہ ہرگز نہ رونے پائے گا۔

جیم: کوزہ مصری پر ۲۴ حروف جیم لکھیں اور قولنج والے کو کھلائیں انشاء اللہ قولنج ختم ہو جائے گا۔

خواہ کیسا ہی مریض کیوں نہ ہو ۳۵ حروف ج پیالہ میں لکھ کر پلائیں۔ شفایاب ہوں۔ انشاءاللہ۔

خ: بارہ ٹھیکریوں پر لکھ کر باغ کے کونوں میں دبائیں۔ انشاء اللہ باغ کی نشو ونما خوب ہوگی۔ سات بار لکھ کر نیچے غائب کا نام لکھیں غائب کا پتہ چل جائے گا۔

د: حریرہ سفید پر ۳۵ دفعہ لکھیں اور سر پر رکھیں بے حساب نعمتیں ملیں گی۔ ۳۵ حروف ہرن کی کھال پر لکھ کر اپنے پاس رکھیں حافظہ تیز ہوگا۔

ذ: پڑھنے سے دولت کو زوال نہیں آئے گا سات سو بار میٹھی شے پر پھونک مار کسی کو کھلا دیں دشمن کی نظروں میں محبوب ہوگا۔

ر: درد شقیقہ کے لیے پانچ مرتبہ ماتھے پر لکھیں۔ اتوار کے دن ایک سو دفعہ عمارت کی بنیاد پر لکھیں خراب نہ ہوگی۔ ستر دفعہ سفید مرغ کے کان میں لکھ کر ڈال دیں مرغ دفینہ کی جگہ کریدے ۷۰ حروف لکھ کر گدھے کے کان میں رکھیں پھر نکال کر قلعی شدہ برتن میں رکھیں

اوپر نمک ڈال دیں رات کو سرہانے رکھ کر سو جائے دفینہ نظر آئے گا۔

ز: پڑھنے سے خوف دور ہو جائے گا۔

س: ۲۱ حرف لکھ کر درخت کے پتے پر لکھیں اور ساتھ گم شدہ کا نام تحریر کریں شخص جلد واپس آئے گا۔ ۶۰ مرتبہ ظہر کی نماز کے ساتھ پڑھیں صاحب کرامت ہوگا۔ ۶۰ حرف لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں جلدی باتیں سیکھ جائے گا۔

ش: قفل کی لوح پر بیالیس عدد فرما کے حساب سے قفل کی تعداد کو کسی بن بیاہی لڑکی کے کپڑے میں باندھ کر گزرگاہ میں پھینک دیں نصیب کھل جائے گا جلد شادی ہوگی ۴۰۰ حرف الگ الگ کاغذ پر لکھ کر روٹی میں ملا کر ایک ایک کر کے کتے کو کھلائیں زبان بندی کے لئے بہتر ہوگا۔

اگر سوتے وقت حاملہ کا نام لے کر تین سو بار پڑھ کر سو جائیں بچی یا بچہ خواب میں نظر آئے گا۔

ص: پیدل چلتے وقت پڑھیں تھکاوٹ نہ ہوگی۔

ض: آٹھ سو دفعہ کھانے کی شے پر پڑھیں اور مرگی والے کو کھلائیں شفاء ہوگی۔ ایک سانس میں دس دفعہ پڑھیں اور ہتھیلی پر بھی لکھیں۔

ط: زبان بندی کے لئے ہر وقت ورد رکھیں۔ دشمن کے نرغے سے نکلنے کے لئے ایک سانس میں دس بار پڑھیں ہتھیلی پر بھی لکھیں۔

ظ: صبح کے وقت ۹۰۰ دفعہ پڑھیں دشمن دفعہ ہوگا دشمن کے گھر کی طرف پھونکیں اگر ۹۰۰ دفعہ مرگی والے کو پلائیں صحت کاملہ ملے گی شفاء ہوگی۔

غ: ۱۰۰۰ دفعہ پڑھ کر دشمن کی طرف منہ کر کے پھونک ماریں ان شاء اللہ کامیابی ہو گی۔

ف: چینی کے پیالہ پر لکھیں ۸۰ دفعہ یا فتاح پڑھیں حاملہ کو پلائیں بچہ جلدی ہوگا ہر روز ۸۰ دفعہ دشمن کے گھر کی طرف منہ کر کے پڑھیں۔ دشمن ہلاک ہوگا بہتر تو ۸۰ دن کے

لئے اچھا ہے۔

ق: کاغذ پر ۲۰۰ دفعہ لکھیں نیچے نام لکھیں خواب بندی ہوگی۔

ل: چھری پر ۷۱ دفعہ لکھیں ۷۱ دفعہ پڑھ کر بادام کی دو عدد گریوں پر پڑھیں جوڑا ہوں مرد عورت میں محبت پیدا ہوگی۔ وقت اور جگہ کی قید کے ساتھ ۲۰ دفعہ پڑھیں دشمن سے نجات ملے گی۔

م: ۱۵۱ دفعہ سیب پر لکھیں۔ با کمال محبت ہوگی۔ مطلب کے لیے ۹۰ دفعہ پڑھ کر آدمی پر دم کریں مطلب حاصل ہوگا۔ ۴۰ حروف پیالہ پر لکھیں حافظہ تیز ہوگا۔

ن: فولادی چھری پر ۱۰۶ دفعہ لکھ کر نام ساتھ لیکر دیوار میں گاڑ دیں خواب بندی ہوگی۔

ھ: قبرستان کی مٹی پر ۴۰ بار پڑھ کر دشمن کے گھر ڈالیں گھر تباہ ہوگا۔

ی: حریرہ سفید پر تیل سے سو بار لکھیں۔ حاسدوں سے بچیں آلات وزراعت پر سو بار لکھیں زراعت زیادہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆

بلندی مراتب اور ہر دلعزیزی خلایق

حرف الف کی تاثیر

میں نے اس طریق کار کا ذکر و نور الجفر میں بھی کیا ہے۔ حروف تہجی کے خواص اور طریق کار سے جو لوگ واقف ہیں۔ وہ اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں انہی حروف میں خیر و شر کا عمل نظام ہے۔ جن پر عمل کرنے کے طالب مطلوب و مقصود گو حاصل کرسکتا ہے بلندی مرتبہ اور کشائش کاروبار۔ ہر دلعزیزی خلائق کے لئے حرف الف کفایت کرتا ہے جس کے استخراج کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

تمام حروف تہجی کے استعمال میں گیارہ موازین کا استخراج کیا جاتا ہے اس لئے اس عمل میں بھی گیارہ موازین کا استخراج کریں گے۔ (۱) منزل حروف (۲) طالع وقت (۳) صاحب طالع (۴) ساعت (۵) یوم (۶) برج قمر (۷) صاحب برج (۸) منزل قمر (۹) موکل علوی (۱۰) موکل سفلی (۱۱) اسم باری تعالیٰ

ان سب کے اعداد نکال کر مجموعہ اعداد کے حرف بنا کر ان کو بسط عزیزی سے مربی و مقوی کریں۔ اور تمام حروف کے اعداد نکال کر جمع کرے اور ان میں سے ۵۱ عدد خارج کر کے آخر میں کلمہ ایل کا اضافہ کر کے نام موکل بنالے۔ اور بعدازاں حروف بسط عزیزی کے دو دو حرف مرکب کرے۔ پھر حرف الف کا مثلث نقش بنا کر اس کی پشت پر ایک مرد کرسی نشیں کی تصویر بنائے۔ پہلے اپنے نام کے حروف مفرد لکھ کر ان کے اعداد کا مجموعہ کریں اور تصویر کے سر پر وہ اعداد لکھ دیں۔ بعدازاں ان اعداد کے حروف بنا کر بسط عزیزی سے مرکب کر کے تصویر کی پیشانی پر لکھ دیں۔ اور جو موکل بیشتر بنایا گیا تھا۔ اس کو تصویر کے سر پر اور مرکب حروف بسط عزیزی کو تصویر کے گرد گرد لکھ دیں۔ اب یہ طار طلسم تیار ہوگیا۔ اس کو ہمیشہ پاس رکھے۔ تو جاہ جلال و کشائش رزق و بلندی مرتبہ میں بہت تھوڑے عرصہ میں مقصود پائے اور ہمیشہ نزد حکام اس کی قدر و منزلت ہو۔ اعزاء اور حلقہ واحباب میں بہت مقبول ہو۔ اور خداوند عالم اسے ہر دلعزیز کردے گا۔

یہ عمل ہر ماہ کیا جاسکتا ہے۔ جب کہ قمر منزل شرطین میں آئے کیونکہ الف کی منزل ہی شرطین ہے۔ مثال لیں۔

مثلاً ہم نے یہ عمل کیا ہے۔ تقویم سے معلوم ہوا۔ کہ ۱۲ جون کو منزل شرطین ۵ بج ک
منٹ صبح سے لے کر اگلے دن کی صبح ۷ بج کر ۵ منٹ تک رہے گی۔ ان اوقات میں اپنے
کا تفاوت ملالیں۔ تو مقامی ٹائم بن جائے گا۔ اب تمام موازین کو لیں۔

(۱) منزل حرف الف۔ الشرطین ہے (۲) طالع وقت ۵ بج کر ۵۷ منٹ پر جمنا
(۳) صاحب طالع ہے۔ (۴) ساعت الشمس ہوگی (۵) دن اتوار یوم الاعداد (۶) بر
الحمل ہے (۷) صاحب برج المریخ ہے (۸) منزل قمر الشرطین ہے (۹) موکل علوی ر
(۱۰) موکل سفلی المذہب (۱۱) بسم اللہ لطیف اب گیارہ انہی اسماء کے عداد استخراج کئے۔

۱۲	۱۱	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱
[illegible]	الطیف	المذہب	روفیائیل	الشرطین	المریخ	الحمل	یوم الاحد	الشمس	العطارد	الجوزا	الشرطین
۴۳۶۰	۱۶۰	۷۷۸	۳۳۸	۲۰۰	۸۵۱	۱۰۹	۱۰۰	۴۳۱	۳۱۵	۴۸	۶۰۰

۴۳۶۰ کے حرف بنائے س ش غ غ غ غ۔ ان کو بسط عزیزی کیا۔ بسط عزیزی
کی جدول سے کریں گے۔ مطلب یہ ہوتا ہے کہ موافق عنصر سے حروف کو بدل لیں۔
آتشی کو بادی سے یا بادی کو آتشی سے اور خاکی کو آبی سے یا آبی کو خاکی سے۔ تو اسی لحاظ
نئے حروف م ش ض ض ض ض حاصل ہوئے۔

اب ان حروف کو امتزاج دیا۔ تو سم شش غض غض غض سطر طلسم دو دو حروف کی حاصل ہوئی۔
کے اعداد ۸۱۰۰ ہوئے۔ اس میں سے ۸۱ عدد تفریق کئے تو ۸۰۴۹ باقی رہے تو موکل اس کا طمغغغغغغغفائیل ہوا۔ اب عمل مکمل ہے۔ بسط عزیزی کی جدول یہ ہے۔ اب جس شخص کے

آتش	خاک	باد	آب	کوکب	موکل روحانی	موکل س
ا	ب	ج	د	زحل	روفیائیل	المذہب
ہ	و	ز	ح	مشتری	شمکائیل	الحارث
ط	ی	ک	ل	مریخ	صلصائیل	الاحمر
م	ن	س	ع	شمس	نوائیل	لبرقان
ف	ص	ق	ر	زہرہ	صرفائیل	الشہور
ش	ت	ث	خ	عطارد	عنیائیل	الابیض
ذ	ض	ظ	غ	قمر	حصفیائیل	المیمون

مل تیار کیا جا رہا ہے تو اس کے نام کے اعداد میں۔ مثلاً محمد جعفر کے لئے بنانا ہے تو نام
اعداد ۳۴۵ ہوئے ان کے حروف ۵ م ش بنے ان کو بسط عزیزی سے مرکب کیا تو حضرس
ف بنا اب نقش مثلث الف کا وضع کیا الف کے اعداد ۱۱۱ ہیں ۱۲ تفریق کئے تو باقی ۹۹ رہے
ں پر تقسیم کیا۔ تو ۳۳ حاصل ہوا۔ نقش اگلے
پر ہے

حرف الف

۳۸	۳۳	۴۰
۳۹	۳۷	۳۵
۳۴	۴۱	۳۶

اب اس کے پیچھے تصویر بنائیں اور
وف و موکل حسب طریقہ لکھیں اور مکمل
لیں۔ نتائج تھوڑے ہی دنوں میں حاصل
م ہذا خود ملاحظہ کر لے گا۔ عین اسی طرح تمام حروف تہجی کے عملیات تیار کئے جا سکتے
ں البتہ وہ حرف کی خاصیت کے مطابق ہوں گے لہٰذا اسم الٰہی انتخاب کرتے وقت مقصد کو
نظر رکھیں۔

☆☆☆☆☆

دائرہ حروف معہ موکل

حرف	موکل	حرف	موکل
ا	اسرائیل	د	دردائیل
ب	جبرائیل	ذ	ابرائیل
ت	عزرائیل	ر	امواکیل
ث	میکائیل	ز	سفائیل
ح	تنکفیل	س	ہمواکیل
ج	کلکائیل	ض	ہمزائیل
خ	مہکائیل	ط	اہجمائیل
ض	علکائیل	ع	لومائیل
ط	اسماعیل	غ	لوخائیل
ظ	تورائیل	ف	سرحمائیل
ق	عطرائیل	ل	طاطائیل
ک	مروزائیل	ن	حولائیل
م	رومائیل	و	رفتمائیل
ی	سرکہتائیل	ہ	دوریائیل

حرف کی عناصر اربعہ سے جونسبت ہے۔ وہ یہ ہے

آتشی حروف: ا۔ ہ۔ ط۔ م۔ ن۔ ش۔ ذ

خاکی حروف: ب۔ د۔ ی۔ ن۔ ض۔ ت۔ ص

بادی حروف: ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ز۔ ث۔ ط

آبی حروف: ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ

حروف کی سمت

سب آتشی حروف۔ ا۔ ہ۔ ط۔ م۔ ف۔ ش۔ ذ مشرقی ہیں ان کی سمت مشرق کی طرف

سب خاکی حروف۔ ب۔ و۔ ی۔ ن۔ ص۔ ت۔ ض جنوبی ہیں۔
سب بادی حروف۔ ج۔ ز۔ ک۔ س۔ ق۔ ث۔ ظ مغربی ہیں۔
سب آبی حروف۔ ح۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ شمالی ہیں۔

اَللّٰهُ الصَّمَد یَا عَزِیْز

عمل کے فضائل

اللہ الصمد یا عزیز کا عمل سیدنا اعجاز علی شاہ گیلانی صاحب سجادۂ نشین حجہ شاہ مقیمؒ اپنے تمام ارادت مندوں کو بتایا کرتے ہیں مجھ ناچیز پر بھی انہوں نے انعام فرمایا تھا۔ آپ کے تمام ارادت مند کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کے مطابق اس کا طریقہ یہ ہے کہ صبح کی نماز کے بعد دعا مانگیں پھر پانچ تسبیح پڑھیں۔ بعد میں سب سے پہلے آسمان کی طرف دم کریں۔ پھر چاروں کونوں پر دم کریں اور مسجد یا گھر کے دروازہ کی طرف دم کریں پھر اپنے سینہ کے اوپر دم کریں۔

لیکن میرے استاد حضرت میاں صاحب فرماتے تھے کہ سب سے پہلے اس کی سوا لاکھ زکوۃ ادا کریں تو پھر آپ اس سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ آسمانوں کی سیر کرنے کے لئے ۱۱۰۰ دفعہ پڑھیں اور آنکھیں بند کر لیں مراقبہ کریں۔ انشاءاللہ

۲۔ اگر کسی کو کم وبیش کوئی مہم پیش آجاوے تو اس کو دور کرنے کے لئے اور کوئی ذریعہ کارگر نہ ہو سکے تو مناسب ہے کہ اللہ الصمد یا عزیز بعد نماز عشاء ہزار دفعہ پڑھے اور

پہلے اور آخر میں تین دفعہ درود پاک پڑھے خدا تعالیٰ کے فضل سے مہمات میں
ہوگی۔

۳۔ جو کوئی بعد ہر نماز کے بعد سو دفعہ اللہ الصمد پڑھے تو انشاءاللہ رنج و غم میں کبھی
ہو اور نہایت خوش و خرم سے زندگی بسر کرے گا۔

کتاب جواہر البخاری تصنیف شدہ سید باقر یاولی کے بیچ میں ذکر آیا ہے اگر کوئی
ایسا مشکل پڑے جس۔ کے سنوارنے اور پورا ہونے کا کوئی خیال نہ ہو اور ہر طرف
ناامیدی ہوگئی ہو تو شب چہار شنبہ کو غسل کرے اور ختم شریف کرے تمام اولیاء کرام کے
نیاز دے اور ہزار مرتبہ اللہ الصمد پڑھے تو خدا کے فضل سے تمام کام آسان ہوجائیں گے۔

جو شخص اللہ الصمد بوقت تہجد روزانہ ۱۰۱ دفعہ پڑھے گا۔ انشاءاللہ، اللہ تعالیٰ کا
نصیب ہوگا اور تمام دنیا کے لوگ آسمان اور زمین درندے و پرندے ان کے ساتھ محبت
پیش آئیں گے۔

اگر کوئی چاہے کہ آدمیوں کے دل کا حل اور وہم معلوم ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ
ہزار مرتبہ اللہ الصمد یا عزیز پڑھے تو ہر ایک آدمی کے دل کی اندرونی بات معلوم ہوجائے گی

اگر کوئی شخص کسی قبرستان میں جا رہا ہو اور اس کو یہ معلوم کرنے کی خواہش ہو کہ فلاں
کس مرد کی ہے یا عورت اور وہ نیک تھا یا ظالم تھا۔ جاہل تھا۔ عقل مند تھا امیر تھا غریب
کافر تھا مسلمان تھا جو بھی کچھ مردہ کی بابت معلوم کرنا ہو تو اس چاہیے کہ قبر کے پاؤں
طرف کھڑا ہوجائے اور سچے دل سے یک صد مرتبہ اللہ الصمد یا عزیز پڑھے تو غیب سے آ
آئے گی۔ اگر کوئی چاہے کہ مجھے غائب کا خزانہ مل جائے تو اس کو حاصل کرنے کے
چاہیے کہ لگاتار پانچ روز یعنی رات دن متواتر دس ہزار مرتبہ اللہ الصمد یا عزیز پڑھے۔

تو اس کی تاثیر سے اس کو خزانہ غیب کا خود بخود معلوم ہوجائے گا یا کوئی ولی مر
بزرگ آ کر اس کو تمام حالات سے آگاہ کردے گا کہ فلاں جگہ چلا جا اور خزانہ غیب لے آ

اگر کوئی چاہے کہ ایک منٹ میں تمام دنیا کی سیر ہوجائے تو چاہیے کہ آدھی رات

غسل کرے پاک صاف کپڑے پہنے خوشبو لگا کر بخورات جلائے پھر دس ہزار دفعہ اسم
الصمد یا عزیز پڑھے تو انشاءاللہ تمام دنیا کی سیر ہوجائے گی۔

اگر کوئی کعبہ شریف کا دیدار کرنا چاہے تو رات کو باوضو اللہ الصمد یا عزیز پڑھ کر ہو
انشاءاللہ کعبہ شریف کا دیدار نصیب ہوگا۔

اگر تمام مخلوق کو مسخر کرنا ہو تو پھر ہر روز رات کو ہزار مرتبہ اللہ الصمد یا عزیز کا وظیفہ
۔ انشاءاللہ مخلوق مسخر ہوگی۔

اگر رات کو سوتے وقت سو دفعہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں پھونک ماردیں۔
اللہ گھر کی چوری نہیں ہوگی۔

اس کے علاوہ بہت سے فوائد ہیں۔

☆☆☆☆☆

اسماء خدا تعالیٰ اور اس کے برج کیفیت

خداتعالیٰ کے چند اسماء گرامی لکھے جا رہے ہیں جن کی اجازت ملی ہوئی ہے ان آگے برج اسم اعظم کا اور ستارہ بھی لکھا جا رہا ہے جو کہ آپ اپنے برج کے ساتھ ملا وظیفہ رکھ سکتے ہیں۔

اسماء اعظم	برج	ستارہ	کیفیت
یَا رَحْمَانُ	بروج جدی	ستارہ زحل	خاکی جمالی
یَا رَحِیْمُ	عقرب	مریخ	خاکی جمالی
یَا قُدُّوْسُ	ثور	ذہرہ	خاکی جمالی
یَا سَلَامَۃُ	دلو	زحل	جمالی
یَا مُؤْمِنُ	سرطان	قمر	آبی جمالی
یَا مُھَیْمِنُ	حمل	مریخ	آتشی جمالی
یَا عَزِیْزُ	جدی	زحل	بادی جمالی
یَا جَبَّارُ	ثور	زہرہ	خاکی جلالی
یَا مُتَکَبِّرُ	ثور	زہرہ	خاکی جلالی
یَا خَالِقُ	ثور	زہرہ	خاکی جلالی
یَا بَارِئُ	قوس	مشتری	آتش جلالی
یَا مُصَوِّرُ	حوت	مشتری	آتش جلالی
یَا غَفَّارُ	قوس	مشتری	آتش جلالی
یَا قَھَّارُ	سنبلہ	عطارد	خاکی جمالی
یَا فَتَّاحُ	قوس	زہرہ	خاکی جمالی
یَا رَزَّاقُ	عقرب	مریخ	آبی جمالی
یَا وَھَّابُ	ثور	زہرہ	خاکی جمالی
یَا عَلِیْمُ	ثور	عطارد	بادی جلالی
یَا قَابِضُ	جوزہ	عطارد	بادی جلالی
یَا بَاسِطُ	حوت	مشتری	آبی جمالی
یَا حَافِظُ	اسد	شمس	آتشی جمالی
یَا مُعِزُّ	قوس	مشتری	آتشی جمالی
یَا مُذِلُّ	ثور	زہرہ	خاکی جمالی
یَا سَمِیْعُ	حوت	مشتری	آتشی جمالی
یَا بَصِیْرُ	ثور	زہرہ	خاکی
یَا حَکِیْمُ	حوت	مشتری	آبی
یَا لَطِیْفُ	قوس	مشتری	آتشی جمالی
یَا خَبِیْرُ	عقرب	مریخ	آبی جمالی
یَا عَظِیْمُ	عقرب	مریخ	آتشی مابین
یَا غَفُوْرُ	ثور	زہرہ	خاکی جمالی
یَا شَکُوْرُ	جدی	زحل	بادی
یَا حَفِیْظُ	ثور	زحل	بادی
یَا مُقْسِطُ	جدی	زحل	آبی بادی
یَا حَبِیْبُ	عقرب	زحل	آبی جلالی
یَا جَلِیْلُ	حمل	مریخ	آتشی جلالی

☆☆☆☆☆

یاوَہاب کے فضائل

یہ وظیفہ میرے محترم بزرگ دوست نے عطا فرمایا تھا اس عمل کا دنیا اقرار کرتی ہے۔

شاہ صاحب فرماتے تھے کہ اس کے پڑھنے سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

اس اسم شریف کا پہلا مرتبہ سلطنت ہے دوسرا وزارت تیسرا امارات۔ چوتھا تسخیر عالم پانچواں دست غیب کا ہے عمل کا طریقہ یہ ہے کہ اگر سلطنت یعنی کہ ملک کا بادشاہ بننا ہو تو پرہیز جلالی جمالی کے ساتھ ایک چلہ میں چودہ کروڑ دفعہ اسم مذکورہ کو پڑھے تو انشاء اللہ بادشاہت دنیاوی ملے گی۔ دوسری ترکیب میں وزارت کے لیے چلتا پھرتا رہے۔ پرہیز جلالی جمالی نہ کرے صرف عورت کے پاس نہ جائے اور حلال کی طرف رغبت رکھے ہر وقت باوضو رہے۔ صرف جمعہ کے دن غسل کرے اور چودہ کروڑ ایک چلہ میں ختم کرے انشاء اللہ وزیر بن جائے گا۔ تیسرا یہ کہ خواہ جتنے دن میں چودہ کروڑ کرے باوضو رہے مذکورہ بالا طریقہ یہ کرے۔ بے شک امارت ملی گی۔

چوتھی ترکیب اس طرح ہے کہ ۳۱۲۵ دفعہ روزانہ پڑھے بلاناغہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تمام عالم مسخر ہوگا اور ہر روز کرتا رہے۔ عمل نہ چھوڑے دست غیب کے لیے صرف چودہ لاکھ دفعہ کرے۔ ہر روز تقریباً ۳۵ ہزار دفعہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ ۴۱ دن بعد ایک موکل ملے گا اس سے جتنے بھی رقم مانگو گے روزانہ مصلہ کے نیچے سے ملتی رہے گی۔

عمل پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

احب جبرائیل بحق وَھَابُ.

باباگلشن شاہ کا دوسرا عمل

ہر روز بعد نماز عشاء ۷۸۶ دفعہ قائم جگہ پر پرہیز مکمل کے ساتھ کریں ان شاء اللہ اس کے کرنے سے مخلوق مسخر ہوگی۔ رزق کی تنگی دو ہوگی۔

ہر طرح کی دنیاوی تکلیف دور ہوگی اور ہر طرح کام میں لاسکتے ہیں۔ فائدہ مندر ہے گا۔ عمل یہ ہے۔

احب جبرائیل بحق

بسم اللہ الرّحمٰن الرحیم ٥

انہوں نے مجھ کو اجازت دی کہ اگر کتاب لکھوں تو اس کا ذکر بھی دینا۔ انشاء اللہ میں نے لکھ دیا ہے۔ تاکہ فائدہ اٹھا سکے۔

☆☆☆☆☆

کشتہ جات

کشتہ سونا: سونا خالص تین ماشہ باریک برادہ میں عرق گلاب خالص ایک پاؤ میں
کھرل کریں جب تمام عرق خشک ہو جائے تو ٹکیہ تیار کر کے کسی چینی کی دو پیالیوں میں ڈال
کر گل حکمت کر کے زمین میں گڑھا کھود کر بارہ سیر اوپلے (تھاپاں) کی آگ دیں اوپ
پیالہ کے چھ سیر اوپر ہوں اور چھ سیر نیچے ہوں ہوا سے بچا کر آگ لگا دیں۔ سرد ہونے پ
آگ سے نکال لیں کشتہ تیار ہے۔

ترکیب استعمال: جوان آدمی ہو یا ضعیف آدمی ہو۔ دو تولہ مکھن میں دانہ خشخاص کے
برابر صبح نہار منہ کھلائیں۔ نامردی کا اس سے بہتر کوئی تریاق نہیں ہے۔ دودھ گھی مکھن میں دبا کر
کھائیں سب ہضم ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ فولاد وغیرہ کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

کشتہ سنکھیا: ایک تولہ سنکھیا (خواہ کوئی ہو) کو پانچ تولہ شیر مدار میں کھرل کر کے
خشک کریں پھر شیر برگد پانچ تولہ میں کھرل کریں۔ ٹکیہ بنا کر ایک سیر آگ دیں یاد رہے کہ
گل حکمت اچھی طرح ہو کہیں سوراخ وغیرہ نہ رہ جائے ورنہ کشتہ اُڑ جائے گا جو کچھ بھی برآمد
ہو کافی ہے۔ شنگرف بھی اس طرح کشتہ کیا جاتا ہے۔ خالی معدہ کھانا سخت منع ہے۔ خوراک ۲
چاول ½ پاؤ مکھن کے ہمراہ استعمال کریں اعصابی کمزوری نامردی ضعیف العمری میں
جوڑوں کے درد کے لئے مفید ہے۔ گرم مزاج مت کھائیں۔

کشتہ سہ دھاتہ: قلعی۔ کہ جست ہم وزن لیکر کڑاہی میں ڈل کر آگ پر پگھلاؤ
جب پگھل جائے تو قلمی شورہ کی چٹکیاں لگائیں لوہے کی سلاخ سے پھلاتے جائیں کشتہ تیار
ہو جائے گا۔ سوزاک کے لئے بے حد مفید ہے خوراک ایک رتی ہمراہ ½۲ پاؤ مکھن۔

کشتہ ہڑتال درقیہ: ۱ تولہ ہڑتال درقیہ کو پانچ تولہ شیر مدار میں کھرل کریں کو گل
حکمت کر کے ۱ کلو آگ دیں۔ جویان بخار کے لئے بے حد مفید ہے۔

خوراک: ایک چاول ہمراہ مکھن نہار منہ کھائیں۔

کشتہ ابرق: ۱ تولہ ابرق سفید کو مقراض سے کتر لیں پاؤ مولی کے پانی میں کھرل
ریں۔ مولی کا نغدہ نیچے اوپر رکھ کر ۲ پیالیوں میں گل حکمت کر کے خشک کر کے ۲۰ کلو آگ
دیں۔ جریان اور بخار کے لئے رتی بے حد مفید ہے۔

کشتہ گاؤدنتی: ۱ تولہ ہڑتال سفید کو آب مولی میں کھرل کریں دس تولہ آب مولی
کسی برتن میں گل حکمت کر کے ۱۰ سیر آگ دیں۔ جریان، بخار اخونی بواسیر اسہال کو ختم
لئے بے حد مفید ہے۔

کشتہ عقیق اور مرجان: ان میں سے کوئی ایک تولہ لے کر آگ برگ۔ ریحان
گلاب یا روح کیوڑہ ۱۰ تولہ کے ہمراہ کھرل کر کے کسی کوزہ میں بند کریں اور دو سیر اپلوں کی
آگ دیں۔ ہر طرح کی کمزوری کے لیے بے حد مفید مقوی معدہ ہے خوراک ایک رتی ہمراہ
مکھن ۲ تولہ۔

کشتہ وارید: ایک تولہ مروارید کو ۱۰ تولہ روح کیوڑہ میں کھرل کر کے گل حکمت کر
کے ۱۰ کلو اوپلوں کی آگ دیں۔ کمزوری دل کمزوری معدہ کے واسطے ایک رتی روح کیوڑہ ۲
تولہ کے ہمراہ کھائیں۔

کشتہ سنگ یہود: سنگ یہود ۵ تولہ ۱۵ تولہ عرق گاؤزبان کے ہمراہ کھرل کر کے
خشک کریں ۲ پیالیوں میں بند کر کے گل حکمت کریں ۱۰ کلو آگ دیں پتھری کے لئے از حد مفید
ہے خوراک ۲ رتی شربت بروزی کے ہمراہ۔

کشتہ پوست بیضہ مرغ: انڈوں کے چھلکے ۵ تولہ لیکر دس تولہ سرکہ میں پانی ملا کر
چھلکے ڈال دیں ایک دن پڑا رہنے دیں۔ چھلکوں کے اندر کا باریک پردہ اتار کر پھینک دیں
پھر کسی کوزہ میں بند کر کے ۲ کلو اپلوں کی آگ دیں اگر کچھ کثر رہ جائے تو پھر دوبارہ آگ
دیں۔ جب تک کشتہ نہ ہو جائے آگ دیتے جائیں جریان کے لیے بے حد مفید ہے۔ مثانہ
کی کمزوری کے لیے بھی ایک رتی ۲ تولہ مکھن کے ہمراہ دیں۔

☆☆☆☆☆

علم النقوش

آوشی۔ بادی۔ آبی اور خاکی۔ آوشی نقش ہلاکی۔ زبان بندی۔ فتوحات۔ تفریق۔ جلانا۔ آسیب۔ تسخیر ومحبت۔ صحت نہ بیماری کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ تو آگ میں جلائے جاتے ہیں۔ یا بتی میں روشن کئے جاتے ہیں۔ یہ آگ کے نزدیک دفن کئے جاتے ہیں۔ اور آگ کے نزدیک بیٹھ کر ہی لکھے جاتے ہیں۔ منہ مشرق کی طرف کیا جاتا ہے۔

مثال: دو شخصوں میں عداوت ڈالنی مقصود ہے۔ ان کے اعداد معہ والدہ حاصل کئے۔ فرض کرو۔ اعداد ۵۶۵ ہیں ان کو آتشی مثلث میں پر کرنا ہے۔ ۴۶۵ سے ۱۲ منہائے باقی ۴۵۳ تقسیم ۳ خارج قسمت ۱۵۱ ہوا۔ اس کو خانہ اول آتشی میں رکھیں گے۔ ۱۵۲ کو خانہ دوم میں ۱۵۳ و خانہ سوم میں ۱۵۴ کو خانہ چہارم میں۔ علی ہذا القیاس میں نقش کی چال سے خانوں کے مطابق آتش پر کریں گے جو یہ ہوگا۔ اس کے چاروں طرف کی تعداد ۴۶۵ ہوتی ہے۔

۱۵۶	۱۵۱	۱۵۸
۱۵۷	۱۵۵	۱۵۳
۱۵۲	۱۵۹	۱۵۴

نقش کی چال یہ ہے

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

(۲) نقش کے نیچے الفرق بین تمام طالب معہ والدہ اور نام مطلوب معہ والدہ لکھ دیں یہ نقش نحس اوقات میں جو قمر در عقرب میں کرنا چاہیے۔ یا ساعت زحل و مریخ میں کرنا چاہیے اور پرانے کپڑے پر کالی سیاہی سے لکھنا چاہیے۔ اور مردہ کی ہڈی کے ساتھ آگ (بھٹہ) میں ہو سکے۔ دفن کر دیں کہ اس آگ کی حرارت اس کو پہنچتی رہے بہت جلد دونوں میں جدائی ہوگی۔ یہ طریق سادہ اور موثر ہے اور قطعی صحیح ہے۔

یاد رہے کہ مثلث کے نقش کے لئے دو باتیں از حد ضروری ہیں۔ اول ازکوٰۃ دوم بھرتے وقت اسم اللہ اور موکل کا پڑھنا۔ زکوٰۃ کے دو طریقے ہیں۔ کبیر طریق یہ ہے کہ چالیس دن میں سوالات نقش لکھئے اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے اس کے بعد روزانہ ۱۵ نقش لکھا کرے اور چلہ صغیر یہ ہے کہ ساٹھ دن تک چاروں نقشوں کو پندرہ پندرہ کی تعداد میں روزانہ لکھا کرے اور آتشی کو آگ میں ڈال دیا کرے بادی کو ہوا میں لٹکا دیا کرے۔ آبی کو

پانی میں ڈال دیا کرے۔ خاکی کو پاک جگہ دفن کر دیا کرے۔ جب چلہ ختم ہو تو ہر روز چار نقش ایک آتشی ایک بادی ایک خاکی ایک آبی لکھا کرے دونوں چلہ میں پرہیز جلالی و جمالی ہو۔ جب اول خانہ پر کیا جائے تو زبان سے یا اللہ یا اططر ائیل پڑھو۔ خانہ دو کے لئے یا باسط یا بلططہا ئیل۔ خانہ ۳ کے لئے یا جامع یا جططہا ئیل خانہ ۴ کے لئے دائم یا دططشہا ئیل۔ خانہ ۵ کے لئے یا ہادی یا ہططہا ئیل۔ خانہ ۶ کے لئے یا وارث یا وططہا ئیل خانہ ۷ کے لئے یا زکی یا فططہا ئیل خانہ ۸ کے لئے یا حمید یا حططہا ئیل خانہ ۹ کے لئے یا ظاہر یا ظططہا ئیل نام پڑھنے ہیں۔ خواہ زکوٰۃ کا دوران ہو یا بعد ازاں ان کو زبان سے ادا کرو۔ اور قلم سے ہندسہ نقش کا لکھ دو۔ جب تک ان قواعد پر کاربند نہیں ہوگے نقش کام نہ کرے گا۔ اور وہ شخص جس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی۔ وہ اپنے نقش کی تاثیر کے متعلق کتنا یقین دلائے۔ ہرگز تسلیم نہ کرو۔

☆☆☆☆☆

بیس کا نقش

عام طور پر مشہور ہے کہ جس شخص کے پاس بیس کا مثلث نقش ہو۔ وہ تسخیر کامل کی روحانیت رکھتا ہے اور جس کو چاہے۔ فوراً طلب کر سکتا ہے۔ اڑتے پرندے کو قدموں میں گرا سکتا ہے۔ اصول نقش کی رو سے ۲۰ کا عدد مثلث میں پر نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس عدد کو مثلث میں لانے کے لئے مختلف بزرگوں نے جو جو نقش وضع کئے ہیں۔ وہ ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ یہ سب صحیح ہیں۔ ان میں سے کسی نقش کی زکوٰۃ دے لیں گے۔ تو نقش جہاں چاہیں چلا سکتے ہیں معجزہ کا کام دے گا۔۔

(۱)

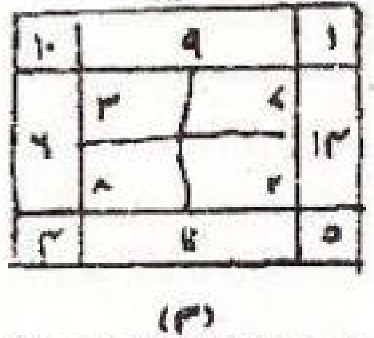

(۲)

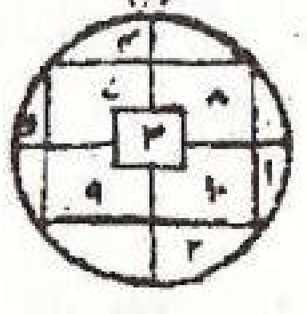

(۳)

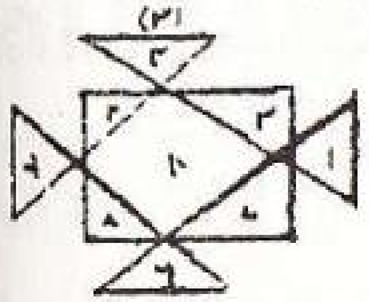

(۴)

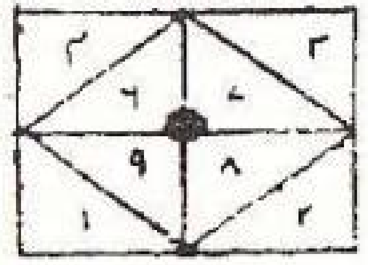

(۵)

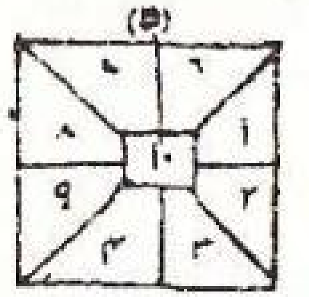

(۶)

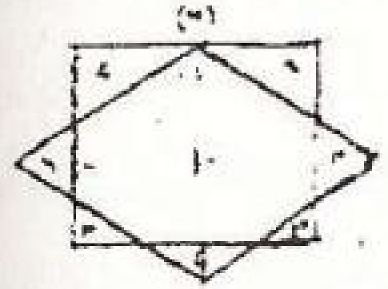

(۷)

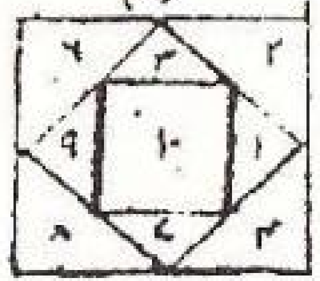

(۸)

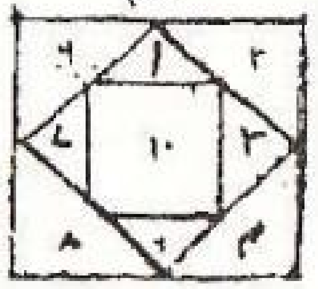

(۹)

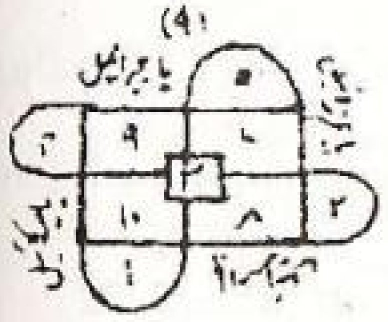

(۱۰)

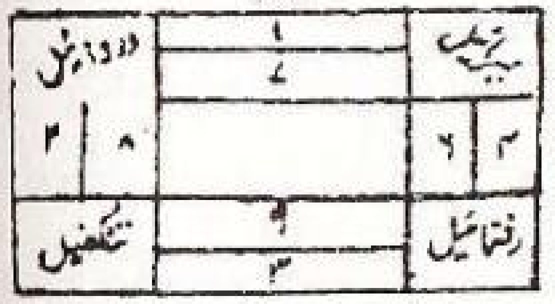

ان تمام صورتوں کی آتشی۔ بادی۔ آبی۔ خاکی شکلیں آسانی سے بن سکتی ہیں۔ مثلاً نمبر ۱، اوپر کر دیں گے تو آتشی بن جائے گی۔ نیچے دے دیں گے تو خاکی بن جائے گی۔ دائیں دیدیں گے تو بادی بن جائے گی۔ بائیں کر دیں گے

تو آبی بن جائے گی۔ شکل کو الٹانے کی ضرورت ہے۔ نقش بعینہٖ یہی رہے گا۔ مثلاً

آتشی

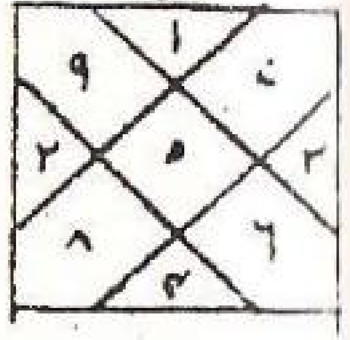

اجب یا عزرائیل بحق
یابدرح

خاکی

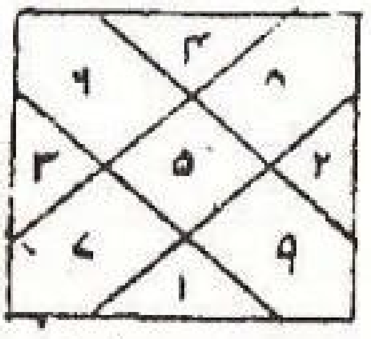

اجب یا جبرائیل بحق
یابدرح

آبی

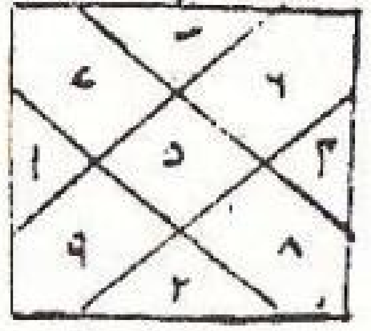

اجب یا اسرافیل
بحق یابدروح

بادی

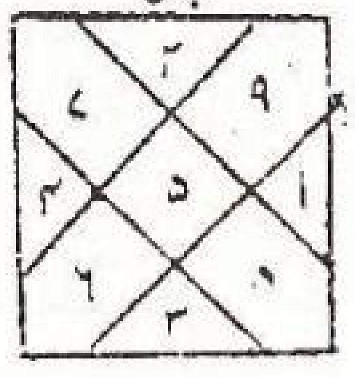

اجب یہ میکائیل بحق یا
بدوح

جس عنصر کا نقش ہو۔ اس کے نیچے اسی کا موکل آئے گا۔

اور جو شخص عامل بننا چاہئے۔ وہ زکوٰۃ صرف اپنے عنصری نقش کی نکالے۔ باقی نہیں۔

میں نے ایک عورت بلقیس فاطمہ کے ہاتھ میں انگشتری دیکھی تھی۔ اس نے کہا کہ یہ بدوح کی انگشتری ہے۔ میں نے بلقیس فاطمہ کے اعداد ابجد مفرد (ایقغ) سے نکالے تو ۴۰ بنے۔ اس کے مطابق یہ انگشتری بہت مفید اور صحیح تھی۔ میں نے اسے بتایا یہ بدوح کی ہی نہیں بلکہ بدوح ودود کی ہے۔ اس کے ۴۰ عدد بنتے ہیں۔

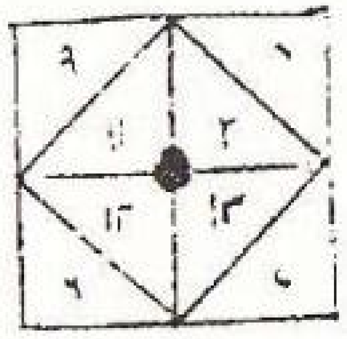

میرا نام کاش البرنی ہے۔ اس کے ابجد ایقغ سے ۲۰ عدد ہیں۔ میرا نقش یہ ہے۔ جو طبعی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اپنے نام کے عدد بدوح کے موافق ہونے کی وجہ سے جلدی کامیاب ہو گیا تھا۔ اور قلیل عرصہ میں اس کے مؤکل سے ملاقات کر گیا تھا۔ وہ لوگ جن کے نام بیس عدد کے حصہ ہیں۔ جیسے بلقیس فاطمہ کے عدد ۴۰ ہیں۔ یقینی دو گنے ہیں۔ ان کو اس اسم کی ذکوٰۃ دے کر آزمانا چاہئے۔ کہ ان کی

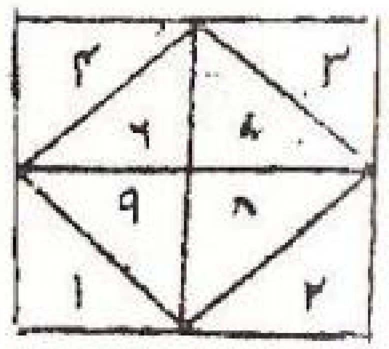

تاثیر کی قوت ان کے لئے کتنی ہے۔ زکوٰۃ سوا لاکھ ہے۔ چاہے کتنے دنوں میں نکالیں۔ لیکن تعداد روزانہ برابر ہونی چاہئے جو جفت ہو۔ نقش پنسل سے لکھے جاسکتے ہیں۔

مثلث خالی البطن

۱	۱۶	۳
۱۲		۸
۷	۴	۹

مثلث دو پایہ

۱	۱۲	۷
۱۰	۸	۲
۹		۱۱

مثلث خالی البطن بدوح کی بآسانی پر کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح مثلث دو پایہ بھی ہے۔ یہ ہر دو قاعدہ کے موافق ہیں اور صحیح ہیں۔ ہر دونوں مثلث دست غیب اور روزی و رزق کے کام آتی ہیں۔

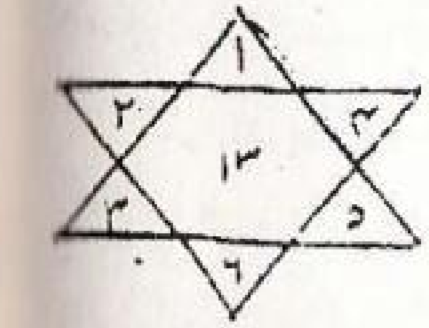

مثلث بدوح کی خاتم سلیمانی کے طریقہ میں بھی پر کی جاسکتی ہے۔ یہ بھی صحیح الوفق ہے۔ اور قاعدہ کے لحاظ سے درست ہے۔ یہ مثلث بھی اوپر کی دو مثلثوں کی طرح سریع التاثیر ہے۔ اگر اسم بدوح کے نقش کا عامل بننا منظور ہو۔ تو مندرجہ بالا تمام مثلثوں میں سے کسی ایک کا عامل بن جائے پھر حب اور قوت اتصال۔ طلبی محبوب کے جس قدر کام ہوں گے بلا وقفہ پورے ہوا کریں گے۔ آج کل لوگ عامل بنتے نہیں۔ ویسے ہی بنتے رہتے ہیں۔ کہ ہم نے تعویذ کیا۔ کام نہیں دیا۔ تعویذ کیا کام دے گا؟ عامل لوگ ہی کام کر سکتے ہیں۔ ہر آدمی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔ جب ڈگری ہی نہ ہو۔ تو ملازمت کہاں ملے گی۔

☆☆☆☆☆

حاضری مطلوب

عروج ماہ میں سوموار کے دن دریا کے کنارے جاؤ۔ غسل اور وضو کرو۔ اور دو زانو بیٹھ کر چودہ نقش سفید کاغذ پر زعفران سے لکھو (چال ساتھ دی گئی ہے) اسی جگہ آٹے اور شکر میں گولیاں بناؤ۔ اور دریا میں ڈال دو۔ ہر نقش کے نیچے طالب از مطلوب کا نام لکھو۔ ۱۳ روز تک اسی طرح کرو۔ جب چودھواں دن آئے۔ تو اپنے گھر میں غسل کرو۔ اور اکیلے تنہائی جگہ میں نئے مٹی کے برتن میں چاول پکاؤ۔ اس کے برابر وزن کی شکر اور برابر وزن کا گھی اور برابر وزن میدہ اور ایک مرغ سفید رنگ کا لو۔ اور بغیر کسی سے بات کئے دریا کے کنارے اسی عمل والی جگہ پر چلے جاؤ۔ پہلے مرغ کو اونچی تکبیر اللہ اکبر کہہ کر ذبح کرو۔ اور تمام کھانا معہ مرغ پر فاتحہ بنام موکلان نقش اور فاتحہ بنام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم دو۔ اس کے بعد مقررہ عادت کی طرح نقش لکھو۔ تیرہ نقش کی گولیاں بناؤ۔ اور آخری نقش پاس رکھ لو۔ اور اس تمام کھانے کو مرغ کو اسی جگہ دفن کرو۔ اور تیرہ گولیوں کو دریا میں مچھلیوں کو ڈال دو۔ اور آخری نقش کو گھر لا کر بازو پر باندھ لو۔ انشاء اللہ چوبیس گھنٹوں کے اندر مطلوب حاضر ہوگا۔ اگر وہ حاضر نہ ہو سکا۔ تو گھر میں مثل دیوانوں و پاگلوں کے ہو جائے گا۔ اور جب تک نہ پہنچے گا۔ اسے چین نہ آئے گا۔ اس عمل کے دوران پرہیز جلالی رکھیں۔

۱۰ ۸۰	۵ ۴۰	۴ ۳۲	۱۵ ۱۲۰
۳ ۲۴	۱۶ ۱۲۸	۹ ۷۲	۶ ۴۸
۱۳ ۱۰۴	۲ ۱۶	۷ ۵۶	۱۲ ۹۶
۸ ۶۴	۱۱ ۸۸	۱۴ ۱۱۲	۱ ۸

☆☆☆☆☆

بسم اللہ شریف کے خواص و برکات

کسی کو بلانے کا عمل:

اگر کسی کو بلانا چاہے تو اپنے دروازہ میں دفن کرے۔ کیسا ہی بڑا شخص ہو آ جائے گا۔ اور اگر برج آبی میں ہو تو گزرگاہ آب میں دفن کرے۔ اور اگر بہانا چاہے تو ایک نرسل کی نلکی میں بند کر کے موم لگا کر پانی میں بہاوے۔ اور اس دعا کو پڑھ کر نقش پر دم کرے۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُکَ بِاَسْمَآئِکَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا الْحَمِيْدَةِ الَّتِىْ اِذَا وُضِعَتْ عَلٰى شَىْءٍ ذَلَّ وَخَضِعَ وَاِذَا طَلَبْتُ بِهِنَّ الْحَسَنَاتِ حَصَلَتْ وَاِذَا صُرِفَتْ بِهِنَّ السَّيِّاٰتِ صُرِفَتْ وَكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِىْ لَوْ اَنَّ مَا فِى الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يُمُدُّهٗ مِنْ م بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّانَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ يَا كَافِىْ يَا وَلِىُّ يَا رَءُوْفُ يَا لَطِيْفُ يَا رَزَّاقُ يَا وَدُوْدُ يَا قَيُّوْمُ يَا عَلِيْمُ يَا وَاسِعُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ يَا بَاسِطَ يَا ذَالطَّوْلِ يَام مُعْطِىُ يَا مُغْنِىُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا غَنِىُّ يَا مُغِيْثُ يَا حَنَّانُ يَا جَوَادَ يَا مُحْسِنُ يَا مُنْعِمُ اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَبِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَبِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَاَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْجَلِيْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اللَّطِيْفُ الْعَظِيْمُ الرَّزَّاقُ الْغَفُوْرُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْمُمِيْتَ الْمَجِيْبُ الْقَرِيْبُ السَّمِيْعُ السَّرِيْعُ الْكَرِيْمُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ذُوالطَّوْلِ الْمَنَّانُ.

عمدہ اخلاق اور باطن درستگی کی دعا:

ان اسماء کو جو شخص پڑھے یا اپنے پاس رکھے۔ اس کے اخلاق عمدہ ہو جائیں گے۔ اور لوگ اس پر مہربان ہوں گے۔ اور کثرت سے نذر دیں گے۔ اور عجیب و غریب معانی کا اس

پر انکشاف ہوگا۔ اور ظاہر و باطن اس کا درست ہو جائے گا۔ کیونکہ اس دعا میں وہ اسم اعظم ہے جس کے ساتھ جو کچھ دعا کی جائے مقبول ہو۔ اور جو کچھ مانگا جائے۔ وہ مل جائے۔ اور بہت بڑا بزرگ وظیفہ ہے جو شخص آدھی رات کو ان اسماء کا ورد کرے۔ اپنی ہمت کے موافق عجائبات ملاحظہ کرے۔ اس ذکر کی مداومت پوشیدہ اسرار کو کھول دیتی ہے۔ جو ان کو پڑھتا رہے۔ عالم دی کے معاملات اس پر منکشف ہو جائیں اور ملائکہ اس کے مسخر ہوں اور جو شخص اسم کافی کے ساتھ ان اسماء کا ذکر کرے۔ اور کسی چیز کی تمنا رکھتا ہو تو اس کو اس طرح وہ چیز حاصل ہوگی۔ کہ اس کو خیال تک بھی نہ ہوگا۔ اور جو کوئی ادنیٰ درجے کا آدمی ہو۔ اور ترقی کرنا چاہے۔ تو اللہ تعالیٰ بلا مشقت اس کو ترقی نصیب کرے گا۔ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ اور وہ اسم کافی اور جامع کا ورد کرے وہ چیز اس کو واپس آ جائے گی اور یا غَفُوْرُ کا ورد بڑے بڑے الم و رنج کو دفع کرتا ہے۔ اور یا رؤف پڑھنے سے خوف دور ہو کر اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ اس اسم کو جو خلوت اور روزہ کے ساتھ اس قدر ورد کرے۔ کہ اس کا حال اس پر طاری ہو جائے تو اگر وہ شخص آگ کو ہاتھ میں لے لے گا۔ تو کچھ ضرر نہ پہنچائے گی۔ اور اگر پکتی ہوئی ہنڈیا پر پھونک مارے گا۔ تب اس کا جوش جاتا رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ یا حلیم یا رب یا منان اور ملا لے تو بہتر ہے۔ اس طرح پڑھے یا حلیم یا رب یا رؤف یا منان۔ اگر ان اسماء کو ساعت قمر میں لکھ کر دشمن سے مقابلہ کرے تو فتح مند ہو۔

شہوت دور دشمن مغلوب:

جس کو شہوت بہت ستاتی ہو۔ وہ ان کو پڑھے تو شہوت اس کی زائل ہو جائے۔

اب ہم اپنے مقصد یعنی فوائد بسم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ تو اہل آسمان از حد خوش ہوئے۔ اور عرش عظیم ہلنے لگا اور بے انتہا فرشتے جن کی گنتی خدا ہی کو معلوم ہے۔ اس کے ساتھ نازل ہوئے۔ اور ملائکہ کا ایمان بڑھ گیا۔ اور افلاک نے حرکت کی۔ اور اس کی عظمت کے آگے سلاطین ذلیل ہوئے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آدم علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی۔ ان کی پیدائش سے بھی پانچ سو برس پہلے۔

اور جبرائیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی۔ جب وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے واسطے آگ کو گلزار بنانے آئے تھے۔ اور آگ سے انہوں نے کہا۔ بسم اللہ اے آگ تو ابراہیم علیہ السلام پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔ اور بسم اللہ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا پر سریانی زبان میں لکھی ہوئی تھی۔ کیونکہ اگر بسم اللہ نہ ہوتی تو دریائے نیل عصا مارنے سے نہ پھٹ جاتا۔ اور بسم اللہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر لکھی ہوئی تھی۔ جب ک انہوں نے پیدا ہوتے ہی کلام کیا۔ اور مردہ پر پڑھتے تھے تو زندہ ہو جاتا تھا۔ اور بسم اللہ ہی حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر لکھی ہوئی تھی۔ اور بسم اللہ کے ہی ساتھ مخصوص ہے۔ کہ ہر صورت پر لکھی ہوئی ہے۔ اس کے خواص یہ ہیں۔ جو شخص اس کے عدد وحروف کے موافق اس کو سات سو چھیاسی مرتبہ سات روز برابر پڑھے۔ جو کچھ نیت رکھتا ہو، وہ پوری ہو گی۔ بھلائی کے حاصل کرنے یا برائی کے دفع کرنے یا کسی تجارت کے چلنے وغیرہ کی اور جو شخص سوتے وقت اس کو اکیس بار پڑھے اس رات میں شیطان سے محفوظ رہے۔ اور چوری اور ناگہانی موت اور ہر ایک بلا سے محفوظ رہے۔ اور جب کسی ظالم کے سامنے پچاس مرتبہ بسم اللہ کو پڑھے۔ اس ظالم کے دل میں اس کی ہیبت پیدا ہو۔ اور اس کے شر سے محفوظ رہے۔

ایک سال میں امیر ہونے کا عمل:

اگر طلوع آفتاب کے وقت آفتاب کے مقابل ہو کر تین مرتبہ بسم اللہ اور اسی قدر درود شریف پڑھے خدا اس کو ایسی جگہ سے رزق دے جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہو اور ایک سال گزرنے نہ پائے کہ امیر کبیر ہو جائے۔

اکسیر محبت:

محبت کے واسطے جس شخص کو سات سو چھیاسی بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے وہ دوست ہو جائے۔

اہن کی تیزی کا عمل:

اور اسی پانی کو اگر کند ذہن نہار منہ پیوے۔ تو ذہن اس کا بہت تیز ہو جائے۔ اور جو ات سنے یاد رہے۔ اگر باران طلبی کی نیت سے اکسٹھ مرتبہ پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ بارش ازل کرے جو شخص صبح کے وقت دل اور سچی نیت سے ڈھائی ہزار مرتبہ چالیس روز تک ڑھے اللہ تعالیٰ اس پر عجائب اور اسرار منکشف کرے اور عالم میں جو کچھ بات ہونے والی ہو۔ وہ اس کو خواب میں پہلے ہی معلوم ہو جایا کرے۔ مگر اس کے واسطے ریاضت اور راز اری شرط ہے تاکہ کامیابی نصیب ہو۔ اگر کسی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس جانا ہو تو جمعرات کو روزہ رکھ کر کھجور اور روغن زیتون سے افطار کرے۔ اور مغرب کی نماز کے بعد ایک سو اکیس مرتبہ گن کر بسم اللہ پڑھے۔ پھر بے گنتی پڑھتا جائے۔ یہاں تک کہ اس کو نیند آ جائے۔ پھر معہ کو صبح کے وقت اٹھ کر نماز کے بعد ایک سو اکیس مرتبہ پڑھے اور مشک و زعفران و گلاب ے ایک کاغذ پر ایک سو اکیس بار لکھے اور عود و عنبر کی خوشبو روشن کرے۔ پس قسم ہے خدا کی جو خص اس کو اپنے پاس رکھے گا وہ لوگوں کی نگاہوں میں ایسا ہو گا جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ہر ایک اس کی عزت و اطاعت کرے گا۔ اور اس کی ہیبت میں آ جائے گا۔ اور جس کی اس پر نگاہ پڑے گی۔ وہی اس سے محبت کرے گا۔ اس کے لکھنے کی صورت یہ ہے۔ ب س م

ن ل ہ ا ل ر ح ی م۔

تنگی دور کرنے کا عمل:

اور اگر تنگ معاش آدمی اس کو ایک سو اکیس بار ہرن کی جھلی پر مشک و زعفران و گلاب سے لکھے اور قسط مبعہ سائلہ۔ لبان جاوی کی دھونی روشن کرے تو اللہ تعالیٰ رزق اس پر کشادہ کرے۔

قرض سے نجات کا عمل:

اگر قرض دار اس کو اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ اس کا قرض ادا کرے اور ہر ایک برائی

سے محفوظ رہے۔ اور اگر اس کو شیشے کے گلاس میں لکھ کر آب زمزم یا میٹھے کنوئیں کے پانی سے دھو کر جس مریض کو پلائیں اس کو شفا ہوگی۔

بچہ کی پیدائش میں سہولت:

اور اگر عورت دردزہ میں مبتلا ہو اس کو پلائیں فوراً بچہ پیدا ہو۔ اور اگر ایک کاغذ پینتیس مرتبہ لکھ کر گھر میں لٹکائیں تو شیطان کا گزر نہ ہو۔ اور برکت کی زیادتی ہو۔ اور اگر اس کاغذ کو دکان پر لٹکائیں تو نفع بہت ہو۔ اور خریداروں کی نگاہیں اندھی ہو جائیں گی۔ اور جو شخص پہلی محرم کو ایک سوتیس مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے تمام عمر اس کو یا اس کے گھر میں کوئی برائی نہ پہنچے۔ اور جس عورت کے بچے نہ جیتے ہوں یا اس کو حمل نہ رہتا ہو تو لازم ہے کہ ایک سودس مرتبہ بسم اللہ لکھ کر حیض کے پاک ہونے کے تین روز بعد اس کی کمر سے باندھے اور صحبت کرے۔ حکم الٰہی سے ضرور حاملہ ہوگی۔ اور نیک بخت صاحب عمر بچہ پیدا ہوگا۔ اور حمل کا کچھ دکھ درد اس کو معلوم نہ ہوگا۔ اور پھر وہ دو مہینے کے بعد اس تعویذ کو کھول کر رکھ دے اور جس کی اولاد نہ جیتی ہو وہ اس کو اکسٹھ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ اولاد اس کی زندہ رہے گی۔ اس کا تجربہ کیا اور درست پایا۔ اور اگر اس کو ایک سو مرتبہ لکھ کر کھیتی میں دفن کریں تو کھیتی خوب پھولے پھلے اور کل آفات سے محفوظ رہے۔ اور اگر ستر مرتبہ لکھ کر مردہ کے ساتھ کفن میں رکھ دیں۔ تو منکر نکیر کی حفاظت سے محفوظ رہے۔

حروف بسم اللہ کے خواص

حرف، ب والے اسماء الٰہی کے خواص:

اور یہ حرف جن اسماء کے اول میں ہے وہ ہر ایک خشک بیماری اور سخت کلام کے واسطے مفید ہے۔ جیسے باری اور باقیؔ اور باعث۔ اور یہ سب خواص بسم اللہ میں ہیں۔ وجہ اس کی یہ کہ الف راس الباء ہے۔ اور یہی ذات باء کا بسط ہے۔ اور ان اسماء میں بھی باء ظاہر ہے۔ (بَصِیْرٌ بَدِیْعٌ. بَاطِنٌ) اور ہر اسم میں خاص معنے ہیں۔ اسم بر اہل صلاح کے واسطے ہے۔

اور نیک کاموں میں مدد کرتا ہے۔ جس کام کے واسطے اس کو دو سو تینتیس بار پڑھے۔ اس شخص کے نام کے ساتھ ملا کر جس سے کام ہو۔ تو کام ہو جائے۔ مثال اس کی جیسے ع م(و۔ پھر اسی طرح پہلے اسم البرُّ کے حروف لکھ کر ایک سطر بنائے۔ پھر ایک ایک حرف اس اسم کا اور ایک حرف حرف لکھے۔ اس طرح ع ل م ب ر د و پھر ان کو کسر و بسط کرے۔ یہاں تک کہ سطر اول آخر میں ظاہر ہو۔ پھر آخر کو اول کر کے حرف اول کو ساقط کرے۔ یہ حروف رہ جائیں گے ع ل م ب و ر ہ پھر اول کو آخر کرے اور حرف آخر ساقط کرے۔ چار سطریں مترجہ رہ جائیں گی۔ و ا د ع ر ل ب م اسکو جس پر چاہو لکھو۔ اور اپنی جیب میں رکھ لو۔ اور یہ کلمات پڑھ کر اس پر دم کرو۔

یـا رَبّ م ر ب ا ل و ر ع الْاَرْبَـاب مُرَلّیَ الْـکُلِّ بِلَطِیْفِ رَبُوْبِیَّتِکَ اَسْرِعْ سِرْبَانَ یُطْفِکَ ع م و و ہ ب ل امُبْتِهِجًا بِحَلَاوَةِ ذٰلِکَ الْبَحْرِ حَلَاوَةِ تَعْرِفْ اَزْوَاحًا لِفَهْمِ اَسْرَارِکَ وَامْنَحْنِیْ اِسْمًا مِّنْ اَسْمَآءِ قُدْرَتِکَ الَّتِیْ مَنْ تَضَرَّعَ بِهٖ وَتِیْ شَرَّ مَا ذَرَاءَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا اِنَّکَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ.

اسم الباری بیماری اور ورم دور کرنے کے واسطے بہت مفید ہیں۔ اور اسم الباعث ان دونوں کے خواص ان کے مواقع پر بیان کئے جائیں گے۔

حروف سین کی اولیت:

(حرف سین) جب اللہ تعالیٰ نے اس حرف کو عالم امر سے پیدا کیا تو نو ہزار آٹھ سو اسی فرشتے نازل ہوئے۔ ظاہر اسم اعظم کا یہ پہلا حرف ہے۔ اسم اعظم کا ایک ظاہر ہے۔ اور ایک باطن ہے۔ اس کے ظاہر سے تو آسمان و زمین قائم ہیں۔ اور باطن میں علویات کرسی و عرش وغیرہ قائم ہیں۔ اسی واسطے سین لفظ سمٰوات کے اول واقع ہے۔ اور اسی میں کرسی کا مرتبہ ہے۔ اور چونکہ حرف باء کا تعلق قدرت سے ہے۔ اور وہ پوشیدہ چیزوں کو پوشیدہ کرنے والی ہے۔ کیونکہ حرف بَا کا مطلب یہ ہے کہ تجھ سے طرف تیرے۔ پھر تو کہتا ہے ہو بہو یعنی وہ وہ اور وہ کہتا ہے۔ مجھ ہی سے ہے۔ میرے ہی ساتھ ہے۔

نازل وقت میں کام آنے والی دُعا:

ایک عالم نے ایک امام سے درخواست کی کہ مجھ کو کوئی ایسی دعا دیجئے کہ کسی وقت سخت میں کام آئے۔ انہوں نے یہ دعا لکھ دی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ بِاَسْمِکَ اِنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُقَدَّسُ فِیْ حَقَائِقِ مَحْضِ التَّخْصِیْصِ وَبِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مِّنْ اَحْوَالِ الْجِدِّ وَالتَّعْدِیْلِ وَبِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الْمُقَدَّسُ بِخَصَآئِصِ الْاَحَدِیَّةِ وَالصَّمَدِیَّةِ وَالنِّدِّ وَالنَّقِیْضِ وَالنَّظِیْرِ وَبِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ فِیْهِ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ مَحْفُوْظًا بِالدَّعَائِةِ مِنَ الْاٰفَاتِ مَلْحُوْظًا بِخَصَائِصِ الْعَنَایَاتِ یَا عَوَّادُ بِالْخَیْرَاتِ یَا مَنْ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَاَهْلُ الْحَسَنَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا مَسْئَلَةُ خَادِمٍ لِعِزِّ رُبُوْبِیَّکَ بِاِظْهَارِ مَسْئَلَةٍ اِنَّکَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَشَاهِدُ حَقَائِقِ الْمَطَالِبِ قَبْلَ مُبَاشَرَتِهَا لِلْقُلُوْبِ فَتِمَّهَا لِجَمِیْلِ الْخَاتِمِ یَا خَیْرَ الْمَطْلُوْبِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الْقُلُوْبِ.

اس دعا میں اسم اعظم ہے جیسا کہ بسم اللہ کی نسبت وارد ہے کہ اس میں اور اسم اعظم میں اتنا فرق ہے جتنا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں ہے۔ واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

اقسام حروف:

ایک وہ جن پر دو نقطے ہیں۔ ایک وہ جن پر تین نقطے ہیں۔ اور وہ یہ دو حروف ہیں شین اور ثا شین جمع متفرق پر دلالت کرتا ہے۔ اور ثا جمع مجتمع پر۔ اور دو نقطے والے یہ تین حروف ہیں تا یا قاف تا سے ظہور فی الملک مراد ہے اور یا سے ظہور فی القدرۃ اور قاف سے ظہور الممنت اور ہر چیز جس سے مظہر القائم والقادر اور ہر چیز جو ظاہر اور محیط ہے۔ مثل روشنی سورج اور ستاروں کے سب مراد ہیں اور حروف یا دونوں نسبتوں میں تمیز ہے۔

حسن بصریؒ فرماتے ہیں۔ ہر چیز کا علم قرآن شریف میں ہے۔ اور قرآن شریف کا علم ان حروف میں ہے جو سورتوں کے اول میں ہیں۔ معلوم ہو کہ کل حرف لام الف میں ہیں۔

اور لام الف کا علم الف میں۔ اور الف کا علم نقطہ میں، اور نقطہ کا علم معرفت اصلی میں جو ازل اور مشیت میں ہے۔ اور مشیت کا علم غیب ہوی میں اور غیب ہوی کا علم لیس کمثلہ شیء۔ میں بعضے کہتے ہیں کہ اسماء الٰہی میں سے شین بھی ایک اسم ہے اور تمام حروف نورانی جو اوائل سور میں ہیں چودہ ہیں بلا تکرار کے اور وہ یہ ہے۔ ا ح ر ط ک ل م س ع ق ص ہ ی۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں۔ کہ اوائل سور اسماء الٰہی سے ماخوذ ہیں۔ ابو العالیہ کہتے ہیں۔ ان حروف میں سے جو حرف ہیں وہ اسماء الٰہی میں سے ایک اسم کی کنجی ہے۔ الف اللہ سے اور لام لطیف سے اور م مالک سے اور صاد صادق سے۔ اور راء رب سے اور کاف کریم سے اور طا طیب سے اور سین سمیع سے اور حاء حمید سے اور قاف قدیر سے اور نون نور سے ماخوذ ہیں۔ اور ابو العالیہ نے ان کی ترکیب اس طرح کی ہے۔ ا ل م ص ا ل ر ک ہ ی ع ص ط س ح ق ن حرف اشارہ یعنی حرف ھا۔ اور حرف یا کو بیچ میں رکھا ہے۔ اور باقی حروف المص اور المر اور کھیعص اور طس اور حاء حوامیم سے اور ق وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ سے اور ن وَالْقَلَمِ سے ابن عباس کہتے ہیں۔ الٓمّٓ کے معنی یہ ہیں۔ میں اللہ ہوں میں چاہتا ہوں اور المر کے معنی یہ ہیں۔ میں اللہ ہوں جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ الف کے معنی میں۔ اور لام سے مراد اسم اللہ اور میم سے مراد علم اور را سے مراد رویاء ترتیب ان حروف کی اس طرح ہے۔ الم. المص. المر. کھیعص. طه. طس. طسم. یٰس. حم. حمعسق. ق. ن. ان میں سے بلا تکرار کل چودہ حروف ہیں۔ اور ابو العالیہ نے ابن عباس کے قول کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ حروف اوائل سور ہی اسم اعظم ہیں۔

حروف مقطعات میں سے اسم اعظم:

حروف مقطعات میں سے ہر ایک حروف کے معنی ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ ان پر کسی بندے کو مطلع کرے تو کرامتیں اس سے ظاہر ہوں۔ حدیث صحیح میں وارد ہے۔ کہ حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ جب کل تم دشمن سے ملاقات کرو۔ تو یہ کہو حٰمٓ لا ینصرون. حٰمٓ اسماء باطنہ میں سے ایک اسم ہے اس کو جان لو۔ سہل بن عبداللہ تستری فرماتے ہیں۔ کل حروف معجمہ

میں اشرف حروف یہ تو ہیں۔ اور انہیں کے نور سے کل حروف روشن ہیں اور وہ یہ حروف ہیں ال ر ح ق م ک ل ص اجسام ظاہرہ ان پر اور ان کے شرف پر دلالت کرتے ہیں اور وہ اجسام ساتوں آسمان اور کرسی اور عرش میں اور یہی وہ ساتوں مجسمات ہیں جن سے خدا وند تعالیٰ نے اپنے کلام میں مراد لیا ہے۔ المص۔ المرحم۔ کھیعص اور طس اور یہی وہ چودہ حروف ہیں جن کو ظاہر و باطن اسم اعظم کہا گیا ہے۔ اور مشائخ اہل تحقیق اور ائمہ دین اور علمائے شریعت فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اسماء ظاہرہ میں سے ہے اور قریب قریب اس پر اجماع ہے۔ اور تفسیر اس اسم کی یہ ہے کہ یہ اشیاء کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ الف ذات کریمہ کی طرف اشارہ کرتا ہے اور قبول سر کے واسطے حرف حاء ہے اور یہ حروف اسماء اعظم میں سے ہے۔ کیونکہ سینہ جملۃ وتفصیلاً علم کی جگہ ہے۔ اوہر اسی کا بیان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ...... پس یہ سینہ کو کھولتا ہے۔ اور چونکہ الف کی جبلت میں یہ بات ہے کہ حرکت یا سکون کے ساتھ وصف کیا جائے۔ بسبب انفصال اس کے ازلیت میں اور اسی کی طرف انتہائے غایات ہے۔ پس یہ آخرت میں حرکت کے ساتھ ہے اور حرکت کی چار قسمیں ہیں۔ پیش زیر۔ زبر سکون اور اسم اللہ میں سے پہلا لام ساکن ہے۔ اسی کی نسبت سے پھر حرکت والا ہوا اس کی نسبت سے جو نعۃ ثابۃ اس کے ساتھ متصل ہے۔ پھر حا اپنے سر احاطہ کے ساتھ اس میں شامل ہوئی۔ پس اس سے سر حرکت میں ہوا۔ اور سکون بھی اسرار حرکت میں سے ہے۔ اور اسی سبب سے یہ باطن الباطن ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھُوَ الْحَیُّ پس یہ سینہ کو کھولتا ہے۔ اور الف اشارہ ذات کا ہے۔ اور لام اولئے دنیا کے عہد یثاقی ایمانی کے واسطے ہے قبول تلفی شرعی کے یہ سبب اس کے جو اس میں واسطے ہے الف کے راز کا پھر ھا قیامت میں تمام امر کے واسطے ہے۔ کیونکہ قیامت میں کل اولین و آخرین جمع ہوں گے۔ پس اسی حکمت ربانی کے ساتھ یہ چودہ حرف گردش کرتے ہیں۔ اور الف ہی کو تم اس اسم کے اوّل اور آخر میں پاؤ گے۔ اس طرح بسط کے ساتھ (ال ف ل ا م ا ل ف ھ ا) حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے وہی ظاہر

ہے جس کے اوپر کچھ نہیں اور وہی باطن ہے جس کے پیچھے کچھ نہیں۔ اور چونکہ مجموعہ چودہ حروف سے ہے۔ اس سبب سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں اور جو ملک اور ملکوت ان کے درمیان ہے سب سرالٰہی سے قائم ہے۔ پس عالم کے مہر ایک ذرہ میں اسم الٰہی کا راز ہے۔ اور اسی کے سبب سے وہ ذرہ اس کی توحید کی گواہی دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا یعنی کیا پاتا ہے تو اس کا ہم نام۔ اور فرماتا ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ (یعنی کفاروں سے کہہ کر رب تمہارا اللہ ہے پھر ان کو چھوڑ دے) اور شیخ فخر الدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ نے (۶۷۰ھ) حرم مکہ کے اندر فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے اس کے حال کے موافق اپنا اسم بتلایا وہی اسم اعظم اس کے واسطے ہے جیسے کہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ ایوب کے واسطے مخصوص تھا جو ان کی اس دعا میں مذکور ہے رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اور اسم وہاب سلیمانؑ کے واسطے جب کہ انہوں نے یہ دعا کی رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَهَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور خیر الوارثین حضرت زکریاؑ کے واسطے اس دعا میں رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول کی۔ اور حضرت یحییٰؑ پیدا ہوئے۔ اور حضرت سلیمانؑ کو ملک عنایت ہوا۔ اور حضرت ایوبؑ کو سخت بیماری سے صحت ہوئی۔ پس جو شخص اسماء الٰہی میں اپنی حاجت کے مطابق اسم کے ساتھ دعا مانگے گا قبول ہوگی۔ بعض مشائخ کا قاعدہ تھا کہ جب مریدان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو وہ ۹۹ نام اس کے سامنے پڑھتے۔ اور اس کے چہرہ کو غور کر جاتے۔ پھر اس اسم کے ساتھ اس کے تعلق کو دیکھتے وہی اسم اس مرید کو تعلیم کرتے۔ پس اسی اسم سے اس کا کشو و کار ہوتا۔ اسم اعظم کا یہی علم ہے۔ اور اسم اعظم کی ایک لولؤ مکنون اور سر مخزون ہے۔ اور اس کتاب کے نفائس میں سے ہے۔ عزت کے پردے اور ہیبت کے حجاب اس پر پڑے ہوئے ہیں۔ اور اس اسم کا تثنیہ اور جمع نہیں آتی۔ بخلاف اس کے کل اسماء کا تثنیہ و جمع آتی ہے۔ اور یہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ یہ اسم اعظم ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا (یعنی اللہ ہی کے واسطے اسماء

حسنٰے ہیں پس اسماء حسنٰے کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے جس سے معلوم ہوا کہ یہ اسموں سے بڑا ہے۔ اور یہی اسم ذات ہے اور باقی اسماء صفات ہیں اور اسم ذات اسماء صفات سے افضل ہے۔ اور دلیل اس اسم کی صحت کی یہ ہے کہ بغیر اس اسم کے ایمان پورا نہیں ہوتا حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے میں لوگوں سے قتل کرنے کا حکم دیا گیا ہوں یہاں تک کہ وہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کہیں پس جب وہ یہ کہیں گے تو اپنے مال و جان کو مجھ سے محفوظ رکھیں گے۔ پس دوسرا اسم اس کے بدلہ کافی نہیں ہے۔ اور یہی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ اسم اعظم ہے۔ اور یہی دوزخ سے نجات دلانے والا ہے۔ اور حضور ہی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص مرا اور وہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی خلوص دل سے گواہی دیتا تھا خدا اس کو دوزخ پر حرام کرے گا۔ یہی اسم بزرگ جنت کی کنجی ہے۔ اور اسی سے جنت میں داخل ہونا اور دوزخ سے محفوظ رہنا ہے۔ اور اسی کے ساتھ ایمان و اسلام و دعاء ہے۔ جس کے مطابق پہلے حدیث گزر چکی ہے۔ اور نماز کی کنجی اذان ہے جو بغیر اس اسم کے نہیں ہو سکتی۔ اور جتنے اذکار اور دعائیں اور بیماریوں کے رقیے ہیں کوئی اس اسم اعظم سے خالی نہیں ہیں۔ اَللّٰھُمَّ میں میم زیادہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ بالاحاطہ کل اسماء کی جمع ہے۔ غرض کہ کوئی ایسا نہیں ہے کہ جس میں یہ اسم نہ ہو۔ چنانچہ نماز جو دین کا ستون ہے اس کی خاص تکبیر احرام میں بھی یہی اسم ہے جس کے بغیر بالاجماع نماز نہیں ہو سکتی ایسے ہی اذان اور اقامت اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ مطلب یہ کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز شروع ہوتی ہے اور رَحْمَۃ اللّٰہ پر ختم ہوتی ہے۔ تو اول و آخر نماز کے یہی اسم ہیں۔

اسرار حرف شین:

شکل شین مثل الف کے ہے اس لیے ان میں بہت عمدہ مناسبت شکلی ہے شین میں بھی تین حرف ہیں۔ ش ی ن ۔ اور الف میں بھی تین حرف ہیں۔ ا ل ف ۔ اور اگرچہ شین کے علاوہ اور حرف بھی تین حرف سے مرکب ہیں۔ مگر ان کا عرش شین کے عرش جیسا نہیں ہے کیونکہ کوئی حرف ایسی پوری مناسبت نہیں رکھتا۔ اور قول شھد اللّٰہُ میں اشارہ ہے رسوخ توحید اور عدم وجود دارین اور عالمین کی طرف۔ حرف شین عرش الف کی کرسی ہے۔ کیونکہ ہر لطیف عرش ہے اور ہر کثیف کرسی ہے۔ اور کرسی عرش کی حامل ہوتی ہے۔ کیونکہ تم دیکھتے ہو وہ حرف میم عرش شین کی کرسی ہے۔ اور درحقیقت بات یہ ہے کہ ہر لطیف کثیف کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ حرف الف سب سے زیادہ ہلکا اور لطیف ہے بسبب عدم تشبیہ کے اور احاد حرفیہ میں اس کی تشبیہ ہے اور نہ اس کے غیر سے انتہاء اس کی معلوم ہو سکتی ہے۔ پس یہ اولیت اور آخرت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ عالم کرسی عالم عرش سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے تم جانتے ہو کہ کرسی محل صور ہے اور عرش انوار ہے جو تمام عالم میں پہنچے ہیں۔ جو شخص حرف شین میں تامل کرے گا۔ وہ اس کے حقائق و عجائب سے واقف ہو گا۔ اور تصریف حروف کے اسرار مشاہدہ کرے گا۔ اور چونکہ حرف شین آخر مرتبہ عرش علی الجملہ ہے۔ اس لئے علی التفصیل بھی آخر مرتبہ ہے۔ اس طرح شین آخر حرف اس کا نون ہے اور وہ مچھلی ہے جس کی پشت پر دنیا قائم ہے۔ نون شین سے مدد لیتی ہے اور تمام عالم نون سے مدد لیتا ہے اور ایسے ہی شروع بھی نون سے مدد لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ن وَالقلم و مایسطرون پس قلم باطن نون سے مدد لیتا ہے۔ جو اس امر کا ظاہر ہے جس کا کاف باطن ہے (یعنی لفظ کن) اور جو سر مکتوم پر دلالت کرتا ہے اور وہی شین کا راز ہے۔ حرف شین کو جو شخص ایک مرتبہ اپنی حاجت کے مناسب روز میں یعنی اگر خیر کی حاجت ہے تو خیر کے روز میں اور اگر شر کی حاجت ہے تو شر کے روز کی پہلی ساعت میں لکھے مطلب پورا ہو گا۔ بعض ایام شر کے واسطے ہیں۔ جیسے ہفتہ اور منگل اور بعض خیر کے واسطے ہیں۔ جیسے جمعرات اور جمعہ۔

حرف شین کے اسرار عالم جسمانی میں گنتی سے باہر ہیں جس کے اعضاء میں درد ہو یا عورت کو درد زہ ہو۔ تو اس کو لکھ کر باندھیں آرام ہو گا۔ اور کسی کو ضرر پہنچانے کی اس میں بہت بڑی خاصیت ہے۔ دیکھو اسم یَا شَدِیْدُ میں یہ حرف واقع ہے۔ اور یہ اسم کیا خاصیت رکھتا ہے۔ جو شخص اس حرف کے رتبہ اور اس کی طبع سے مجملاً یعنی شین اور تفصیلاً یعنی ش ی ن۔ اور ان کے طبائع اور نسبت عددی سے واقف ہوا اور وہ اسرار کا مشاہدہ کرے گا اور حال

انفعال وتصریف سے واقف ہوگا۔ عرش کا ع عَلا سے مدد لیتا ہے۔ جس کے اوپر بلندی نہیں ہے۔ اور رآء رحمت سے جس کے اوپر نہ کوئی رحمت ہے۔ نہ اس کے سوا مرحوم ہے اور شیٓن شہادت سے جس کے اوپر نہ شہادت ہے نہ اس کے سوا مشہود ہے۔ پس دیکھو۔ کس طرح تم شہادت کو شاہد اور مشہود پاتے ہو اور رحمت کو مرحوم اور راحم اور عزت اللہ و رسول اور مومنوں ہی کے واسطے ہے۔ خدا کی عزت اس کا دوام بقا اور قدم ہے اور انبیاء کی عزت وجود رسالت ہے اور مومنوں کی عزت وجود ایمان ہے۔ پس یہ مراتب حرف شیٓن کے ہیں۔

قبولیت دعا بذریعہ اسم شہید:

قول اول کے موافق یہ ساتوں حرف عذاب کے ہیں۔ اور عذاب ہی کے واسطے ان کو لکھنا چاہیئے۔ حرف شیٓن سے شروع کرو۔ ایام کی ترتیب سے اور ان کے حروف کی اور اس کے برعکس کرنے سے برعکس مطلب ہوتا ہے اور اس طرح دعا کرو۔ الا ماانتم من فلاں۔

اور جو عذاب اس کو کرنا چاہتے ہو۔ اس کا نام لو حرف لکھنے کے بعد اور دن اور حاجت کے بعد یہ الفاظ کہو۔

بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ يَا شَدِيْدُ يَا عَزِيْزُ يَا وَاحِدُ يَا ظَاهِرُ يَا وَارِثُ يَا جَبَّارُ يَا وَارِثُ يَا فَاطِرُ اَللّٰهُمَّ يَا شَدِيْدُ يَا اَحَدُ فَنَآءِ خَلْقِهٖ عَلَ الْاَمْرِ الَّذِىْ اَرَدْتُّ وَالْقُدْرَةِ الَّتِىْ قَدَرْتَ لَا اتِّصَالِ لِوُجُوْدِهٖ وَلَا انْتِهَآءَ لَهٗ يَا مَنْ لَّا يُدَانِيْهُ اِلَّا رُتْبَتُهٗ وَلَا انْقِطَاعَ لَهٗ يَوْمَ لَا يُخْزِے اللّٰهُ النَّبِىُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اِنَّ الْخِزْىَ الْيَوْمَ وَالسُّوْءَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ يَا شَدِيْدَ الْعِقَابِ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ وَ اَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّ شَهِيْقٌ اِنَّ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ طَعَامُ الْاَثِيْمِ كَالْمُهْلِ يَغْلِىْ فِى الْبُطُوْنِ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ يَا عَزِيْزُ يَا غَالِبُ يَا مَنْ لَّا مِثْلَ لَهٗ وَالْحَوَآئِجُ كُلُّهَا اَلَدَيْهِ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْمُطْلَقُ الْاَزَلِىُّ لَا يُوْزِنُكَ فِىْ عِزِّكَ يَا ظَاهِرَ الْقُدْرَةِ يَا مَنْ قَالَ وَهُوَ اَصْدَقُ الْقَآئِلِيْنَ كُلُّهَا اِنَّهَا لَظٰى نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى لَا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِىْ مِنَ اللَّهَبِ يَا وَارِثُ اَنْتَ الَّذِىْ يَرْجِعُ اِلَيْكَ الْاَمْرُ كُلُّهٗ يَا مَنْ يُغْنِى الْاَكْوَانَ وَمَنْ فِيْهَا وَيُنَادِىْ لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ كُلُّ مَنْ لَهٗ دَعْوَةٌ مِّنْ اَمْرٍ ظَاهِرٍ اَوْ بَاطِنٍ قَلَّ اَوْ كَثُرَ يَرْجِعُ اِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ بِفُلَانِ الثُّبُوْرَى الْوَيْلَ وَالْعَذَابَ وَالْاِنْتِقَامَ لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا يَا جَبَّارُ اَنْتَ الَّذِىْ حُكْمُكَ مَاضٍ عَلٰى طَرِيْقِ الْجَبْرِ وَعَلٰى لَا يَدْفَعُهٗ حَذَرُهَا ذِرٍ وَّاَنْتَ الَّذِىْ رَبَطْتَ الْقُوٰے الْفُسَانِيَّةَ وَالْقُوَى الْقَلْبِيَّةَ فِىْ كَثَآئِفِ الْاَجْسَامِ لَا يَجِبُ ذٰلِكَ اِلَّا الَّذِىْ نَزَّهَ فِىْ حَقِّكَ وَجَعَلْتَهُمْ بَضْعَةً لِهُوِيَّتِكَ وَظُهُوْرًا لِّقَهْرِيَّتِكَ وَصِفَةً لِّاَزَلِيَّتِكَ فَاِنَّكَ اَنْتَ ذُو الْقُدْرَةِ وَالْجَبْرُوْتِ وَالْعِزَّةِ وَالرُّهْبَةِ وَبِحَقِّ مَلَكُوْتِكَ الَّذِىْ اخْتَرْتَهٗ بِعَيْنِ تَقْدِيْرِكَ وَاَحْكَامِ اِلٰهِيَّتِكَ وَاٰتُوْا مُحرقَاتِكَ لَا يَعْلَمُ غَيْرُكَ تَعَالٰى شَانُكَ وَعَظُمَ سُلْطَانُكَ فَكُلُّ حَرَكَةٍ فِىْ عَالَمِ الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْجَبْرُوْتِ وَقَدْ اَعَانَ بِهَا مَعْنِىْ اسْمِكَ الْجَبَّارِ بِحَقِّ مَا اخْتَرْتَ بِخَيْرِ التَّدْبِيْرِ الْاَزَلِّىِ الْخَلِيْلِ الْمُتَعَالَ يَا مَنْ خَيْرُ الْعَالَمِ الْاٰتِ اِنِّىْ بِحَرَكَةٍ مَّا فِيْهِ مِنْ سِرِّ الْحَيَاتِ الْمَخْلُوْطَةِ بِالرُّوْحِ بِاَزِمَّةِ الْمُقَادِيْرَ وَظُهُوْرِ الْحِكْمَةِ اَظْهِرْ فِىْ فُلَانٍ مِّنْ شِدَّةِ جَبْرُوْتِكَ وَقَهْرِكَ مَا تُسَكِّنُ بِهٖ حَوَاسَّهٗ عِنْدَ مُصَادَمَتِىْ وَتَخْمِدُ رُوْحَانِيَّتَهٗ عِنْدَ وُجُوْدِىْ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَلَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ يَا فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْاَلُكَ بِقُدْرَتِكَ الَّتِىْ وَقُدِرَتْ بِهَا الْاَكْوَانُ الْعَلَوِيَّةَ وَالسَّفْلِيَّةَ وَبِحَقِّ الْكَلِمَةِ الْاُوْلٰى الَّتِىْ فَطَرْتَ بِهَا الْاَرْضَ وَالسَّمٰوٰتِ بِقَوْلِكَ الْحَقِّ ثُمَّ اسْتَوٰىٓ اِلَى السَّمَآءِ وَهِىَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا قَالَتَآ اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ اِفْعَلْ لِىْ كَذَا وَكَذَا جو مطلب ہو اس کو ذکر کرے۔

ابن قیم کا تجربہ:

ابن قیم فرماتے ہیں سب سے بہتر علاج سورۂ فاتحہ کے ساتھ ہے اور وہ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مدت سے مکہ شریف میں رہتا تھا۔ اور مجھ کو ایک ایسا مرض تھا کہ کسی حکیم کے علاج سے آرام نہ ہوا تب میں نے سوچا کہ میں خود ہی اس کا علاج کروں اور سورۂ فاتحے میں نے اس کا علاج کیا۔ مجھ کو آرام ہو گیا۔ پھر جس شخص کو میں دیکھتا کہ اس کو سخت بیماری ہے اسی کو بتا دیتا۔ اس کو آرام ہو جاتا۔ جو شخص اکو ۱۹ مرتبہ پڑھ کر کسی ظالم کے سامنے جائے۔ اس کے شر سے محفوظ رہے۔

حضرت شہاب الدین سہروردی کا تجربہ:

حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں جو شخص سورۂ بروج نماز عصر میں پڑھا کرے۔ وملوں سے محفوظ رہے۔ جو شخص سورۂ فاتحہ لکھ کر پانی سے دھوئے اور پھر تھوڑا پانی اس میں ملاتا رہے۔ برکت اس کے ہاں ظاہر ہوگی۔

ہر مرض سے نجات کا عمل:

اب ہم سورۂ فاتحہ کے خواص کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کو لکھ کر مینہ کے پانی سے دھوئے اور مریض کے منہ اور ہاتھوں پر ملے۔ اور اس پانی کو تین مر پیوے اور پیتے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیُ وَاکْفِ اَنْتَ الْکَافِی وَعَاتِ اَنْتَ الْمُعَافِیُ ۳ مرتبہ۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک بیماری سے شفا دے۔ بشرطیکہ موت نہ آئی ہو۔ اور اگر خفقان والا اس پانی کو پیوے خفقان اس کا جاتا رہے اور اگر اس کو مشک وزعفران سے چینی کے برتن میں لکھے اور گلاب سے دھوئے۔ پھر جو بیماری والا پیوے آرام ہو۔ اور کند ذہن سات روز پیوے۔ ذہین ہو جائے۔ اور جو بات سنے یاد رہے اور اگر مشک کے ساتھ چینی کی طشتری پر لکھ کر مینہ کے پانی سے دھوئے اور پھر اس پانی سے سرمہ اصفہانی حل کرے اور آنکھوں میں لگائے۔ ضعف بصارت جاتا رہے اور نگاہ تیز ہو۔ اور آنکھ کی کل بیماریاں دور ہو جائیں۔ اور اگر اس سرمہ میں سفید مرغ کا پتہ اور سیاہ مرغی کا پ

آمیز کر کے آنکھ میں لگائے تو روحانی اشخاص کو دیکھے۔ اور وہ اس سے ایسی باتیں کریں۔ جو اس کی سمجھ میں نہ آئیں۔ جو شخص سورۂ فاتحہ کثرت کے ساتھ پڑھے۔ اس کو تکان اور سستی اور درد نہ ہو۔ اور اگر اس کو پاکیزہ برتن میں لکھ کر گلاب سے دھوئیں۔ اور درد والے کان میں ڈالیں۔ تو درد کو آرام ہو جائے۔ اور اگر اس کو لکھ کر خالص روغن بکائن سے دھوئیں اور ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کریں۔ پھر فالج اور عرق النساء والے کو ملیں آرام ہو۔ اور جس شخص کو کوئی حاجت ہو۔ اس کو لازم ہے کہ اس سورۂ کو بترتیب وتنزیل ایمان اور تصدیق کے ساتھ قبلہ کی طرف منہ کر کے ۷ مرتبہ پڑھے اور اس سے پہلے دو رکعت نماز فاتحہ اور اخلاص سہ بار کے ساتھ پڑھ چکا ہو۔ جب خدا سے حاجت مانگے پوری ہوگی۔ اور بار ہا تجربہ ہوا ہے کہ جو شخص فرض وسنت فجر کے درمیان ۴۱ بار سورۂ فاتحہ چالیس روز تک پڑھے۔ اس کی حاجت پوری ہوگی۔

اور یہ ابیات کتاب کنز المقربین سے جو علامہ سبعین کی تصنیف ہے۔ نقل کئے

جاتے ہیں اور حضرت امیر المؤ	منین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ط	رف منسوب ہیں۔ ابیات۔
اِذَا مَا کُنْتَ مُلْتَمِسًا بِرِزْقٍ	وَتَنْجِ الْقَصْدِ مِنْ عَبْدٍ وَّحُرٍّ	وَتَظْفَرْبِ لَّذِیْ تَھْوٰی سَرِیْعًا
وَتَاْمَنْ مِنْ مُّخَالَقَةٍ وَّ غَدْرٍ	فَفَاتِحَةُ الْکِتَابِ فَاِنَّ فِیْھَا	لِمَا اَمَّلْتَ سِرًّا اَیَّ سِرٍّ
فَلَازِمْ دَرْسَھَا عُقْبٰی عِشَاءٍ	وَفِیْ صُبْحٍ وَّظُھْرٍ ثُمَّ عَصْرٍ	وَلَا زِمْھَا بِمَغْرِبِ کُلِّ لَیْلٍ
اِلَی التِّسْعِیْنَ تَتْبَعُھَا بِعَشْرٍ	تَنَلْ مَاشِئْتَ مِنْ عِزٍّ وَّجَاہٍ	وَعَظْمٍ مُھَابَةٍ وَّعُلُوِّ قَدْرٍ
وَعِزٍّ لَا تُغَیِّرُہُ اللَّیَالِیْ	بِحَادِثَةٍ مِنَ النُّقْصَانِ تَجْرِیْ	وَلَا تَوْفِیْقٍ وَّاَفْوَاحٍ دَوَامًا
وَتَامَنْ مِنْ تَکَالَةٍ کُلِّ شَرٍّ	وَلَا تَحْتَجْ اِلٰی اَحَدٍ شَیْءٍ	وَلَا تَفْجَعْ بِمَکْرُوْہٍ وَّ ضَرٍّ
وَمِنْ جُوْعٍ وَّعُرْیٍ وَّانْقِطَاعٍ	وَمِنْ بَطْشٍ لَعَلِیْمٍ نَھْیٍ وَّاَمْرٍ	تُصَانُ وَتَبْلُغُ الْاٰمَالَ حَقًّا

عَلٰی طُوْلِ الْمَدَانِیْ کُلِّ دَھْرٍ   فَاِنَّکَ اِنْ فَعَلْتَ اَتَاکَ اٰتٍ   بِمَا یُغْنِیْکَ عَنْ زَیْدٍ وَّعَمْرٍو

خلاصہ ابیات فراخی رزق کے واسطے الحمد کو اس ترکیب سے پڑھنا چاہئے کہ بعد نماز عشاء ۵۰ بار اور بعد نماز فجر کے ۶۰ بار اور اسی طرح سے مغرب کے بعد ۹۰ بار پڑھے۔ اللہ ایک مؤکل ایسا بھیجے گا۔ جو اس کو غنی کر دے گا۔

فوائد اسم اعظم اور اس کی تصریفات

حکایت

آل جعفر منصور میں سے ایک شخص کو بادشاہ نے قتل کرنے کے واسطے بلایا۔ جب وہ شخص دربار میں حاضر ہوا تو بادشاہ نے اس کی گردن مارنے کا حکم دیا۔ جلاد نے تلوار ماری۔ مگر اس نے کچھ اثر نہ کیا۔ یہاں تک کہ تین مرتبہ یہی ہوا۔ تب بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتار کر دیکھو کہ اس کے پاس کیا چیز ہے۔ چنانچہ جب دیکھا گیا تو یہی اسم اعظم ایک کاغذ پر لکھا ہوا اس کے پاس سے نکلا۔ اور یہ سات حروف ہیں۔ ان کو بہت حفاظت سے رکھنا چاہئے۔ اور یہ حروف کعبہ شریف کے دروازے پر لکھے ہوئے تھے۔ اور اکثر اعمال میں یہ حروف کام آتے ہیں اور خزانے بھی اسی سے نکلتے ہیں۔ ترکیب اس کی یہ ہے کہ اس اسم کو زعفران سے لکھ کر سفید مرغ کی گردن میں باندھے اور جہاں دفینہ کا خیال ہو اس کو چھوڑ دے۔ اسی جگہ وہ مرغ کھڑا ہو کر چونچ سے کھودے گا۔ اور آواز دے گا۔ اور جب تم کو کسی مکان یا قلعہ کا برباد کرنا منظور ہو تو اس خاتم خیر کو موم پر ایک طرف نقش کر کے دوسری طرف خاتم شر کو نقش کر دو۔ اور دروازے کے نیچے دفن کر کے اوپر سے حمام کی موری کا چوڑا چھڑک دے۔ اور جب تو کسی شخص کو کسی جگہ سے نکالنا چاہے تو اس شخص کے اس کی ماں کے نام کے ساتھ اس اسم کو لکھ کر ایک چڑیا کے پیر میں باندھے اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر پیٹھ کے پیچھے چھوڑ دے۔ اور چھوڑتے وقت کہہ دے کہ فلاں شخص اس جگہ سے بھاگ جاوے بہ طفیل ان اسمائے۔ اور نیز اسی کام کے واسطے ایک کاغذ پر خاتم شر کو لکھ کر حمام کے چوڑے سے دھوئے۔ اور ساعت منحوس میں جس مکان میں ڈالے گا۔ وہی مکان برباد ہوگا۔ اور یہ الفاظ کہے یاخدام ھذہ الاسمآءِ بکذا کذا فَاصْبحُوْا لَا یُریٰ اِلَّا مَسَاکِنھم الایۃ الوحال العجل اور جب تم کسی پر پتھر برسانے چاہو آیت شر کو ایک کوری ٹھیکری پر لکھ کر مکان کی چھت پر گاڑ دو۔ اور یہ آیت بھی اس پر لکھ دینا۔ وامطرنا

علیھم حجارۃ من سجیل اور سورۂ فیل اور بخولہ بھی شر کا روشن۔ اگر تم کسی کو جلانا یا اس کے گھر میں آگ لگانی چاہو تو ساعت منحوس میں خاتم شر کو شمع پر لکھو۔ اور موکل کے سپرد کرو۔ پھر اس شمع کو روشن کرو۔ جس وقت آگ سے اسم پگھلے گا۔ فوراً وہ دشمن اور اس کا گھر آگ سے جلے گا۔ بعض عالموں نے اس کو ظالم بادشاہوں کے واسطے کیا ہے۔ اور وہ ہلاک ہوا ہے۔ اور جب یہ چاہے کہ کشتی دریا میں نہ چلے۔ اور اگر چلے تو ڈوب جائے۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ خاتم شر کو ایک لکڑی پر حمام کی موری کے پانی اور اس دریا کے پانی سے لکھ کر اور کچھ پانی منہ میں لے کر کشتی میں کلی کر دے۔ پس وہ کشتی نہ چلے گی۔ اور مامون خلیفہ جب دریا دجلہ میں فرجہ ڈالنا چاہتا تھا۔ تو اس خاتم کو ایک بلند جگہ میں سفید ریشم کے دھاگے میں باندھ دیتا۔ ہر طرف سے موجیں اس پر متوجہ ہوتیں۔ اور لوگ ڈوبنے کے قریب ہو جاتے پھر ان کو خبر ہوتی کہ خلیفہ کی کارستانی ہے تب وہ فریاد کرتے اور غل مچاتے۔ اس وقت وہ اس تعویذ کو منگوالیتا۔ اور طوفان دریا کا جاتا رہتا۔ اور اگر کسی بیماری کی بیماری دور کرنی ہو تو یہ خاتم اس کی پیشانی پر لکھ دے اور عزیمت کو پڑھے۔ آرام ہوگا۔ اور جب قیدی کے خلاص کرنے کا ارادہ ہو تو تھوڑی سی قبر کی مٹی لے کر قیدی اپنے گریبان میں سے نکالے اور پھر الٹا کرے اور عزیمت پڑھے خلاصی پائے گا۔

کثیر امراض کا علاج:

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ وَخَاتَمُنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ مُعَجَّلٍ. لِکُلِّ بَلَاءٍ دَاخِلَ الْجِسْمِ اَسْقَمَتْ یعنی جس وقت انسان کسی اندرونی مرض میں مثل قولنج وضعف جگر وضعف قلب وغیرہ میں مبتلا ہو اور حکماء اس کے علاج سے عاجز ہو گئے ہوں۔ تب ان تین عصٰی اور خاتم کو اس طرح لکھے ۱۱۱☆ مکرر سات بار چینی کے برتن میں اور رات کو ستاروں کے سایہ میں رکھ کر صبح مریض کو پلایا جائے۔

مقدمہ میں کامیابی کا عمل:

یہ شعر سُلَّمًا تَرَقّٰی بِہٖ دُرَجَ الْعُلٰی ترکیب اس کی یہ ہے کہ سلم کو تم اپنے دائیں

انگوٹھے کے ناخن پر لکھ کر جس ظالم کے سامنے جاؤ گے کسی مقدمہ یا کسی کام میں تو کامیاب ہو گے۔ اور وہ ظالم یا حاکم تمہاری بڑی خاطر کرے گا۔ اور جو حاجت ہو گی پوری کرے گا۔ اس سلم کو ایک کاغذ پر لکھ کر سرخ موم میں لپیٹ کر زبان کے نیچے رکھ لے۔ ہمیشہ خوش رہے۔ اور جو دیکھے محبت کرے اور ہر ایک بدگو کی زبان بند ہو جائے۔

عمل حصول غلبہ:

یہ شعر وَهَا اَرْبَعٌ قَدْ صُفِّفَتْ لِقِنَالِنَا یعنی یہ چاروں ابجد سے نکلے ہیں۔ جو شخص اس کو مکسر کر کے لوہے کی تختی پر کندہ کرے۔ اور اس کے اعداد کو دفق مکسر کر کے باطن صحیفہ یعنی تختی پر لکھے سر پر ٹوپی کے اندر رکھ کر دشمن سے جنگ کرے غالب ہو گا۔ اگرچہ اپنے تئیں برچھوں اور تلوار کے بیچ میں ڈال دے۔ تب بھی محفوظ رہے۔ زخم تک نہ لگے۔

عمل حفاظت:

یہ شعر وَالْقَمَرْنِیْ دَطُرُوْفِ خَشُوْشِ دَرَثْ ٹوپی مذکور بنا کر اس کو خوشبو کی دھونی دیکر یہ آیت پڑھ کر دم کرے۔ اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آخر تک۔ پھر اس ٹوپی کو پہن کر ہر ایک خوفناک مقام پر جائے کوئی تکلیف نہ پہنچے گی۔

وَتَدْعُوْا بِهِ الْاَشْخَاصَ آخر تک یعنی یہ چار الف ہیں۔ جب ان کے چاروں عربی حرف نکالے جائیں اور جس رات کہ قمر برج ہوائی میں عطارے اتصال مودت رکھتا ہو۔ ایک نئی ٹھیکری پر لکھ کر بخور جامع الارواح روشن کرے جس کو اصطلاح عزائم میں جمر الکراہیم بھی کہتے ہیں۔ پھر پندرہ روز کی مسافت سے کسی کو ملانا چاہئے فوراً حاضر ہو گا۔ اس وقت یہ عزیمت پڑھنی چاہئے۔ اَیْنَمَا تَكُوْنُوْا یَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ۔ پھر اس شخص کا وہ نام لے جس سے وہ مشہور ہے۔ فوراً حاضر ہو گا۔ اور جو کام اس سے لے گا بلا عذر کرے گا۔ اور پھر جب اس شخص کو وہیں پہنچانا چاہے جہاں سے بلایا ہے تو بخور روشن کر کے قرآن شریف کی کوئی آیت اس مضمون کے موافق پڑھے۔ پھر کہے۔ غُدْیَا فُلَانُ اِلٰی

مَكَانِكَ بِقُدْرَةِ مَنْ یَّقُوْلُ لِلشَّیْءِ كُنْ فَیَكُوْنُ بِقُدْرَةِ مَنْ اَمْرُهٗ بَیْنَ الْكَافِ وَالنُّوْنِ اِنَّمَا اَمْرُهٗ اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ آخر سورت تک پھر کہے۔ تَوَقَّلُوْا یَا یَا خُدَّامَ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ بِرَدِّ فُلَانِ بن فُلَانَةِ اَوْبِرَدِّ فُلَانَةِ بِنْتِ فُلَانَةِ بِحَقِّ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ مِنْ اَسْمَآءِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔

ہر حاجت پوری ہو:

یہ شعر وَخَاتَمُنَ لِلْخَیْرِ جَلَّتْ صِفَاتُهٗ یعنی خاتم اخیر جو ہاء مشقوقہ ہے۔ جب یہ اور اس کے بعد واو مکرر قضا حاجت کے واسطے لکھی جائیں تو فائدہ ہو۔ اور ابطال سحر و حل معقود اور حل مشکلات اور وضع حمل اور دشمن کی زبان بندی اور قیدی کی رہائی اور طلب رزق اور برکت طعام اور دفع غضب حاکم کے واسطے بہت نافع ہے جس کے واسطے لکھے معہ اس کے نام لکھ کر اس کے گھر میں رکھ دے۔ اعلیٰ برکت حاصل ہو گی۔ اور اگر اس خاتم کو معکوس لکھا جائے۔ یعنی اس طرح کہ پہلے واو لکھ کر اس کے بعد ہاء معشوقہ پانچ بار لکھے تو ہر طرح کے رنج و غم پیدا کرے گی۔ اور برے خواب دکھائی دیں گے۔ اور منافذ بدن سے خون جاری ہو گا۔ اور مکانوں کے ویران کرنے کے واسطے بھی لکھی جاتی ہے۔ اور عورت کو طلاق دلوانے اور سفر سے حرکت کرنے چاہے تری کا ہو یا خشکی کا۔ غرضیکہ اس قسم کے کل کاموں کے واسطے یہ خاتم معکوس لکھی جاتی ہے۔ ایک سرخ کاغذ پر لکھ کر مع اس کے اور اس کی ماں کے نام کے ایک بھارے پتھری کے نیچے دبا دے۔ اگر خون بہانا ہے تب سرخ کاغذ پر لکھ کر ایلوے اور ہینگ کی دھونی دے کر نرسل میں بند کرے اور جس جگہ پانی مشرق کی طرف بہتا ہو وہاں دفن کرے۔ وغیرہ کے مریخ کی ساعت میں ہونے چاہئیں۔

حصول اسرار کا عمل:

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ لتکسر به کل الجیوش و تهزم یعنی اس اسم شریف کے عربی حرف نکال کر ان کا دفق حرفی باطن لوح میں چودھویں تاریخ جبکہ قمر برج ثالث نحوست سے بری ہو۔ اور شخص شمال کی طرف چڑھنے والا ہو۔ اور برج طالع خانہ مشتری ہو۔

اس کو لکھے پس ہی کبریت احمر اور تریاق اکبر کا کام دے گا۔ جو شخص اس کو اپنے پاس رکھے گا۔ کل مشکل کام اس کے آسان ہوں گے اور قلب اس کا قوی ہوگا۔ فرشتے اس کی اطاعت کریں گے جب راستہ پر چلے گا۔ تو زمین اس کے پیروں کے نیچے سمٹ جائے گی۔ اور حجابات اٹھ جائیں گے۔ دور کی چیز مثل قریب کے معلوم ہوگی۔ روحیں اس سے خطاب کریں گے۔ اور پوشیدہ باتوں کی خبر دیں گی۔ اور ایسی باتیں ملاحظہ کرے گا جن سے عقل حیران ہوگی۔۔ اور یہ بھی ایک خاصیت اسی کی ہے کہ جس کام کے واسطے لینے یا دینے یا والی بنانے یا معزول کرنے کے واسطے لکھے۔ کام پورا ہوگا۔ اور یہ انتہا ہے اسے خوب سمجھو اور اس کے امانت دار بنو۔ یہ خدا کا عہد ہے اور اگر مجھ کو اس بات کا یقین ہوتا کہ یہ اسرار پوشیدہ رہیں گے تو میں اس کے اور بہت سے عجائب بیان کرتا۔ اور اب میں دوبارہ ان اسماء اور ان کی دعا اور خاتم کا بیان کرتا ہوں۔ صورت اس کی یہ ہے ☆ آم # اااا ھے ، اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِالْهَآءِ مِنْ اِسْمِکَ الْاَعْظَمِ وَبِالثُّلُثِ الْعِصِیِّ وَالْاَلْفِ الْمُقَوَّمِ وَبِالْمِیْمِ الطَّمِیْسِ الْاَبْتَرِ وَبِالسُّلَّمِ وَبِالْاَرْبَعَةِ الَّتِیْ ہے۔ کَالْکَفِّ بِلَا مَعْصَمٍ وَبِالْهَآءِ الْمَشْقُوْقَةِ وَالْوَادِ الْمُعَظَّمِ صُوْرَةِ اسْمِکَ الشَّرِیْفِ الْاَعْظَمِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ بَرٰی بِهِ الْقَلَمُ تَقْضِیَ حَاجَتِیْ وَهِیَ کَذَا وَکَذَا.

قضائے حاجات:

بعض مشائخ فرماتے ہیں جس کسی کو حاجت ہو، اور وہ پوری نہ ہوتی ہو۔ تو چاہیے کہ کسی مسجد میں قبلہ رو کھڑے ہو کر خلوص دل سے یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ اِلَیْکَ قَصَدْتُ وَبِبَابِکَ وَقَفْتُ وَاِلٰی جَنَابِکَ اِلْتَجَاْتُ وَلَکَ سَاَلْتُ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَیْکَ تَوَسَّلْتُ وَبِاَوْلِیَآئِکَ وَاَصْفِیَآئِکَ قَدِ اسْتَشْفَعْتُ فَاقْضِ اللّٰهُمَّ حَاجَتِیْ وَنَفِّسْ کُرْبَتِیْ ۔ پھر اپنی حاجت کا نام لے۔ پھر اس کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے۔ ہر رکعت میں فاتحہ کافرون، اخلاص اور معوذتین پڑھے۔ اور آخری

سجدہ کے اندر یہ کلمات کہے۔ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ لَهٗ فَکَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ پھر سجدہ سے سر اٹھا کر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔ اور قبلہ رو کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ عِلْمُکَ غَنَانِیْ عَنِ السُّؤَالِ اِلٰهِیْ اِنَّ الْعَرَبَ وَالْعَجَمَ اِذَا اسْتَجَارَ بِهَا مُسْتَجِیْرٌ اَجَادُوْهُ وَاَنْتَ اِلٰهُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَقَدِ اسْتَجَرْتُ بِکَ فَاَجِرْنِیْ وَلَا تَرُدَّنِیْ خَآئِبًا وَّ اَمَلْتُ مِنْکَ الْاِجَابَةَ فَاَجِبْنِیْ وَاقْضِ حَاجَتِیْ وَاَعْطِنِیْ اُمْنِیَّتِیْ وَمَآ اَطْلُبُهٗ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ پھر خدا سے حاجت مانگے۔ پوری ہوگی، مگر بشرطیکہ کسی فعل حرام کی دعا نہ ہو۔

اسم اعظم والی دعا:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس دعا میں اسم اعظم ہے۔ اَللّٰهُمَّ حَلِّ هٰذِهِ الْعُقْدَةَ وَ اَزِلْ هٰذِهِ الْعُسْرَةَ وَلَقِّنِیْ حُسْنَ الْمَیْسُوْرِ وَقِنِیْ سُوْءَ الْمَقْدُوْدِ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ الطَّلَبِ وَاکْفِنِیْ سُوْءَ الْمُنْقَلَبِ اَللّٰهُمَّ حُجَّتِیْ حَاجَتِیْ وَعُدَّتِیْ فَاقَتِیْ وَوَسِیْلَتِیْ انْقِطَاعُ حِیْلَتِیْ وَشَفِیْعِیْ دُمُوْعِیْ وَرَاْسُ مَالِیْ عَدَمُ اُمْنِیَالِیْ وَکَنْزِیْ عَجْزِیْ اَللّٰهُمَّ قَطْرَةٌ مِّنْ بِحَارِ جُوْدِکَ تُغْنِیْنِیْ وَذَرَّةٌ مِّنْ تَیَّارِ عَفْوِکَ تَکْفِیْنِیْ فَارْزُقْنِیْ وَاقْضِ حَاجَتِیْ وَنَفِّسْ کُرْبَتِیْ وَفَرِّجْ هَمِّیْ وَغَمِّیْ بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا.

رنج و غم سے دور رہنے کی دعا:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو رنج و غم کچھ پہنچے اور وہ یہ دعا پڑھے۔ اس کا رنج و غم خدا دور کر دے گا۔ اور اس کے بدلہ خوشی دے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ عَدْلٌ فِیَّ حُکْمُکَ مَاضٍ فِیَّ قَضَآءُکَ اَسْأَلُکَ اللّٰهُمَّ بِکُلِّ اسْمٍ هُوَ لَکَ سَمَّیْتَ

بِهٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوِاسْتَاثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَصَدْرِیْ جِلَآءَ بَصَرِیْ وَحُزْنِیْ وَذَهَابَ هَمِّیْ وَغَمِّیْ وَشِکْلَتِیْ...... ابن مسعودؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم اس دعا کو سیکھ لیں۔ فرمایا سیکھ لو۔ مگر جاہلوں کو نہ سکھانا۔

فائدہ: بعض صالحین سے میں نے سنا ہے۔ کہ اس طرح دعا مانگتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَاتَشَآءُ مُوَافِقًا لِّمَا اَشَآءُ کَیْ لَا یَصِیْرُ مَآ اَشَآءُ مُخَالِفًا لِّمَا تَشَآءُ فَمَنْ اَنَا اَشَاءُ خِلَافَ مَا تَشَآءُ لَوْجَاهَدَ الْعَبْدُوَشَآءَ مَا کَانَ اِلَّا مَا تَشَآءُ نَالَطِفْ بِنَا وَمَا تَشَآءُ وْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ.

دعائے مستجاب:

انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ کے یہ دعا مانگ رہا تھا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فَاِنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اس شخص نے کیا دعا کی۔ سب نے عرض کیا۔ خدا اور رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ فرمایا اس نے اس اسم اعظم کے ساتھ دعا کی ہے۔ جس کے ساتھ جو دعا کی جائے قبول ہو۔ اور جو مانگے مل جائے۔ یہ دس اسماء ہیں کہ ان سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے اور سخت موقعوں پر کام آتے ہیں۔ اَلْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَد الْفَعَّالُ لِمَا یُرِیْدُ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ الْقَادِرَ الْمُقْتَدِرُ الْقَوِیُّ الْقَآئِمُ اور یہ دعا ان اسماء کی ہے۔ جن میں سے ہر ایک کو اسم اعظم کہا گیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اَسْاَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا وَهَّابُ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یَآ اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعُ الدُّعَآءِ یَا رَبَّنَا اُسْاَلُکَ بِاِسْمِکَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ الٓمٓ کٓهٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ اَسْاَلُکَ بِهَا وَبِالْاٰیٰتِ کُلِّهَا وَبِالْاَسْمَآءِ وَبِالْاِسْمِ الْعَظِیْمِ مِنْهَا یَا مَنْ لَمْ یَلِدْوَ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ. اَنْ تُصَلِّیَ وَتُسَلِّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ پھر جو حاجت خدا سے مانگو پوری ہوگی۔

شیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل خمیمی جو ایک بڑے بزرگ صاحب کرامات ہیں۔ فرماتے ہیں میں نے مراقبہ میں ایک دفعہ ایک نورانی شکل دیکھی۔ جس کی صورت راس العین کی تھی۔ اور اس کے باطن میں اسم اللہ تھا۔ اور جس اسماء کے اعدد عرف عین ہے وہ اس کے گرد تھے پھر جب وہ شکل میرے ذہن میں جم گئی۔ میں نے اس کو ورق پر اتار لیا۔ اور اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ نو دونہ نام اس میں نکالوں گا۔ اور پھر نکالنے بھی شروع کر دیئے چنانچہ یہ انیس اسماء اس اسم جلال سے نکلے ہیں اور اس کو ملا کر یہ بیس ہیں۔ منافع ان کے نہایت عظیم الشان ہیں جو شخص ان کو تحقیق کرے گا۔ وہ اسرار کا مشاہدہ کرے گا۔ اور عالم علوی و سفلی کے غرائب اس پر منکشف ہوں گے۔ اور جو چیز خدا سے مانگے گا عنایت ہوگی۔ اور جس شخص کو کوئی دینی یا دنیاوی ضرورت ہو اس کو چاہئے کہ نصف شب میں دو رکعت نماز ادا کر کے ان اسماء کا ذکر کرے۔ یَا اللّٰهُ یَاسَرِیْعُ السَّمِیْعُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ الْمُتَعَالِ الْبَاعِثُ الْبَدِیْعُ الرَّافِعُ الْعَدَلُ الْعَزِیْزُ الرَّافِیْعُ الْفَعَّالُ الْعَلِیْمُ الْمُعَزّ الْعُلُوُّ الْوَاسِعُ الْجَامِعُ الْجَمَالُ.

۱۶۷۳۰ مرتبہ نہایت حضوری کے ساتھ خالی مقام میں اور کم سے کم ۱۷ بار قبلہ رو ہو کر پڑھے۔ اور حاجت جو چاہے پوری ہوگی اور خاص کر اگر کسی کو دینی علم کی حاجت ہے یا اسرار نورانی کے منکشف ہونے کی تمنا ہے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس کا راستہ پیدا کر دے گا۔ اور وہ عوارف ربانی اور معارف نورانی جو اکابر بزرگان پر مفتوح ہوتے ہیں۔ اس پر منکشف ہوں گے۔ اور جو شخص پندرہ مرتبہ ہر روز اس کو دیکھا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اسرار علوم اور دقائق سے مطلع ہو۔ اور علوم ذوقی اور لطائف قدسی کا فہم نصیب ہو دل سے اس کے خدا لطائف انوار جاری کرے۔ اور تمام حرکات میں آفات سے محفوظ رکھے اور ہیبت اور عظمت کا تاج اس کے سر پر رکھے۔ اور جو شخص ان کو لکھ کر سفر میں یا حضر میں کسی چیز کے اندر رکھ دے۔ کل حوادث سے وہ چیز محفوظ رہے اور اگر اپنے بازو پر باندھ لے تو خود بھی دشمنوں کے

مکر سے امن میں رہے۔ اور اگر بادشاہ کے سامنے جائے تو اس پر اس کی ہیبت چھا جائے اور جو یہ بادشاہ کو حکم کرے بجالائے۔ اگر چینی کی طشتری میں اس کو مشک اور زعفران اور کافور سے لکھ کر جسمانی یا نفسانی بیماری والے کو پلائیں۔ بیماری اس کی دور ہو۔ اور جسم و روح میں اس کے قوت بڑھے۔ اور لوگوں میں اس کی ہیبت ہو۔ اور جو شخص صبح کی نماز کے بعد ۷۷ مرتبہ اس کا ہمیشہ ورد رکھے چار طرف سے خیرات اس کے پاس آئیں۔ اور ہر دینی اور دنیاوی کام میں برکت ہو اور اشیاء غیبیہ اور اسرار غریبہ کا مشاہدہ کرے یہاں تک کہ پھر اس کا دل خدا کی محبت سے معمور ہو کر مخلوق سے بالکل بیزار ہوگا۔

اور شیخ موصوف ہی فرماتے ہیں۔ جو شخص اس شکل کو دیکھتا جائے اور ان اسماء کا ایک ہزار بار ی ذکر کرے پھر جس ظالم پر بددعا کرے گا۔ فوراً وہ ظالم برباد ہوگا وہ اسماء یہ ہیں۔ یَا اَللّٰہُ یَا سَمِیْعُ یَا سَرِیْعُ یَا بَاعِثُ یَا بَدِیْعُ یَا عَدْلُ یَا مُعِیْنُ یَا فَعَالُ ...... جس شخص پر کسی ظالم نے ظلم کیا ہو۔ اس کو لازم ہے کہ ان اسماء کا شنبہ کی پہلی ساعت میں ذکر کرے۔ اور ایک شنبہ میں اور دوشنبہ کی دوسری میں اور سہ شنبہ کی پہلی میں اور شب دوشنبہ کی تیسری میں اور شب سہ شنبہ کی چوتھی میں اور شب چہارشنبہ کی پہلی میں اور شب پنجشنبہ کی پانچویں اور شب جمعہ کی چوتھی میں۔ پس بے شک ہفتہ گزرنے سے پہلے ہی ظالم ہلاک ہو جائے گا۔ ہم زیادہ نہیں بیان کر سکے۔ کیونکہ دیوار کے بھی کان ہیں۔ اور اس شکل کی یہ صورت ہے۔

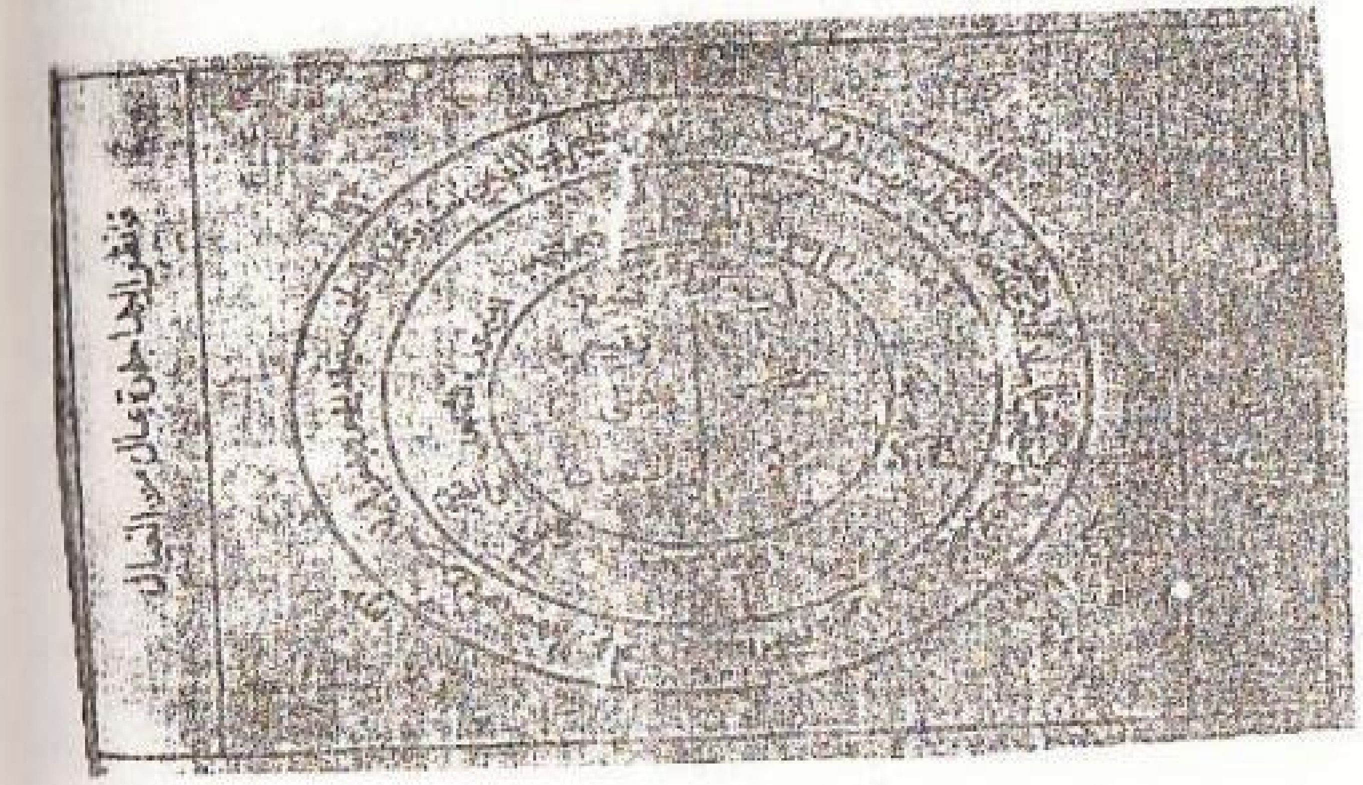

معلوم ہو کہ یہ نقش جواب لکھا جاتا ہے اس کے بہت خواص ہیں۔ ہم نے اس خوف سے کہ کہیں جاہلوں کے ہاتھ نہ لگ جائے تھوڑے ہی بیان کیے ہیں۔ صورت اس کی یہ ہے۔

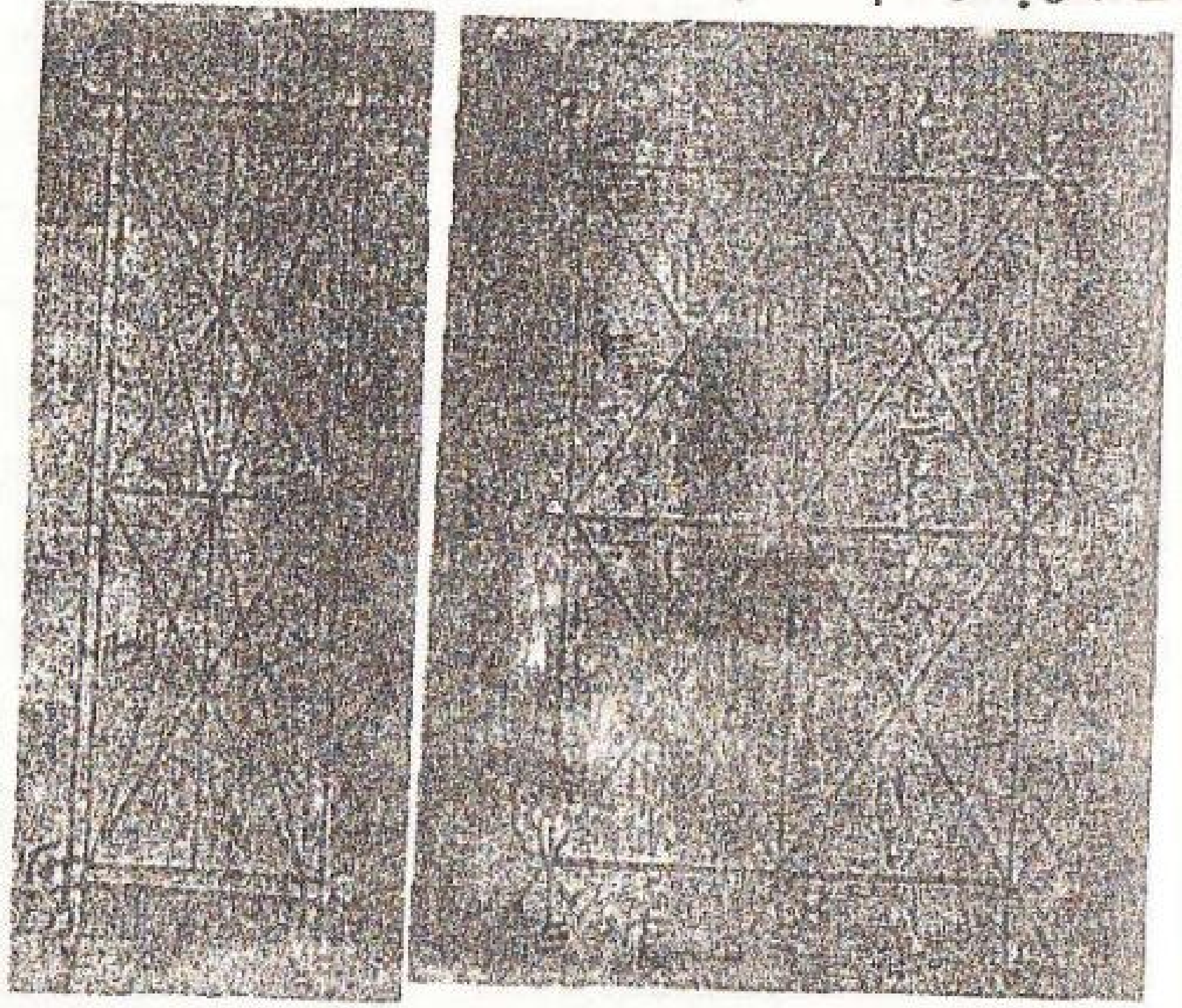

معلوم ہو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جو شہر علم رسالت کے دروازے ہیں۔ کسی نے دریافت کیا ہے کہ قضائے حاجت کے واسطے کوئی دعا فرمائیے۔ فرمایا کہ چھ آیتیں اول سورۃ حدید کی سبح اللہ سے لے کر علیم بذات الصدور تک اور آخر سورۂ حشر کی آیت پھر یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ ھُوَ کَذَا وَلَا یَزَالُ ھٰکَذَا غَیْرُ کَذَا اِجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرْجًا وَّمَخْرَجًا...... پھر اپنی حاجت کا ذکر کرے قبول ہوگی۔

اسم اعظم والی دعائے نابینا

جس کو دعا نابینا بھی کہتے ہیں۔ یعنی ایک نابینا نے یہ دعا پڑھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کو بینا کر دیا۔ حضرت ممشاد دینوری فرماتے ہیں۔ کہ ایک شخص شام کے وقت ایک گاؤں میں

داخل ہوا اور گاؤں والوں سے کہا کہ تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو رات کو مجھے اپنے گھر میں مہمان رکھے اور اس کا اجر خدا پر ہے۔ گاؤں والوں میں سے کوئی اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ یہ شخص کھڑا ہوا تھا جو اُسی گاؤں میں ایک اندھا شخص آیا۔ اور اس نے اس شخص کی آواز سنی کہ یہ کہہ رہا تھا۔ کون شخص ہے جو مجھے صبح تک مہمان رکھے۔ اس اندھے نے کہا کہ میں ہوں۔ پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اندھا اپنے گھر لے گیا اور بہت اچھی طرح سے مہمانی کی۔ رات کو یہ اندھا قضائے حاجت کے واسطے اٹھا تو اس نے سنا کہ وہ شخص اس کا مہمان بار بار یہ دعا پڑھ رہا ہے۔ اندھے کے دل میں خدا کی طرف سے یہ بات پیدا ہوئی کہ تو بھی اس دعا کو یاد کر لے۔ چنانچہ اس نے یاد کر لی۔ اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اس دعا کو پڑھتا رہا۔ صبح نہ ہونے پائی جو آنکھیں اس کی روشن ہو گئیں۔ اور پھر اس نے اس فقیر کو ہر چند تلاش کیا۔ کہیں اس کا پتہ نہ ملا معلوم ہوا کہ وہ ولی اللہ تھے۔ وہ دعا یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِیَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَاکِیَةِ اَسْأَلُکَ بِطَاعَةِ الْاَرْوَاحِ الرَّاجِعَةِ اِلٰی اَجْسَادِھَا الْمُلْتَئِمَةِ بِعُرُوْقِھَا وَبِطَاعَةِ الْقُبُوْرِ الْمُشَقَّقَةِ عَنْ اَھْلِھَا وَ دَعْوَاتِکَ الصَّادِقَةِ فِیْھِمْ وَاَخْذِکَ الْحَقَّ مِنْھُمْ وَقِیَامِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ مِّنْ مَّخَافَتِکَ وَشِدَّةِ سُلْطَانِکَ یَنْتَظِرُوْنَ قَضَآئَکَ وَیَخَافُوْنَ عَذَابَکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَنِیْ بَصَرِیْ وَالْاِخْلَاصَ فِیْ عَمَلِیْ وَالشُّکْرَنِیْ قَلْبِیْ وَذِکْرَاکَ فِیْ لِسَانِیْ بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَا اَبْقَیْتَنِیْ یَا اَللّٰہُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اٰمِیْنَ.

خواص پانچ آیات شریفہ

کہا گیا ہے کہ ان میں اسم اعظم ہے اور ان میں سے ہر ایک آیت میں دس قاف ہیں اور اس کا ایک عجیب قصہ ہے وہ یہ کہ ایک بادشاہ کا وزیر تھا۔ بادشاہ کو اس سے سخت دشمنی تھی۔ یہاں تک کہ ایک روز بادشاہ نے جلاد سے کہا۔ جس وقت وزیر آئے اور میں تجھ کو اشارہ کروں۔ فوراً گردن اڑا دیجیو۔ مگر تعجب کی بات یہ ہے کہ جس وقت وزیر سامنے آیا۔ بادشاہ کا بغض محبت سے بدل گیا۔ اور جلاد کو اشارہ کیا۔ کہ واپس چلا جا۔ پھر کئی روز تک ایسا ہی ہوتا رہا کہ جب وزیر غائب ہو تو بادشاہ جلاد کو اس کے قتل کا حکم دیں۔ اور جب وہ حاضر ہو تو بادشاہ اس سے محبت کرے۔ پھر آخر ایک روز بادشاہ کہیں جا رہے تھے۔ اور وزیر بھی ہمراہ تھا کہ بادشاہ وزیر کے نزدیک ہوئے اور اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھ کر کہنے لگے۔ میں تجھ سے ایک بات دریافت کرتا ہوں سچ سچ بتائیو۔ وزیر نے کہا آپ فرمائیے۔ میں سچ ہی عرض کروں گا۔ بادشاہ نے کہا کہ ہر روز میں تیرے قتل کا ارادہ کرتا ہوں مگر جب تیری صورت دیکھتا ہوں تو سارا غصہ جاتا رہتا ہے۔ بلکہ تیری محبت ہو جاتی ہے تو بتلایا کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اور سچ سچ کہہ دے۔ کیونکہ میں تجھے معاف کر چکا ہوں۔ وزیر نے عرض کی حضور بات یہ ہے کہ میرے ایک استاد تھے جن سے میں نے قرآن شریف پڑھا تھا۔ انہوں نے ایک روز مجھ سے کہا کہ ہم تجھے ایک تحفہ دیتے ہیں اس کو اچھی طرح رکھنا۔ اور ہمیشہ اس کو پڑھتے رہنا۔ ہر ایک شخص سے امن میں رہو گے۔ اور یہ پانچ آیتیں ہیں۔ جن میں سے ہر ایک میں دس دس قاف ہیں جو شخص اس کو قبل طلوع اور قبل غروب پڑھتا رہے۔ سب لوگ اس پر مہربان رہیں۔ اور اگر سلطان حاکم اس کو پڑھے۔ تو اس کی حکومت قائم رہے۔ اور رعایا اور نوکروں پر رعب قائم ہو۔ اور اگر کوئی حاجت مند ان کو پڑھے اور حاجت مانگے پوری رہے۔ بادشاہ نے وزیر سے جب یہ ذکر سنا تو بہت تعریف کی اور خود بھی وہ آیتیں سیکھیں۔ اور وہ پانچوں آیتیں یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ ھَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا قَالُوْا وَمَا لَنَآ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَقَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَاَبْنَآئِنَا فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْھُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ دوسری آیت یہ ہے۔ لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِیَآءُ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَھُمُ

الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ تیسری آیت یہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَهُمْ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ اللّٰهِ وَ اَشَدَّ خَشْیَةً. وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ کَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ لَوْلَا اَخَّرْتَنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ وَّالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا٥ چوتھی آیت یہ ہے۔ وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ. پانچویں آیت یہ ہے۔ قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ قُلِ اللّٰهُ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَکَآءَ خَلَقُوْا کَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَیْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ.

اثرات اسم اعظم

اسم اعظم کے متعلق کہا گیا ہے کہ جو اسم اعظم کا ارادہ کرے اس کو چاہئے کہ شروع سورہ حدید سے صدور تک۔ اور لو انزلنا ہذا القرآن سے لیکر آخر سورہ حشر تک پڑھ کر یہ کہے کہ اے اللہ تو ایسا اور ایسا ہے۔ اور تیرے سوا کون ایسا اور ایسا ہے کہ فلاں کام کر دے۔ بعض کہتے ہیں کہ اگر سچے دل سے مردہ پر یہ دعا کرے گا۔ تو زندہ ہو جائے گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْمَخْزُوْنِ الْمَکْنُوْنِ الطاهر المقدس الحی القیوم الرحمٰن الرحیم ذی الجلال والاکرام ان تصلی علی سیدنا محمد وان تفعلوا فی ماهو کذا و کذا برحمتک یا ارحم الراحمین.

اور دشمن کے سامنے یہ دعا پڑھنے سے دشمن مغلوب ہوتا ہے دعا یہ ہے۔ تَعَزَّزْتُ بِرَبِّ الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ وَعَمِیَتِ الْاَبْصَارُ وَتَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا

بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اس کو پڑھ کر تین بار دور سے اس کے منہ کے سامنے پھونک مارے پھر اس کے آگے جائے تو وہ مغلوب ہو جائے گا۔

ہر بلا سے حفاظت:

میں نے فقیہ عادی کے ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہے کہ سعید بن میسّب ایک جن سے ملے جو حضور علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لایا تھا۔ اس جن نے ان سے کہا۔ میں تم کو ایک حجاب بتلاتا ہوں۔ جو شخص اس کو اپنے پاس رکھے ہر بلا سے محفوظ رہے۔ اور اگر جانور یا کسی چیز پر باندھ دے۔ چوری اور ہر طرح کے نقصان سے محفوظ رہے۔ اور اگر مسافر سفر میں اس کو اپنے پاس رکھے تو کوئی برائی اس کو نہ پہنچے۔ سعید بن میسّب نے کہا کہ ضرور بتاؤ جن نے کہا قلم و دوات اٹھالاؤ اور یہ اسماء جو میں پڑھتا ہوں لکھ لو۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کُلُّ ذِیْ مُلْکٍ فَمَمْلُوْکٌ لِّلّٰهِ وَکُلُّ ذِیْ قُوَّةٍ فَضَعِیْفٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَکُلُّ جَبَّارٍ فَصَغِیْرٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَکُلُّ ظَالِمٍ لَّا مَحِیْصَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ حَصَّنْتُ حَامِلَ کِتَابِیْ هٰذَا بِاَحَدِیَّتِهٖ مِنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالْعَفَارِیْتِ الْمُتَرِّدِیْنَ خَاتَمُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ عَلٰی اَفْوَاهِکُمْ وَعَصَا مُوْسٰی عَلٰی اَکْتَافِکُمْ وَخَیْرُکُمْ بَیْنَ اَعْیُنِکُمْ وَشَرُّکُمْ بَیْنَ اَرْجُلِکُمْ وَلَا غَالِبَ اِلَّا اللّٰهُ لَکُمْ وَحَامِلُ کِتَابِیْ هٰذَا فِیْ حِرْزِ اللّٰهِ الْمَانِعِ الَّذِیْ لَا یَذِلُّ مَنِ اعْتَزَّ بِهٖ وَلَا یَنْکَشِفُ مَنِ اسْتَتَرَ بِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَلْجَمَ الْبَحْرَ بِکَلِمَاتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ اَطْفَاَ نَارَ اِبْرَاهِیْمَ بِقُدْرَتِهٖ وَحِکْمَتِهٖ سُبْحَانَ مَنْ تَوَاضَعَ لَهٗ کُلُّ شَیْءٍ اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّکَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ لَا تَخَافُ دَرَکًا وَّلَا تَخْشٰی اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی لَا تَخَافَا اِنَّنِیْ مَعَکُمَا اَسْمَعُ وَاَرٰی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا مِلْ کِتَابِیْ هٰذَا وَاسْتُرْهُ بِسِتْرِکَ الْوَاقِیْءِ الْحَصِیْنِ فِیْ لَیْلِهٖ وَنَهَارِهٖ وَظَعْنِهٖ وَقَرَارِهٖ الَّذِیْ تَسْتُرُ بِهٖ اَوْلِیَآءَکَ الْمُتَّقِیْنَ مِنْ اَعْدَآئِکَ الظّٰلِمِیْنَ الْکَافِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ مَنْ عَادَاهُ فَعَادِهٖ وَمَنْ کَادَهٗ فَکِدْهُ وَمَنْ نَّصَبَ لَهٗ فَخًّا فَخُذْهُ اَطْفِ عَنْهُ نَارَ مَنْ اَرَادَ بِهٖ عَدَاوَةً وَّشَرًّا وَّفَرِّجْ عَنْهُ کُلَّ کُرْبَةٍ وَّهَمٍّ وَّضِیْقٍ وَّلَا

تُحَمِّلْهُ مَلَا يَقْوٰی وَلَا يَطِيْقُ اِنَّکَ اَنْتَ الْحَقُّ الْحَقِيْقُ وَصَلَّے اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ۔

رِيَاضَتْ يَا کَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ

جب اس ریاضت اور عمل کا ارادہ ہو۔ تو خلوت کے مکان میں آوازوں سے دور کپڑوں اور بدن کو پاک کر کے چلہ کشی میں مشغول ہو۔ اور سات روز تک روزہ رکھے۔ اتوار سے عمل شروع کرے اور ہفتہ کو ختم کرے۔ اور اگر جلدی چاہو تو تین دن کی ریاضت کرو۔ منگل۔ بدھ۔ جمعرات اور روزہ جو کی روٹی اور روغن اور کشمش اور سرکہ سے افطار کرے اور بلا تعداد ان دونوں اسموں کو تمام چلہ بھر پڑھنا چاہئے۔ (یا کریم یا کریم) کسی وقت ترک نہ کرے۔ اور بعد نماز صبح سورۂ کافرون ۲۱ بار پڑھ کر اسم کو پڑھے پھر تین بار قسم کو پڑھے پھر ان دونوں اسموں کے اوراد میں مشغول ہو۔ پھر جب شب جمعہ آئے تو دو رکعت نماز ادا کرے۔ پھر ایک ہزار بار درود شریف پڑھ کر دو ہزار بار ان دونوں اسموں کو پڑھے۔ پھر ایک ہزار بار درود شریف پڑھے۔ اور پھر وہیں بیٹھے ہوئے قسم یہ پڑھے اور جب اس مقام پر پہنچے وَلَـهُ يَسْجُدُوْنَ۔ تب نہایت خلوص کے ساتھ سجدہ کرے اور سجدہ میں پڑھے اس طرح اکتالیس بار کرے۔ اور آدھی رات تک اس قسم کو اسی طرح پڑھنا چاہئے۔ پھر جب اتوار کو رات آئے گی تو خواب میں یا جاگتے میں تمہارے پاس مؤکل آئے گا اور کہے گا کہ اے اللہ کے بندے تو کیا چاہتے ہو تو کہو کہ میں اللہ کا اور تمہارا فضل چاہتا ہوں میرے پاس ہر روز ایک اشرفی آجایا کرے۔ وہ کہے گا بہت بہتر اور چند شرطیں تم سے لے گا۔ مثلاً یہ کہ جمعہ کو قبرستان جایا کرو۔ اور فقراء اور مساکین کو صدقہ دیا کرو۔ اور ہر نماز کے بعد ان دونوں اسموں کو ان کے اعداد کے موافق پڑھ لیا کرو۔ تم اس کا شکریہ ادا کرنا اور رخصت کر دینا پھر اس رات سے تم اپنے سرہانے ایک اشرفی پالیا کرو گے۔ اس تحفہ کی قدر کرو جو تمہارے سامنے ہم نے پیش کیا ہے اور بخور اس عُ ن کا عود قاقلی جاوی ند اسود ہے جب تک ریاضت میں رہو۔ برابر بخور روشن کرو۔

خواص کھیعص

اے طالب صادق اور اے خاطب راغب تجھ کو معلوم ہو خدا تجھے کیمیائے سعادت ابدی اور سیاوت سرمدی تک پہنچائے کہ علم اسماء الٰہی علم شریف نورانی اور سر لطیف روحانی ہے بڑے بڑے اولیاء اور عرفاء مثل امام غزالی اور فخر الدین رازی وغیرہ ہما نے اس کی طرف کامل توحید کی ہے اور دراصل یہ علم علوم لدنیہ سے ہے جو اہل توجہ فردانی کو حاصل ہوا ہے جہلا غافلین اس سے ناواقف ہیں مراۃ الاسرار اور مرکز دائرۃ الانوار نبی مختار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے علم مثل ایک خزانے کے ہے جس کو علماء ہی جانتے ہیں اور جب وہ اس کو بیان کرتے ہیں تو ناواقف اس کا انکار کرتے ہیں۔ پس اے برادران باصفا اور اے ذوستان باوقا یہ علم ایک در مکنون اور سر مخزون ہے اس کو خوب سمجھ لو حاصل کرو اگر تم سمجھ سکتے ہو جو اس میں محکم باتیں ان میں عالم کے واسطے غنیمت ہے اور جو متشابہ ہیں خدا ان کو حل کرنے والا ہے اور یہ نہ سمجھو کہ یہ ایسا علم ہے جو زبان پر جاری ہوا اور قلم پر لکھ دیا بلکہ اس کا ہر حرف نورانی حروف ظلمانی سے مرکب ہے اور اس کو ترکیب عجیب اور ترتیب غریب سے وضع کیا گیا ہے اور اس میں علوم علیہ اور فہوم قدسیہ اور رکوز روحانیہ کا کشف کیا گیا ہے ربانی خزانوں کے طلسم کھول دیئے گئے ہیں۔ اس کو جانو اور معلوم کرو یہ عبارت صوفیہ اور تلویحات لوحیہ ہیں اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اپنے اولیاء میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے اسرار نازل کرتا ہے اور اولیاء عاملین پر ہی اس کے حقائق ظاہر ہوتے ہیں اور فضلا و مدقق ہی اس کے ساتھ کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ شعر

تَخَيَّرَ الْحُسْنُ فِیْ مَلَاحَتِهَا　　فَصَارَ كَالْعَاشِقِيْنَ يَهْوَاهَا

اسی کے واسطے کوشش کرنے والے کوشش کریں اور اسی میں رغبت کرنے والے رغبت کریں اور قرآن شریف ایک علم مکتوم اور سر مختوم ہے اور اس کے خواص و منافع اور اشکال و اذکار اور اسما سے بہت تھوڑے کاملین ہی واقف ہوتے اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے بعض علماء وہ ہیں جنہوں نے اس کی ظاہری لغوی تصویر پر ہی اکتفا کی ہے اور بعض وہ

ہیں جو اس میں تیر رہے ہیں اور کبریت احمر اس کی موجوں سے ان کے ہاتھ آ گئی اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اس کی تہ میں غوطہ لگایا اور یاقوت احمر اور چمکدار ہوتی ان کے ہاتھ آیا۔ اور بعض وہ ہیں جو پرے کنارے اس کے جا پہنچے اور وہاں سے تریاق اکبر اور مشک ازفران کے ہاتھ لگی اور یہ قرآن شریف ہی وہ چیز ہے جس کے معارضہ سے سب اگلے پچھلے عاجز ہو گئے۔ اور یہی خدا کی مضبوط رسی؛ اور اس کا روشن نور اور سیدھا راستہ ہے اور سمندر ہے جس کے عجائبات ختم نہیں ہوتے ناپاک کو پاک سے حلال کو حرام سے تمیز دینے والا ہے اس کے آگے پیچھے سے اس میں باطل نہیں ہو سکتا۔ معلوم ہو کہ علماء چار ہیں ایک وہ جس کا حصہ اللہ کے ہاں آخرت ہے دوسرا وہ عالم جس کا حصہ اللہ کے ہاں علم و معرفت ہے تیسرا وہ عالم جس کا حصہ اللہ کے سیر الی الآخرۃ ہے چوتھا وہ عالم جو سیر الآخرۃ کو چاہتا ہے پس پہلا عالم مع اللہ باللہ ہے اور دوسرا علم الٰہی کے ساتھ علم رکھتا ہے اور تیسرا آخرت کی طرف بلاتا ہے اور چوتھا علم آخرت کی طرف بلاتا ہے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علماء کے پاس بیٹھو اور حکماء سے سوال کرو اس لئے کہ اور تفسیر میں اختلاف مشہور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں قرآن شریف کے سمجھنے میں علماء کی قسمیں ہیں پہلے اہل تفسیر یہ سب سے ادنے ہیں دوسرے اہل تاویل یہ درمیانے ہیں تیسرے اہل فہم یہ سب سے بڑھ کر ہیں قرآن شریف کی تفسیر ان چیزوں سے ہوتی ہے علم پڑھنے اور سلف کے اقوال سے بحث کرنے اور ہدایت و توفیق کے ساتھ تاویل کرنے اور فہم کے ساتھ جو خدا کی طرف سے عنایت ہو چنانچہ اہل فہم خدا ہی کے حکم سے بولتے ہیں جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں مجھی سے بولتا ہے ایک حکیم کہتے ہیں حکماء کے منہ پر خدا کا ہاتھ ہے جب وہ حکم دیتا ہے جب ہی یہ بولتے ہیں بعض علماء نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِیٍّ کہ اس سے مراد اہل فہم ہیں جو قرآن میں حکمت کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں ایک صحابی نے فرمایا ہے تم ظاہر

قرآن پڑھتے ہو اور میں باطن میں قرآن پڑھتا ہوں۔ اس تقریر سے مقصد یہ ہے کہ تم کو باطن کا شرف اور بزرگی معلوم ہو قرآن شریف کتاب مکنون اور سر مخزون ہے اور یہی وہ دریا ہے جس میں پہلے اور پچھلے علم سے سیراب ہوئے ہیں اور ہر ایک راز اس میں موجود ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے قرآن کے سات ظہر اور سات بطن ہیں اور ہر آیت کے ساتھ معنی ظاہری اور سات باطنی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں ظاہر اس کو انیق اور باطن اس کا عمیق ہے عجائبات اس کے ختم نہیں ہوتے اور اس کے اندر معنے ظاہری اور سات باطنی اور اشارات اور امارات اور لطائف اور حقائق ہیں بس ظاہر عوام کے واسطے ہے اور باطن خواص کے واسطے اور اشارات خواص الخاص کے واسطے اور امارات اولیاء کے واسطے اور لطائف صدیقین اور محبین کے واسطے اور حقائق انبیاء کے واسطے ہیں اور پھر اس کے ہر حرف کے نیچے دریا موجیں مار رہے ہیں۔ جب اہل عرفان اور محبان صادق میں سے کوئی قرآن شریف پڑھتا ہے تو ہر حرف کے ساتھ اس کو ہزار فہم عنایت ہوتے ہیں اور ہر فہم کے ساتھ ہزار فطنت اور ہر فطنت کے ساتھ ہزار عبرت اور ایک عبرت سے آسمان و زمین قائم ہیں اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا جس سے مراد فہم قرآن ہے بعض علماء فرماتے ہیں قرآن شریف کی ہر آیت میں ساٹھ ہزار فہم ہیں اور بعض کہتے ہیں قرآن شریف میں ستتر ہزار (۷۷۰۰۰) علم ہیں اور بعض بزرگان اکابر فرمایا ہے حقیقت قرآن قوت حاملہ ہے آسمان و زمین کی جس دن سے کہ وہ پیدا ہوئے ہیں روز فنا تک اور یہی سبب ہے قرب قیامت میں قرآن شریف سینوں سے اٹھ جائے گا اس کو سمجھو خدا تعالیٰ توفیق دینے والا ہے۔

خواص حروف مقطعات:

اور حروف مقطعات نورانیات یہ ہیں ان کو سمجھو ہدایت ہوگی الم الر کہیعص طٰہٰ طس یس ص ق ن۔ جو شخص ان کو ترتیب الٰہی کے ساتھ یعنی اس طرح سے الم کہیعص طس حمٓ ق س ن برج ثور کے طالع میں چاندی کی انگوٹھی پر نقش کرے اس کی تمام

حاجتیں پوری ہوں گی۔ اور عجائب لطف الٰہی جو بیان سے باہر ملاحظہ کرے گا اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے شیخ ابوالحسن حرابی فرماتے ہیں ان حروف کے خواص دفع باہر میں بارہا ہم نے دیکھے ہیں بعض اہل علم فرماتے ہیں میں نے حضرت امام عبدالرحمٰن بن عوف زہری کے ہاتھ کی لکھی ہوئی چند سطریں دیکھی ہیں کہ وہ ان حروف کو ہم ایک مال و اسباب کی حفاظت کے واسطے لکھا کرتے تھے اے اللہ حفاظت کر آل محمد کی نصر کے ساتھ اور ساتھ **المص** اور **کھیعص** اور **حمعسق** ن ق والقرآن المجید والقلم وما یسطرون کے حضرت امام کمال جب دریا دجلہ میں سوار ہوتے تو ان حروف کو جو اوائل سور میں ہیں پڑھتے کسی نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا۔ میں جس چیز پر ان کو پڑھتا ہوں یا لکھتا ہوں خشکی یا تری میں وہ محفوظ رہتی ہے اور غرق یا تلف ہونے سے بچ جاتی ہے۔ بعض علما جب سفر دریا کا ارادہ کرتے تو ٹھیکری یا کاغذ پر ان حروف کو لکھ کر اپنے ساتھ رکھ لیتے۔ جب دریا کا طوفان شروع ہوتا اس کاغذ کو اس میں ڈال دیتے طوفان برطرف ہو جاتا اور بعض صالحین سفر میں ان کو اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے کسی نے ان سے اس کا سبب دریافت کیا فرمایا کہ ان کی برکت مجھ پر ظاہر ہو گئی ہے۔

حفاظت کا عمل:

ان کے سبب سے میری جان و مال محفوظ رہتی ہے اور میرا رزق کشادہ ہوتا ہے اور چور و دشمن درندوں اور حشرات سے میری حفاظت ہوتی ہے جب تک کہ میں مکان کو واپس ہوتا ہوں ذکر ہے کہ کسی بزرگ کی لڑکی نے سوتے سوتے اٹھ کر کسی جگہ پیشاب کر دیا جو پیشاب کی جگہ نہ تھی اسی وقت ایک جن اس کو چمٹ گیا اور لڑکی بیہوش ہو گئی۔ ان بزرگ نے اُٹھ کر یہ الفاظ پکار کر پڑھے **حمعسق ن والقلم وما یسطرون** ان کے پڑھتے ہی وہ جن بھاگ گیا اور پھر نہ آیا۔ جو شخص ان حروف نورانیہ کو چاندی کی گول تختی برج ثور کے طالع میں جب کہ قمر بھی اس میں نقش کر کے اپنے پاس رکھے بہت نفع حاصل ہو حضرت امیر المومنین امام علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں واقعہ بدر سے ایک روز پہلے میری حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے کہا مجھ کو کوئی ایسی دعا فرمایئے جس سے میں دشمنوں پر

غالب ہوں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا یہ دعا پڑھو۔ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الٓمّٓ والٓمّٓ والمص والر د المر و کھیعص وطہ وطسم ویس وص وحم وحم وحم وحمعسق وحم وحم وحم وق و ن یَامَنْ ھُوَ ھُوَ یَامَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اغْفِرْلِیْ وَ انْصُرْنِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** یہ سر جامع اور نور لامع بطور شکل مخمس پنجشنبہ کی ساعت میں سونے یا چاندی کی تختی پر نقش کیا جاتا ہے اور **کھعص حمعسق** ۵ بار اس میں لکھتے ہیں پھر دعا پڑھی جاتی ہے۔ **اَللّٰھُمَّ یَا ھَادِیْ یَا کَرِیْمُ یَا عَلِیْمُ یَا بَاقِیْ یَا اِلٰھِیْ اَقْضِ حَاجَتِیْ** اور اپنی حاجت کا نام لے دنیاوی ہو یا دینی پوری ہو گی۔ اور لیکن کہیعص میں ایک راز پوشیدہ ہے کاف کافی ہے اور ہادی اور باری سے اور عین علیم اور صاد صادق سے اسی طرح عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس نے کی ہے اور عبداللہ بن عباس اس طرح دعا کرتے تھے **یَا کَافِیْ یَا بَادِیُ یَاھَادِیْ یَاعَلِیْمُ یَا صَادِقُ اِفْعَلْ لِیْ کَذَا وَ کَذَا** اور بعض کہتے ہیں اسم اعظم یہی ہے جب تم کسی بڑے شخص کی خدمت میں قبولیت کا ارادہ کرو یا کسی شخص معین کی حاجت چاہو تو ہرن کی کھال لے کر اس پر یہ نقش لکھو اور مصطگی اور محلب کی دھونی دے کر اپنے سر میں آگے کی طرف رکھو ہر ایک حاجت پوری ہو گی اور دشمنوں پر خدا مدد دے گا۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے شعر ارشاد فرمائے ہیں۔

عِشْرُوْنَ حَرْفًا لِمَعَانٍ جُمِعَتْ   خَمْسٌ وَّخَمْسٌ صُوَرٌ اَیْنِ تَکَمَّلَتْ
تَرَی السِّرَّ فِیْھَا اَنْ سَالَتْ مُعَلِّمَا   یَرَاکَ اِذَا فِیْھَا مَعَانٍ تَشَرَّعَتْ
فَمِنْھَا قَضَی الْحَاجَاتِ قَدْ شَاعَ ذِکْرُبھَا   وَ مِنْھَا لَرَدِّ الْمخَصْمِ اِذْھِیْ جُرِّبَتْ
تَکَلَّمَ اَھْلُ الْعِلْمُ فِیْھَا بِاَسْرِھِمْ   وَقَالُوْا حَصَّلْتُ بِذَالسِّرِّ الَّذِیْ اُنْظُمَتْ

اسم اعظم کے لطائف:

اور معلوم ہو کہ قرآن شریف میں ہر ایک اسم کے مناسب آیات ہیں اور میں نے اسماء کی دوسری ترتیب کی ہے اس کا نام لطائف ہے پہلا لطیفہ اس میں دس نام ہیں خوف

زدوں کے واسطے امان اور وحشت زدوں کے واسطے اُنس اور قیدیوں کے واسطے رہائی کا کام دیتے ہیں اور وہ یہ ہیں اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَلْعَفُوُّ الرَّؤُفُ الْمَنَّانُ الْکَرِیْمُ ذُوالطَّوْلِ وَالْاِکْرَامِ. دوسرا لطیفہ منبع علوم جلیلہ ہے جو شخص اس کو اپنا ذکر بنائے فتوحات اس پر کھل جائیں اور ہر ایک کام میں برکت ہو۔ اور علم و عقل اس کے مسخر ہوں اور مقام کشف حاصل ہو وہ چھ اسماء یہ ہیں۔ اَلْعَظِیْمُ الْحَکِیْمُ اَلْخَبِیْرُ اَلْمُبِیْنُ اَلْھَادِیْ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ تیسرا لطیفہ اور وہ آدھا اسم اعظم ہے دفعہ وسواس و غلبہ شہوت اور بڑے بڑے امور بخوش اسلوبی انجام پانے کے واسطے بڑی تاثیر رکھتا ہے اور وہ یہ آٹھ اسماء ہیں مَلِکُ الْقَادِرُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ اَلْغَنِیُّ اَلْمُتَعَالُ الْمُھَیْمِنُ الْکَبِیْرُ. چوتھا لطیفہ ہیبت اور جبروت کے واسطے اور اس میں آدھا اسم اعظم ہے اور اس میں محبوب کے ملانے اور دشمن کے جدا کرنے کی بھی خاصیت ہے جو شخص اس پر مداومت کرے کوئی موذی اس کو دکھ نہ دے سکے۔ اور ہر ایک سرکش باغی پر غالب ہو بادشاہوں امیروں کے سامنے اس کا ذکر کرنا ان کے شر سے محفوظ رکھتا ہے اور اس کی تاثیر سے حیوانات اور سخت دل انسان مسخر ہو جاتے ہیں اور وہ یہ دس نام ہیں اَلْعَزِیْزُ الْقَوِیُّ الْقَادِرُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْنُ الْمُقْتَدِرُ اَلْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ الْقَاھِرُ الْقَھَّارُ۔ پانچواں لطیفہ اس میں اسم اعظم ہے اور اہل کشف کو اس کی برکت سے الہام ہوتا ہے جو شخص اس کا ذکر کرے اس کا مطلب اللہ تعالیٰ اس کے واسطے آسان کرے اور جو شخص نصف شب میں اس کا ذکر کرے عجائبات کا اس کو مشاہدہ ہو اور مداومت اس کی اسرار کو کھولتی ہے اور اس کی مداومت سے علوم علوی کے بہت سے اسرار منکشف ہوتے ہیں اور ملکوت کے اسرار سمجھ میں آتے ہیں اور تمام عالم کی تسخیر ہوتی ہے۔ اور وہ یہ دس اسم ہیں۔ اَلْمُحِیْطُ الْعَالِمُ الرَّبُّ. الشَّھِیْدُ الْحَسِیْبُ الْفَعَّالُ الْخَلَّاقُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ. چھٹا لطیفہ اس کے خواص علوم اور اصحاب قوت اور اہل معرفت کے واسطے ہیں۔ اور اس کا ذکر زاہدوں کے دلوں کو پاک کرتا ہے اور وہ یہ دس نام ہیں۔ اَلْبَاطِنُ الْحَفِیْظُ الْمُبْدِئُ الْمُعِیْدُ الْحَیّ الْمُمِیْتُ الْمَجِیْدُ الصَّادِقُ الْوَاسِعُ۔ ساتواں لطیفہ اعظم اذکار سے ہے اور اس میں ذاکر کے واسطے ہ مرض سے شفا ہے آدھی رات کو جو شخص اسکا ذکر کرے عجائبات کا مشاہدہ ہو اور ان میں کیفیت اقسام معلوم ہو کہ ہمیشہ کی تونگری نصیب ہو۔ اور یہ اسماء ذاکر کے واسطے قرب الٰہی کا وسیلہ ہیں اور وہ دس نام یہ ہیں: اَلْوَھَّابُ الْبَاسِطُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ النُّوْرُ الْفَتَّاحُ الْبَصِیْرُ الْعَزِیْزُ الْوَدُوْدُ الْوَاسِعُ۔ طالب اسباب کے واسطے اس میں سر عظیم ہے۔ اور تنگی رزق کو بہت فائدہ کرتے ہیں اور جس سے اس کی حاجت ہے وہ اس کا تابعدار ہوگا۔ اہل ہدایات کے واسطے اس میں بہت بڑے اسرار ہیں اور وہ یہ نو نام ہیں۔ اَلتَّوَّابُ الْغَافِرُ الْحَسِیْبُ الْوَکِیْلُ الْکَافِیْ اَلرَّزَّاقُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ السَّرِیْعُ اس میں پندرہ اسم ہیں جو شخص خلو معدہ کے ساتھ ان اسماء کا ذکر کرے اپنے نفس کے اندر بلند ہمتی اور امور باطن کی ترقی معلوم کرے اور لوگوں کے دل بے انتہا اس کی طرف مائل ہوں۔ اگر یہ شخص خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے خوف کو دور کرے اور وہ یہ ہیں۔ اَلْمُحْیِیْ اَلْمُمِیْتُ اَلْقَابِضُ الْبَاعِثُ الْوَارِثُ الشَّافِیْ الْبَرَّ الْجَوَّادُ الْمُحْسِنُ الْمُنْعِمُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاھِرُ الْبَاطِنُ الْقُدُّوْسُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۔ اس میں سے ہر ایک لطیفہ سونے کی انگوٹھی پر جس کا نگینہ چاندی کا ہو یا انگوٹھی اور نگینہ دونوں چاندی کے ہوں نقش کرے پھر جب اس لطیفہ کے پڑھنے کا ارادہ ہو تو اس انگوٹھی کو پہن لے بہت جلد تاثیر ہوگی مگر کامیابی روزہ و ریاضت اور خلوت کے بعد ہوتی ہے۔

یہ آیت وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ سے یُبْصِرُوْنَ تک یہ آیتیں وسوسہ اور خوف اور گھبراہٹ اور برے خیالات کے واسطے مفید ہیں جمعہ کے روز طلوع آفتاب کے وقت گلاب و زعفران سے سات پرچوں پر ان کو لکھے اور ہر روز نہار منہ ایک پرچہ نگل لیا کرے اور اوپر سے ایک گھونٹ پانی کا پی لے فوراً فائدہ ہوگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر کہتا ہے کہ اس چیز کو کس نے پیدا کیا دل جواب دیتا ہے کہ خدا نے پیدا کیا ہے وہ کہتا ہے پھر خدا کو کس نے پیدا کیا پس جب

یہاں پہنچے تو خدا سے پناہ مانگے اور ہوشیار ہو جائے اور ایک روایت میں ہے کہ ہمیشہ لوگ پوچھتے رہیں گے کہ یہ سب خدا کی مخلوق ہے مگر خدا کو کس نے پیدا کیا ہے۔ جس شخص کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو چکا ہو اس کو چاہئے کہ کہے میں خدا اور اس کے رسول پر ایمان لایا ہوں ترمذی نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے فرماتی ہیں کہ رسول پر ایمان لایا ہوں اس کے کہنے سے وہ وسوسہ جاتا رہے گا۔ مسلم نے حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت کی ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ شیطان مجھ میں اور میری نماز میں حائل ہو جاتا ہے اور میری قرأت کو مجھ پر مشتبہ کر دیتا ہے حضور نے فرمایا اس شیطان کا نام خنزب ہے جب تم کو یہ وسوسہ محسوس ہو تب تم اعوذ باللہ پڑھو اور تین بار بائیں طرف تھوک دو۔ عثمان کہتے ہیں کہ اس کیا اور وسوسے مجھ سے جاتے رہے خنزب خاء معجمہ اور یائے ساکنہ پھر زاء اور پھر باء موحدہ کے ساتھ علماء نے خاء کے خبط کرنے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض اس کا زبر اور بعض زیر اور بعض پیش بیان کرتے ہیں ابوداقہ بن زمیل سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے تھے کہ میں نے ابن عباسؓ سے کہا یہ کیا بات ہے جو مجھ کو اپنے دل میں معلوم ہوئی ہے ابن عباسؓ نے کہا وہ کیا ہے بیان کرو میں نے کہ میں اس کو بیان نہ کروں گا انہوں نے کہا کچھ شکوک ہیں اور وہ ہنسے پھر کہا اس سے کسی نے نجات نہیں پائی یہاں تک کہ خداوند تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فَاِنْ كُنْتَ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ...... یہ پھر مجھ سے کہا جب تمہارے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کرے تب تم یہ کہا کرو۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ بعض علماء فرماتے ہیں جس کو وضو نہ نماز وغیرہ میں وسوسہ ہوتا ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه...... پڑھا کرے نفع ہوگا کیونکہ شیطان ذکر الٰہی کو سن کر بھاگ جاتا ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ...... افضل الذکر ہے اسی سبب سے مشائخ زیادہ تر اپنے مریدوں کو اسی ذکر کی تعلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وسوسے کے واسطے سب سے زیادہ نافع علاج ذکر الٰہی کی کثرت ہے۔

شیخ احمد خوارزئی کہتے ہیں میں نے ابوسلیمان دارانی سے وسوسوں کے متعلق

شکایت کی انہوں نے فرمایا کہ جب تم وسوسہ کو جڑ سے دور کرنا چاہو تو جس وقت وسوسہ پیدا ہو تم بہت خوش ہوا کرو تمہارے خوش ہونے سے وسوسہ دور ہو جائے گا کیونکہ شیطان کو مسلمان کا خوش ہونا بہت ناگوار گذرتا ہے۔ اور اگر تم غمگین ہو گئے تو اور زیادہ ہوگا۔

شیخ محی الدین کہتے ہیں یہ قول بعض علماء کے قول کی تائید کرتا ہے یعنی ان کا قول ہے۔ کہ وسوسہ میں کامل الایمان شخص مبتلا ہو جاتا ہے اس واسطے کہ چور اسی جگہ جاتا ہے جہاں مال ہوتا ہے ابودرداء کہتے ہیں جس نے ہر روز سات بار یہ آیتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ ہر دین و دنیاوی مہمات میں اس کی مدد کرے گا اور ایک روایت میں ہے کہ یہ شخص گر کر یا ڈوب کر یا ہتھیار سے نہ مرے گا۔ لیث بن سعد کہتے ہیں ایک شخص کی ران ٹوٹ گئی۔ ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا جہاں تکلیف ہے اپنا ہاتھ رکھ لے اور کہہ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اس نے پڑھا اور اس کی ران اچھی ہو گئی اور ان آیتوں کی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر ان کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور کسی حاکم کے سامنے جائے فوراً اس کی حاجت پوری کرے۔

سلامٌ قولاً مِن ربّ الرحیم کی ریاضت اور موکل کی تسخیر

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ چار سو بتیس بار پڑھے۔ رات کو کم سوئے اور خلوت ہو کہ کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب و روز دن عود اور لبان جلائے کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے اس قسم کی نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے، جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آ کر تجھ سے کہے گا اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھائے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لیلے اس کے کہنے کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّب

الرحیم لکھی ہوئی دکھائی دے گی اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے گرداگرد خلق کثیر ہوگی تیرے سامنے آئے گا۔ وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بوقت ضرورت بلا سکوں وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا۔ اور عہد اس طرح کے ہوں گے جھوٹ نہ بولنا گناہ نہ کرنا وغیرہ وغیرہ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا عام اس سے کہ وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَوَاتٌ وَّلَا فِی الْاَرْضِ غَمَرَاتٌ وَّلَا فِی الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّلَا فِی الْبِحَارِ قَطَرَاتٌ وَّلَا فِی الْعُیُوْنِ لَحَظَاتٌ وَّلَا فِی النُّفُوْسِ فَطَرَاتٌ اِلَّا وَھِیَ بِکَ وَالٰتٌ رَوْلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِیْ مُلْکِکَ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تَرَفَّقْنِیْ لَمَا یُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ.

حروف اور ان کے خواص واثرات

ہر امت کا راز اس کی کتاب منزل مِنَ اللہ میں ہے اور کتاب اللہ کا راز حروف میں ہے حروف کی مختلف اشکال ہیں۔ جب ہمارے حضور محمد سرور عالمؐ کا ظہور ہوا۔ اور قرآن کریم آپ پر نازل ہوا۔ تو اس امت مسلمہ کا پورا راز قرآن شریف میں ہی ہے۔ شریعت اسلامیہ نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے قرآن کریم کے حروف کا نام حروف عبیہ کہا جاتا ہے۔ حضور رسول اکرمؐ سے کسی نے حروف معجمہ کی بابت سوال کیا کہ وہ کیا ہیں تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہیں۔ ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ک ل م ن و ہ لا ی۔ واضح باران ہی حروف کا نام حروف عربیہ ہے اسی حروف میں تمام کتب منزلہ اور دیگر

بہت سے اسرار ہیں ابجد کے حروف سریانی ہیں جو حضرت آدمؑ، حضرت ادریس، حضرت نوحؑ حضرت موسٰی، عیسٰی پر نازل ہوئے یاد رہے حکیم سمسار نے ایقع بکرجش کی اصطلاح بنائی ہے اہل فہلوہ نے بھی ایک تحریر ایجاد کی تھی۔ جس کے ذریعہ وہ اپنے علوم کو رمز و کنایہ کے طریقے پر لکھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ کے جو لوگ حروف ہجا کو آگے یا پیچھے کر کے لکھتے ہیں اور اس کو اپنی عمدہ ایجاد تصور کرتے ہیں یہ فعل میرے نزدیک بہت بڑی غلطی اور جرم ہے۔ جس کا سخت وبال ان پر نازل ہوگا۔ کیونکہ اس میں ترکیب اور ترتیب الٰہی بدل جاتی ہے خاص کر جب کہ اسماء الٰہی لکھے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰہِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْہُ فَاِنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ، بفرض محال اگر ان حروف عربیہ کا راز محفوظ ہوتا تو اللہ تعالیٰ قرآن مجید کو ان حروف میں نازل نہ کرتا اور ذرا غور کر کے اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو دیکھ کر آنکھوں سے پردے ہٹالو۔ الٓمّٓ، الٓرٰ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ اللہ تعالیٰ نے ان حروف کی قسم اس لئے کھائی ہے تا کہ ہم ان پر قدر و منزلت پہنچائیں۔

عربی حروف کے خواص ان کے نقوش وموکلات اور املاک وایام حرف الف کے خواص

تمام حروف میں سب سے پہلا حرف الف ہے جو نورانی ہے اور یہی پہلا عدد۔ اور پہلا درجہ بھی ہے جو حرف کو عناصر پر تقسیم کرتا ہے اس علم میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اور اختلافات بھی لکھے گئے ہیں مگر اس امر پر سب متفق ہیں کہ الف حرف ناری ہے جس کے دو بسط ہیں۔ ایک صغیر دوسرا کبیر بسط صغیر ہے ال ف اور بسط کبیر الف لام فا۔ اور بسط عددی دراصل بسط حرفی کے عین موافق ہے۔ چنانچہ اح د بسط عددی ہے۔ اور پھر بسط عددی کے اور دیگر بسط بھی ہیں جو شخص تھوڑا سا تامل و غور کرے گا۔ اس پر یہ خواص ظاہر ہو جائیں گے۔ یعنی جیسا کہ الف کا بسط ہے۔ اسی طرح اعدد کا بھی بسط ہے۔ ال ف اح د یا ال۔ لام فا۔ الف۔ حا دال، اور ان میں سے ہر بسط کے اسرار و خاص علیحدہ ہیں۔ نیز یہ حرف اول

اختراع اور اول عدد اور اول ناری عنصر ہے۔ اسی لئے قوت الٰہیہ نے اس کے لئے اتوار کا دن مقرر کیا ہے۔ کیونکہ یہی دن اس کی طبیعت اور شرف کے موافق ہے حرف الف اور ہندسہ دونوں ہم شکل ہیں۔ الف کی شکل عربی شکل ہندی کی طرح ہے۔ اور یہی عقل کا مبداء ہے۔ اور سارا راز اس کے مزاج کے ناری ہونے میں پوشیدہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم دیا۔ کہ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے سب کا سب لوح پر لکھے۔ تو قلم نے لکھنے سے قبل لوح پر سر رکھ دیا۔ جس سے ایک نورانی نقطہ ظاہر ہوا۔ پھر وہ نقطہ دراز ہو کر الف بن گیا۔ یہی بھید اس کے ناری ہونے کا سبب ہے۔ اسم اللہ کی ابتداء بھی اسی حرف الف سے ہے۔ جو شخص اس حرف کو سونے کی تختی یا زعفران سے رنگے ہوئے کاغذ پر اتوار کے دن۔ شرف شمس میں لکھ کر عطر لگا کر اپنے پاس رکھے تو اس کا بخار جاتا ہے۔ اور جو کوئی اس شخص کو دیکھے گا اس سے خوف کرے گا۔ اور ہر برائی سے یہ شخص محفوظ رہے گا۔ اور خیرات کی اس کو توفیق ہو گی۔ اور صفت اس حرف کی یہ ہے۔ ااا ااا حاملہ اس شکل کو دردزہ کے وقت دیکھے تو فوراً وضع حمل ہو۔ اور جو شخص اس کے بسطِ اول کو مثلث میں مکسر کر کے تانبے کے برتن پر لکھے اور گلاب سے دھو کر خفقان والے کو پلائے تو اس کا خفقان اور گھبراہٹ ڈرنے والے اور رونے والے بچہ کو بھی اس کا پلانا مفید ہے۔ جو آفت وبلا سے محفوظ رہے گا۔ حس سخن کو ٹھنڈک کی بیماریاں مثلاً کمر کا درد وغیرہ ہو جس کی شدت سے وہ حرکت نہ کر سکتا ہو تو اس کی دائیں ہتھیلی پر حرف الف امثلث میں اس طرح ل ف ا روغن۔ غار کے ساتھ۔ طلوع آفتاب کے وقت لکھے جب کہ ابر وغیرہ گرد وغبار نہ ہو۔ اور تین سطر میں لکھے۔ ف ال اگر حرف الف کی شکل مذکور سرخ ریشم پر زعفران وگلاب سے لکھ کر کمر پر باندھے قدرت الٰہی سے حرکت میں آسانی ہوگی۔ اور برودت جاتی رہے گی اگر بسط ثانی کو ۳ بار لکھ کر جس کے سر میں بلغم سے درد ہو باندھے تو درد فوراً زائل ہو جائے گا۔ اگر اس کے دفق کو مثمن میں تکسیر کرے جب کہ قمر نحوست سے محفوظ ہو۔ سرخ تانبے کی تختی پر لکھے اس نقش کے گرد ایک دائرہ کھینچ کر اس کے گرد ااا الف لکھے اور قسط اور لادن کی دھونی دے کر ریشم کے تاگے میں باندھ کر پانی والے

کنویں میں لٹکائے۔ سارا پانی کنویں کا خشک ہو جائے گا۔ اسی طرح ہر ایک برتن کا پانی بھی خشک ہو سکتا ہے حرف کے دیگر اسماء بھی ہیں جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے۔ جو حسب ذیل ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ قَامَتْ بِهٖ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ یَا اَوَّلُ یَا اٰخِرُ یَا ظَاهِرُ یَا بَاطِنُ یَا اَزَلِیُّ یَا اَبَدِیُّ الْاَبَدُ یَا اَمَانَ اَسْئَلُکَ بِمَا اَرْدَعْتَهٗ فِیْ حَفِ الْاَلْفِ نَ الْاِسْرَارِ الْمَخْزُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَکْنُوْنَةِ یَا اَللّٰهُ یَا اَحَدَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتُکَ الْکِرَامَ خُدَّامَ هٰذِهِ الْحَرْفِ الشَّرِیْفِ الشَّکْلِ النُّوْرَ اِنِّیْ بِالطَّاعَةِ فِیْمَا اَمْرَهُمْ بِهٖ مِمَّالَکَ فِیْهِ رَضًا وَاَنْزِلَ عَلٰی مَلَائِکَةِ مِنْ مَلَائِکَتِکَ الْمُطِیْعِیْنَ وَالرُّوْحَانِیَّةَ الْمَرْضِیِّیْنَ یَتَصَرَّفُوْنَ بِاَمْرِکَ فِیْ طَاعَتِیْ وَلَا یَعْصُوْنَ لَکَ اَمْرًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حرف الباء کے خواص

حرف باء کو خاموش اور طبعاً خشک اور ٹھنڈا کہا جاتا ہے مراتب خاکی میں اس کا پہلا درجہ ہے سنیچر کا دن اس کے لئے مناسب ہے اس کا ستارہ زحل اور معدن سلیہ ہے۔ اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک عربی میں جیسے ب اور دوسرا اردو میں ہے جیسے ب۔ دراصل ب لیٹا ہوا الف ہے۔ یعنی الف قائم ہے ب کے ساتھ جاننا چاہئے کل حروف کی اصل شکل نقطہ ہے جو بڑھ کر حرف ب بن جاتا ہے۔ اور اس پر لام تعریف نہیں آتا حرف ب کے بہت سے خواص میں سے چند یہ ہیں جو شخص اس کو اس کے معدن پر اسی دن جب کہ زحل مشتری سے تثلیث یا تسدیس کی نسبت رکھتا ہو۔ اس طرح لکھے ب ب ب اور اپنے پاس رکھے تو قوی امراض سے محفوظ رہے۔ اگر پشت پر باندھے تو بری شہوتوں سے امن ہو اگر ب۔ ب ب اردو طرز میں دوبار پھنسیوں پر لکھے تو سب ختم ہو جائیں حرف ب کا ایک بسط صغیر ہے اور ایک بسط کبیر ہے۔ بسط صغیر۔ اس طرح ہے۔ ب اور بسط کبیر اس طرح ہے ب اور بسط عددی بھی مثل حرفی بسط کے ہے جیسے ۲×۳ بعض علماء اس کو حروف صامت (خاموش) کہتے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ جو حرف صامت ہے وہ ناطق نہیں ہو سکتا اور اس کی شکل پر زیادتی نہیں کی جاتی جیسے

حرف فاء دب وت وث وح وخ ورو ط وظ وھ وی ان سب حروف کی اشکال پر زیادتی نہیں کرتی۔ کیونکہ حرف کی زیادتی سے نطق پیدا ہوتا ہے۔ جو صامت ہونے کے خلاف ہے۔ ب طبیعت کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ کہ یہ حرف باردیابس ہے۔ اس لئے کہ یہ حروف ارضی کا پہلا درجہ ہے۔ اور جو اس کو گرم تر یعنی حار رطب اور ہوائی کہتے ہیں۔ انہوں نے اس کے لئے پیر کا دن مقرر کیا ہے شارہ اس کا قمر اور معدن چاندی ہے اور جو لوگ اس کو بارد رطب یعنی سرد تر اور آبی کہتے ہیں انہوں نے اس کے لئے جمعرات کا دن کوکب مشتری اور معدن کانسی مقرر کیا ہے مگر حکما اور اہل نجوم کا یہی متفق علیہ ہے کہ یہ حرف باردیابس یعنی سرد خشک اور خاکی ہے۔

حکیم بقراط کہتا ہے۔ ہمارے حروف سات سات چار حصے کے ہیں۔ گرم خشک سرد خشک گرم تر اور سرد تر بقراط کے زمانے میں صرف ابجد کی ترتیب تھی۔ اور سات سات پر حروف کی ترتیب سے مراد مرتبہ اور درجہ اور دقیقہ اور ثانیہ اور ثالثہ اور رابعہ اور خامسہ ہے جب حرف ب کو اس کے مرکب عددی سے بسط کریں اور اس مرکب کے اعداد سے مثلث بنائے اور کچی ٹھیکری پر جس کو آگ نہ لگی ہو لکھ کر اس کے مستنطقات نکالے اور موکل کو سات بار قسم دے کر پھر کسی کنویں میں ڈال دے تو اس کا پانی خشک ہو جائے گا۔ جو شخص اس کے مخمس عددی کو پیر کے دن زیادتی قمر میں لکھے اور دلہن اپنے پاس یہ نقش رکھے تو ذہن کی خوبی زیادہ ہو جائے گی اور شوہر اس کی طرف مائل رہے گا۔ جو شخص حرف اردو ب کو ۵ بار سیسہ کی تختی پر لکھ کر ہفتہ کے دن قید خانہ کے دروازے پر بھی لکھے تو تمام قیدی آزاد ہوں۔ اس حرف کے بہت سے اسماء ہیں جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے جو یہ ہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ یَا رَبُّ یَا بَدِیۡعُ یَا بَاقِیۡ یَا بَاعِثُ یَا بَرُّ بِمَا اَرۡدَعۡتَہٗ حَرۡفَ الۡبَاءِ مِنَ الۡاَسۡرَارِ الۡمَکۡنُوۡنَۃِ وَالۡاَنۡوَارِ اَنۡ تُسَخِّرَلِیۡ مَلَائِکَتِکَ خُدَّامَ ھٰذِہِ الۡحَرۡفِ فِیۡمَا اَمَرۡھُمۡ بِہٖ مِمَّا لَکَ فِیۡہِ رَضَاءٌ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ.

حرف الثاء کے خواص

حرف ثاء بھی صامت اور گرم وخشک ہے۔ مخرج میں صرف تاء کے قریب ہے اسی لئے اکثر لغات میں باہمی ردوبدل بھی کیا گیا ہے حرف ثاء کی شکل نورانی اور طبیعت معتدل ہے اس کے خواص نہایت عجیب اور دفع اثر زہ میں زود اثر ہیں اس کی شکل خالص چاندی کے برتن میں دس بار نقش کی جائے اور ہر شکل کے گرد ایک مرتبہ تاء اردو لکھ کر خالص پانی سے دھو کر زہر خوردہ یا سانپ کاٹے کو پلائے تو حکم الٰہی سے فوراً آرام ہو گا۔ اس کی شکل یہ ہے جو کوئی اس شکل کو چاندی کی تختی پر کندہ کر کے بچے کے گلے میں ڈالے تو موذی جانور اس کے قریب نہ جائیں۔ چیچک کی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔ رونا بھی جاتا رہے۔ اور جو کوئی اس کے اعداد بسطر کو مربع کے طور سے انگوٹھی پر نقش کر لے اور اردو خط میں دائرہ کے گرد چودہ مرتبہ لکھے۔ اور اس انگوٹھی کو پہن لے تو کسی قسم کا سانپ اس کے قریب نہ پھٹکے۔ اگر زہر ملا ہوا کھانا اس کے سامنے آئے تو فوراً معلوم ہو جائے زہر خوردہ کے منہ میں اس انگوٹھی کو رکھیں۔ اور وہ اس کو چوسے تو زہر کے اثرات دور ہو جائیں۔ جو کوئی اس مرکب عددی کو سبع میں اونٹ کی کھال پر لکھے۔ اور جلا کر پیس کر جس کی آنکھ میں سفید ہو اس میں لگائے تو سفیدی زائل ہو جائے گی۔

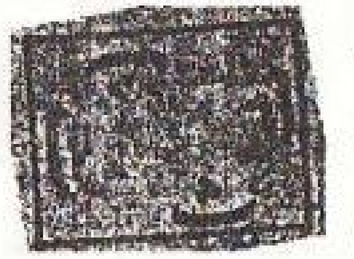

مطلوب کا بلانا:

اگر حرف ث کسی شخص کے نام کے ساتھ ملا کر یکے بعد دیگرے۔ یعنی ایک حرف اسم مطلوب کا اور ایک حرف اسم طالب کا لکھے۔ اسی طرح دونوں کے نام کو لکھے اور حرف ثاء بھی لکھے۔ اور اسے شمالی ہوا کی طرف لٹکا دے۔ اور سات بار حرف ثاء پڑھ کر کہے اے خدام حرف ثاء کے فلاں شخص یہاں اس جگہ پہنچا دیں۔

یہ کام پیر کے دن زیادتی قمر میں کرنا چاہئے۔ مطلب حاصل ہوگا۔ دعاء اس حرف کی

صرف اسم ثابت کے ذریعہ پائی گئی ہے جسے ہم حرف تاء کی دعا میں بیان کر چکے ہیں۔

حرف الجیم کے خواص

حرف ج ناطق اور نورانی حرف ہے۔ حرارت اور رطوبت کا پہلا درجہ رکھتا ہے مگر خشکی زیادہ ہے۔ اسی لئے مشکل کا دن اور مریخ ستارہ اس کے لئے مقرر ہوا ہے حکیم بقراط کہتا ہے۔ یہ تیسرا حرف ہے جس میں عنصر ہوا پہلے مرتبہ میں ہے اس کی یبوست اس کی رطوبت پر غالب ہے اس کی شکل مثلث ہے۔ دونوں وتر نقطہ تعدیل پر جمع ہیں اور اس شکل کے سوائے حرف جیم کی اور کوئی شکل نہیں ہے۔ مگر بعض جاہلوں نے چند شکلیں ایجاد کر لیں ہیں جو بالکل باطل غلط ہیں۔

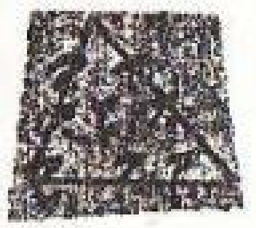

نقش مثلث یہ ہے

چور معلوم کرنا ہو:

اگر شکل ج کو روٹی کے ٹکڑے پر لکھیں۔ اور اس کے اطراف آیت وَاِذْا قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَا دَّارَا تُمْ فِیْهَا لکھ کر اس شخص کو جس پر چوری کا شبہ ہو۔ کھلائیں تو اگر واقعی وہ چور ہے تو اس ٹکڑے کو نگل نہ سکے گا۔ اور اگر چور نہیں تو نگل جائے گا۔

اور اگر کوئی شخص اپنے بائیں ہاتھ کے ناخن پر وارد جیم لکھے اور کسی بادشاہ یا حاکم کے پاس جائے تو وہ اس کی حاجت پوری کرے گا۔ اور کوئی برائی حاکم سے اس شخص کو نہ پہنچے گی۔ اگر حرف جیم کے مرکب حرفی کی تکسیر اس طرح کر کے ج ی م کو درخت اثل کی لکڑی پر لکھا جائے۔ پھر اس لکڑی کو اس درخت سے باندھ دے جس میں پھول پھل نہ آتا ہو تو وہ درخت بار آور ہو گا۔

برائے محبت:

اور اگر اس مرکب۔ کے اعداد کو مثلث میں پر کر کے بلور کے نگینہ پر نقش کرے۔ اور گرد اس کے سات جیم اردو لکھے بعد ازاں اس کی انگوٹھی بنا کر پہنے تو جو اس کو دیکھے گا۔ محبت کرے

گا۔ اور اس حرف کے اسماء یہ ہیں جن کے ذریعہ دعا کی جائے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا جَبَّارُ یَا جَمِیْلُ یَاجَمِیْلُ یَا جَامِعُ بِمَا اَوْزَعْتَهٗ حَرْنَ الْجِیْمِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَخْزُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرْنِیْ مَلَائِکَتِکَ الْکَرَامِ هٰذِهِ الْحَرْفِ بِالطَّاعَةِ فِیْمَا اٰمُرُهُمْ بِهٖ مِمَّا لَکَ فِیْهِ رَضَاءٌ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف احاء کے خواص

حرف حاصامت اور مزاج آبی رکھتا ہے پیاس اور صفراء دور کرنے میں عجیب پر تاثیر ہے اس کا دن جمعرات اور ستارہ مشتری ہے۔ محبت و تالیف قلوب اور غصہ دور کرنے میں اس کے خواص بڑے پر اثر ہیں۔ جو شخص اس کی شکل اردو کو جو ۸ کے ہندسہ کی طرح اپنی ہتھیلی پر لکھ کر کسی پاک برتن میں پانی سے دھو کر پیئے تو پیاس کو تسکین ہو۔ جس شخص کو گرمی کا مرض ہو۔ وہ تین روز متواتر یہ عمل کرے تو اللہ اس کو شفا دے گا۔ جو اس کی شکل مخصوص یعنی ح کو تیندوے کی کھال پر لکھ کر جلا کر اور پیس کر آنکھ میں لگائے تو ارواح کو بے حجاب دیکھتا ہے اگر حف ح وارد کو ۶۴ بار چیچک یا پھنسی کے گرد لکھے تو آرام ہو۔ صورت اس کی یہ ہے ح ح ح ح اگر ح کو شیشے کے گلاس میں لکھ کر پانی سے دھو کر پیئے تو التہاب اور سنہ کی سوزش دفع ہو اور ہمیشہ دل خوش رہے اگر اس کے اعداد کو مربع ۸ در ۸ میں بنا کر رانگ کی لوح پر نقش کرے۔ جب کہ مشتری شرف میں ہو کر اور قمر نحوست سے پاؤ۔ اور اسے اپنے پاس رکھے تو رزق کشادہ ہو گا۔ لوگ اس سے محبت کریں گے۔ اگر اس تختی کو اس شخص کے سر پر باندھے۔ جس کے سر میں صفراوی درد ہے تو فوراً آرام ہو۔ لڑائی جھگڑے بند کرنے میں بھی اس حرف کی عجیب تاثیر ہے۔ اگر اس مثمن کو ایک دستہ فوج اپنے جھنڈے پر لگائے تو مقابل کی فوج کا ان پر غصہ دور ہو جائے۔ شکل مثمن کی دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَاحَیُّ یَا حَکِیْمُ یَا حَمِیْدُ یَا حَاسِیْبُ یَا حَنَّانُ یَا حَفِیْظُ یَاحَقُّ یَا حَافِظُ بِمَا اَوْدَعْتَ حَرْفَ الْحَاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ هٰذَا الْحَرْفِ تُطِیْعُوْنِیْ فِیْمَا لَکَ فِیْهِ رَضَاءَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ

شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الخاء کے خواص

حرف خ صامت اور سرد مزاج کا حامل ہے۔ مثل حرف حاء کے ہے مگر خواص ان دونوں کے مختلف ہیں اور متفق بھی ہیں خواص حرف خاء یہ ہیں اگر چینی کے برتن میں جس میں چکنائی نہ لگی ہو ۶۰۰ مرتبہ حرف خ لکھا جائے۔ اور عرق بان کے ساتھ دھو کر خفقان والے کو پلائیں تو خفقان دور ہو۔ اس حرف کی دو شکلیں ایک عربی خ اور دوسری اردو ۶۰۰ اثرات یہ ہیں ایک مربع بنا کر حروف خاء کو اس کے اوپر دائرے کی طرح لکھے۔ اور اعداد حروف خاء کو اس مربع میں لکھ کر اگر بزدل آدمی کی گردن میں ڈالے تو وہ قوی دل مرد میدان ہو جائے۔ پھر بہادری کام کرنے لگے اگر بچہ کی گردن میں ڈالے تو بچہ سوتے میں نہ ڈرے۔ اور ہر جن وانس کے شر سے حفاظت رہے حرف خاء کی یہ خاصیت ہے کہ اگر اس کو بلور کے نگینہ پر نقش کر کے چاندی کی انگوٹھی جڑ کر دردزہ والی عورت کو پہنائے تو فورا بچہ پیدا ہو اور اگر اس حرف کے اعداد مرکب عددی کو تانبے کے طشت میں درخت ریحان کی قلم سے گلاب و زعفران سے لکھے۔ اور گرداگرد اس کے ۶۰۰ لکھے۔ پھر مینہ کے پانی سے دھو کر جنون والے پاگل کو تین دن پلائے تو وہ تندرست ہو جائے گا۔ شکل جس کی یہ ہے۔ خ خ خ خ اور اسماء حرف خ کے یہ ہیں۔ جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا خَلَّاقُ یَا خَالِقُ یَا خَالِصُ یَا خَبِیْرٌ خ خ خ خ یَا خَفِیُّ اللُّطْفِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ ھٰذَا الْحَرْفِ فِیْمَا اٰمُرُھُمْ بِہٖ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الدال کے خواص

حرف د ناطق ہے جو علم وحکمت پر دلالت کرتا ہے۔ عطارد سے نسبت رکھتا ہے اس کا مزاج سرد و تر ہے عطارد میں جتنے حرکات وغیرہ ہیں۔ وہ سب حرف دال میں موجود ہیں۔

حرف دال میں مزید خواص بھی بہت سے ہیں۔ جس شخص کو گرمی سے ورم ہو گیا ہو۔ اس پر چار مرتبہ حرف د لکھتے ہیں اردو ہندسہ ۶۷ بار بھی لکھیں تو آگ سے جلے ہوئے کی تکلیف دور ہو جاتی ہیں اور زخم نہیں پڑتے اگر حرف دال کے اعداد کو جو ۳۵ ہیں مربع میں لکھ کر اس کے باہر کونے پر حرف دال لکھ کر کر سنگ یشب کی تختی پر کندہ کرا کے اس کو اپنے پاس رکھے تو آنتوں کے درد سے محفوظ رہے۔ اور مربع کی شکل میں اس لوح پر جو چاندی اور پارہ ملا کر بنائی گئی ہو۔ عطارد کی ساعت اور اس کے شرف میں لکھ کر روزانہ چار بار اس کو دیکھا کرے اور اللہ سے دعا کرے کہ حرف دال کے اسرار اس پر منکشف ہوں تو حکمت وعلم جو حاصل کرنا چاہتا ہو وہ اللہ کی عنایت سے حاصل ہوگا۔ شکل اس کی یہ ہے ۴۴ د دعائے حرف دال یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا دَائِمَ الْعِزِّ یَا ذَالْجُرْ بِمَا اَرْدَعْتَہٗ حَرْفَ الذَّالَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَۃِ ۴۴ وَالْاَنْوَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ ذَالْحَرْفَ فِیْمَا اٰمُرُھُمْ بِہٖ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الذال کے خواص

حرف ذ منقوط بھی ناطق صامت ہے اس لئے کہ یہ آخری درجہ پر حرارت اور یبوست کا حامل ہے۔ اس کا بسط مماثل دال ہے حرف و ذ ناری ہے اور اس کے اعمال سردی اور تری میں کئے جاتے ہیں۔ اسے سمجھ لو۔ تو اس کا طریقہ تم پر منکشف خود بہ خود ہو جائے گا۔ اس حرف کو جو کوئی ۷ بار چینی کے برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر سات دن تک پئے اس کا بلغم جاتا ہے اگر دائرے کے اندر قلم سے ۸۱ بار سونے کی تختی پر یا چینی کے برتن میں لکھ کر شہد سے دھو کر مسلسل سات دن متواتر نہار منہ سردی کی بیماری والے کو پلائے تو نفع ہوگا۔

عظیم قوت وطاقت حاصل کرنے کا عمل:

اگر حرف ذ کے بسط ثانی کو جو اس طرح سے ذال الف لام اور ذال ال ف ل م اس کو کسر کر کے نہ درنہ میں پیر کے دن مریخ کی ساعت میں لوہے کی تختی پر لکھے اور اس نقش کے

چاروں کونوں کے باہران چار اسما میں ایک ایک اسم لکھے۔ قَادِرٌ مُقْتَدِرٌ قَوِیٌّ قَائِمٌ …… اور اس تختی کو اپنے بازو پر باندھے تو عظیم قوت پیدا ہو۔ صرف ذ کے اسماء یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا ذَاالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ یَا ذَالْمَنِّ وَالْجُوْدِ ذَالْکَرَمِ یَا ذَالْاِحْسَانِ وَالْاِمْتِنَانِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا ذَا الْبَطْشِ الشَّدِیْدِ یَا ذَالْعَفْوِ یَا ذُاالصَّفِحَ اَسْئَلُکَ بِمَا اَوْدَعَتَهٗ حَرْفَ الذَّالِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَةِ وَالْاَنْوَارِ الْمَخْزُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتِکَ الْکَرَامِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الراء کے خواص

حرف راء مزاج کے لحاظ سے آبی سرد و تر اور صامت سے یہ رطوبت ثالثہ جس میں رطوبت اور برودت انتہا درجہ پر ہیں جن کلمات میں یہ حرف آتا ہے ان کے مکرر کہنے اور بولنے سے اس ٹھنڈک کی بیماریاں زیادہ ہوتی ہیں۔ خواص اس حرف کے بہت سے ہیں جن میں سے چند یہ ہیں رانگ کی تختی پر مشتری کے شرف ہیں اس کو لکھے۔ نقش بھی پاکیزہ اور تختی بھی پاکیزہ ہو۔ پھر اس تختی کو سخت گرمی کے وقت زبان کے نیچے رکھے تو پیاس جاتی رہے گی۔ اگر اس لوح کو پانی میں رکھا جائے اور صبح نہار منہ تین گھونٹ اس پانی کے پئے تب بھی پیاس دور ہوگی۔ اگر چمگادڑ کی کھال پر حرف راء لکھ کر اس کے باہر دس بار راء اردو لکھے تو جو شخص اس کھال کو اپنے پاس رکھے جب تک یہ کھال اس کے پاس رہے گی۔ نیند نہ آئے گی اور جو دس ح ب مع راء اردو ہنگ کے پانی سے جیل کے دروازے پر مع اس قیدی کے نام کے جس کا جیل سے رہا کرانا منظور ہے لکھے تو وہ شخص بہت جلد قید خانہ سے رہا ہوگا۔

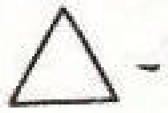

شکل راء یہ ہے۔

حرف راء کے اسماء جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا رَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا رَزَّاقُ یَا رَفِیْعُ یَا لَطِیْفُ یَا رَشِیْدًا رَؤُفُ یَا رَبُّ بِمَا اَوْدَعْتَهٗ حَرْفَ الرَّاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَةَ وَالْاَنْوَارِ الْمَکْنُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خَدَعَامَ هٰذَا الْحَرْفِ الشَّرِیْفِ اَمْرُهُمْ بِهٖ اِنَّکَ عَلٰی

کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الزاء کے خواص

حرف زاء نقطہ والی دراصل نالق۔ جس کا آخر غیر مزمل سے یہ حرف صامت ہے مزاجاً گرم تر اور ہوائی ہے۔ اعمال خیر میں عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے۔ ذاء اردو خالص چاندی کی تختی پر پیر کے دن جب کہ قمر مشتری سے اتصال رکھتا ہو لکھ کر اس کو اپنے بازو پر باندھے تو سب لوگوں کی بدگوئی اور برائی سے محفوظ رہے گا اور ہر ایک نیکی سے پیش آئے گا۔

جو شخص اس کے حرف ہجا کو مع عدد حروف کے تکسیر کر کے لکڑی کی تختی پر پیر کے دن چار حرام مہینوں یاقوت ہلال میں منقش کرے تو بہت بہتر ہے۔ پھر اس تختی کو طحان پر باندھے تو چند ہی دن میں آرام ہوگا۔ صورت حرف ہجا کی مع حروف اعداد کے یہ ہے۔

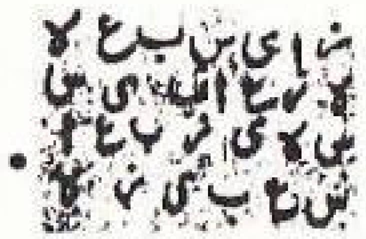

اگر اس حرف کے اعداد کو مربع میں جمعرات کو پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے عطر پر آگے کی طرف رکھے تو جو شخص اس کو دیکھے گا وہ محبت کرے گا۔

اگر کوئی شخص زائے اردو کو مشتری کی ساعت میں جمعرات کے دن ۹۹ بار کاغذ پر لکھ کر کسی دیوار میں رکھ دے تو وہ دیوار جلد گر پڑے گی۔ شکل اردو میں اس حرف کی یہ ہے۔ ےےےےےےے دعا حرف زاء یہ ہے
ےےےےےے

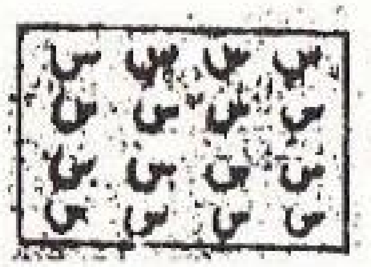

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا زَکِیُّ اَوْدَعْتَهٗ حَرْفَ الزَّاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَةِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامِ هٰذَا الْحَرْفِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف السین کے خواص

حرف س ناطق اور مزاجاً گرم تر اور خاکی و بادی ہے۔ رطوبت معتدل ہے۔ اس کے مربع ترقی کو درد زہ والی عورت دیکھے تو بچہ فوراً پیدا ہو۔ اگر اس کے مثلث کو تانبے کے برتن

میں لکھ کر میٹھے پانی اور زیتون کے تیل سے دھو کر اس کو پلائے جسے زہریلے جانور نے کاٹا ہو تو فوراً آرام ہو جائے۔

حل مشکلات کشادگی رزق:

جو شخص اس حرف کے حونی کے اعداد نقش کو نو در نو میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں بلور کے نگینہ پر منقش کر کے انگوٹھی میں لگا کر پہنے تو رزق کشادہ ہو اور اس کی ہر مشکل آسان ہو اور ہر برائی سے محفوظ رہے اور کبھی ہاتھ تنگ نہ ہو۔

اگر شکل اردو میں حرف کی مٹی کی لوح پر کندہ کر کے جس مکان میں لٹکائے تو اس مکان میں کبھی نہ آئے۔ جو شخص شکل اردو اس حرف کی آئینہ میں دائرہ میں لکھے اور لقوے والا اسے دیکھے تو جلد صحت یاب ہو جاتا ہے۔ اس کی شکل اردو یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا سَلَامُ یَا سَمِیْعُ یَا سَرِیْعُ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ السِّیْنَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ لَکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتَکَ الْکِرَامِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حرف الشین کے خواص

حرف نقط والا شین ناطق اور گرم و تر ہے۔ جو آخر مرتبہ روابع سے ہے۔ اس کی حرارت و یبوست معتدل ہے خواص اس کے نہایت سریع الاثر ہیں۔

برائے محبت و ہیبت:

جو شخص اس حرف کو ۱۳ بار کاغذ پر اتوار کے دن جب جس وقت آفتاب برج حمل میں ہو لکھ کر عنبر کی خوشبو لگا کر اپنے سر پر باندھے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہیبت اور نور دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کو دیکھے۔ وہ اس کی محبت و اطاعت کرے۔

جو کوئی حرف شین کے مرکب حرفی کو تکسیر کر کے جمعہ کی ساتویں ساعت میں تانبے پر سونے کا ملمع ہو کندہ کر کے اپنے پاس رکھے تو جن و انس اس سے محبت کریں۔

اگر ایک شخص یا کئی اشخاص کے نام اس حرف شین میں امتزاج کر کے تانبے کی تختی پر نقش کر کے کسی مکان میں آگ کے قریب لے جائے تو وہ شخص یا اشخاص اس مکان میں آنے کے لئے بے قرار ہو۔

جادو گڑا ہوا معلوم کرنا:

جو شخص حرف شین کے حروف ہجا کو تکسیر کر کے مثلث میں ریشم پر لکھے اور لبان ذکر کی دھونی دے اور اس کے اطراف یہ آیت لکھے اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْاَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پھر اس کو سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑے جہاں دفینہ کا گمان ہو۔ یا جادو کے گڑے ہونے خیال ہو تو وہ مرغ کھڑے ہو کر اسی جگہ ۳ بار بانگ دے گا۔ اور پنجوں سے کرید لے گا۔ شین کے حروف کے ہجا کی تکسیر یہ ہے۔ دعا یہ ہے۔

ش	ی	ن
ی	ہ	ش
ن	ش	ی

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا شَاکِرُ یَا شَکُوْرُ یَا شَھِیْدُ یَا شَدِیْدُ. بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ الشِّیْنَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ الْمَکْنُوْنَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتِکَ الْکِرَامِ خُدَّامَ ھٰذَا الْحَرفِ اِنَّ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الصاد کے خواص

حرف صاد ناطق و خاکی اور مزاجاً خشک ہے مگر سردی خشکی پر غالب ہے۔ جو شخص حرف صاد کو جمعہ کے دن ہرن کی جھلی پر ۱۴ بار روشنائی سے لکھ کر اپنے پاس رکھے اور شکار کو جائے تو شکار اس کے ہاتھ آئے۔

مچھلی کا شکار:

مربع میں اس کے اعداد سیسہ کی تختی پر نقش کرے اور اس تختی کے دوسری جانب مچھلی کی صورت بنا کر اس کے اطراف دس بار صاد اردو لکھے۔ اور اس تختی کو ڈور میں باندھ کر نہر

میں ڈالے تو چاروں طرف سے مچھلیاں اتنی زیادہ آتی ہیں کہ ہاتھ سے بھی جس قدر چاہے پکڑے حرف صاد کا ایک طلسم نہایت عظیم النفع ہے۔ جو شخص حرف صاد کے عدد ہجا کو مربع کی صورت میں ۹۵ بار لکھے یعنی ۹۰ صاد اور کل ۹۵ پھر اس مربع کے گرد دائرہ بنا لے اور اس کے باہر صاد عربی لکھے۔ اور اپنے پاس رکھے تو سفر و حضر میں چور اور جن و انس کے شر سے محفوظ رہے گا۔ شکل اس کی یہ ہے۔

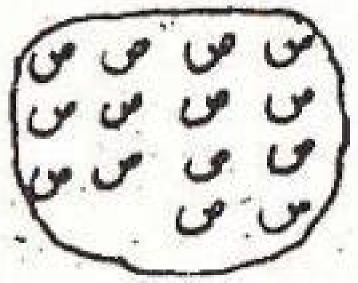

دعا حرف صاد کی یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا صَادِقُ یَا صَبُوْرُ یَا صَاحِبُ کُلِّ غَرِیْبِ اَسْئَلُکَ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرفَ الضَّادَ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَۃَ اَنْ تُسَخِرْلِیْ خُدَّامَ ھٰذَا الْحَرْفِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف الضاد کے خواص

حرف ضاد نقطہ والا ناطق اور خشک ہے زائد سے ۱۵ مرتبہ لکھا جاتا ہے۔

انہدام مکان:

جو شخص حرف ضکی شکل بکری کی کھال پر لکھ کر رات کو کسی کے گھر میں پھینک دے تو وہ گھر گر پڑے گا۔ اور اس کے باشندے متفرق و پریشان ہو جائیں گے۔ اگر اس مکان کا مالک کوئی بڑا عہدہ رکھتا ہے۔ تو اس سے معزول ہو گا۔

حاکم کی معزولی دشمن کی ہلاکت:

اگر کسی شخص کا ہلاک کرنا منظور ہو۔ تو اس کے نام کو حرف ضاد میں امتزاج دے کر شیشہ گر کی بھٹی کے پاس اس طرح دفن کرے کہ بھٹی کی گرمی اس کو پہنچتی رہے نتیجہ میں اس شخص کے جسم پر خشک پھنسیاں پیدا ہوں۔ اور دو چار روز میں ہلاک ہو۔

گم شدہ کی فوراً واپسی:

اگر حرف ض کے اعداد کو نقش چہار میں تیندوے کی کھال پر لکھ کر بچہ کے گلے میں

ڈالے تو بچہ کبھی نہ گھبرائے گا۔

اگر کوئی شخص ۱۵ ض اردو زعفران اور صمغ احمر سے شیشہ کے برتن میں لکھے اور یہ تعویذ مثل دائرہ کے بنا کر بیچ میں اس شخص کا نام لکھے جو بھاگ گیا ہو تو ایک ساعت بھی نہ گزرے گی۔ کہ وہ شخص حاضر ہو گا۔ حرف ضاد کی دعا وہی ہے جو حرف صاد (بلا نقطہ والی) کی ہے یعنی جہاں صاد ہے وہاں ض پڑھے۔

حرف الطآء کے خواص

حرف طاء صامت و مذکر و آتشی و گرم خشک ہے جس میں حرارت و خشکی بے حد ہے۔ خاصیت اس کی قتل و غارت اور ظالموں کی ہلاکت ہے۔ جو شخص ط کی شکل سرخ تانبے پر منگل کے دن پہلی ساعت میں کندہ کرے اور اس کی دوسری طرف۔ مریخ کی شکل بنا کر کنویں میں ڈالے تو اس کا پانی خشک ہو جائے۔ شکل اس کی یہ ہے۔

کسی فاش کو قتل کرنا ہو تو ایک مخمسمیں اس کی تصویر بناؤ۔ اور دل کی جگہ حرف طا لکھو۔ پھر ایک فولادی چھری جس کا قبضہ بھی فولادی ہو اس پر ایک سطر میں ۶ مرتبہ حرف طا لکھو اور منگل کے دن مریخ کی ساعت میں۔ اس چھری کو حرف طا پر جو کاغذ پر دل کی جگہ لکھا ہے۔ گاڑ دو تو وہ شخص ہلاک ہو جائے گا۔ اشتقاق حرف طاء کا۔ ہم طاہر سے ہے۔ یہ طریق مذکورہ کرنا چاہیے۔

حرف الظآء کے خواص

حرف ظاء صامت و ہوائی ہے اس کا مزاج تر ہے۔ زہر کے اثرات بالکل نکال دیتا ہے اگر حرف ظ زرد تانبے پر منقش کر کے ایک برتن میں رکھو۔ اور اوپر سے پانی ڈالتے رہیں۔ اور یہ پانی زہریلے جانور کے کاٹے زہر خوردہ کو پلائیں تو وہ فوراً اچھا ہو جائے گا شکل اس کی تختی کی یہ ہے۔ جو شخص دنیا میں اپنی شہرت چاہے وہ حرف ظ کو

ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ
ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ
ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ ظ

سفید ریشم پر جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھے اور اس کے ساتھ ہی اسم ظاہر بھی چار مرتبہ لکھ کر عود ہندی اور عنبر کی دھونی دے کر اپنے سر پر باندھے تو اللہ تعالیٰ اس کے علم کو مشہور کرے۔ اور رجوع عام ہو۔

اگر اس کے اعداد کو ہرن کی جھلی پر مشک و زعفران اور گلاب سے لکھے اور اس کے گرد یہ آیت لکھے۔

عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً اور یہ آیت وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

پھر اپنے بدائیں بازو پر باندھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دشمنوں کو دوست بنا دے گا۔ اہم اس حرف کو ظاہر ہے اور اس حرف کی دعا پہلے راح حرف طاء کی طرح ہے۔

حرف العین کے خواص

حرف ع ناطق اور مزاجاً سرد ہے۔ یہ اثر علوم اور حکمتوں کا سرچشمہ ہے یہ حرف عربی شکل میں ۱۸ بار بدھ کے دن پہلی ساعت میں کاغذ پر لکھو۔ اور گرد اس کے وہ اسماء جو اس سے منقش ہیں اور دن بھر میں چار بار اس کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ علم و حکمت عنایت کرے گا۔ اور جو شخص ان اسماء کا ذکر کرے تو حکمت کی نہریں دل سے زبان پر جاری ہوں اور عجیب علم و حکمت کے ساتھ گویا ہو اسماء یہ ہیں اور حرف عین سے شروع ہونے والے یہ ہیں چار اسماء مثلاً علیم، عالم عادل عدل۔

جو عورت حرف غ کے اعداد کو مربع میں پر کر کے اس کے اطراف ستر عین سفید ریشم پر مشک و زعفران و گلاب سے لکھ کر۔ اور عود ہندی کی دھونی دے کر اس کو اپنے پاس رکھے تو ایسا حسن و جمال حاصل ہوگا۔ کہ سب لوگ اس پر فریفتہ ہوں گے اس حرف کی شکل عربی اور اردو ایک ہی جیسی ہے۔ اور صورت یہ ہے حرف کے اسماء معلومہ جو حرف ظاء کے نیچے لکھے ہیں ان کے ذریعہ دعا کی جائے۔

ع ع ع ع ع ع ع ع
ع ع ع ع ع ع ع ع

حرف الغین کے خواص

حرف غ ناطق تر مزاج ہے آبی آخری مرتبہ میں ہے اس کے اسماء یہ ہیں اَلْغَنِیُّ الْغَفَّارُ یہ حرف نیک بختی کی علامت ہے۔ اور خوشی و فرحت اس کی تاثیر حرف غ کو رانگ کی تختی پر ۷ بار لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کو بے گمان رزق دے۔ اچھی زندگی بسر کرے۔ تمام مخلوق کے دل اس کی جانب مائل ہوں۔ حرف غ میں بھی راز ہے کہ عربی شکل کے سوائے دوسری شکل سے نہیں لکھا جاتا۔

سربستہ راز و علوم کا انکشاف اور مقبول خلائق:

بعض کا بیان ہے حرف غین دراصل اَلْغَيْبُ سے مشتق ہے جس کی دلیل آیت يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ لاتے ہیں اور یہ بات بھی اس کی تائید میں ہے۔ کہ جو شخص اس کے اعداد کو ودوردہ میں لکھ کر اس کے گرد ۱۹ غین برابر برابر تقسیم کر کے ساتھ لکھے۔ اور اس کے باہر کاغذ پر روشنائی سے یہ اسماء لکھے غنی غافر غفار غفور جسے عنبر اور عود۔ قماری کی دھونی دے کر اپنے پاس رکھے۔ اور ہزار مرتبہ قبلہ رو ہو کر ان اسماء کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو علوم مخفی عطا کرتا ہے اور عجائب مخلوقات پر اطلاع بخشتا ہے اور اسماء کے رازوں کا علم دیتا ہے۔ اور جو شخص اس کی تکسیر کر کے مثلث میں چاندی کی انگوٹھی پر پیر کے دن زیادتی قمر میں کندہ کر کے اپنے ہاتھ میں پہنے تو اللہ تعالیٰ اس پر زبان خلائق بدگوئی بند کرتا ہے شکل اس کی یہ ہے۔ اور دعا اس حرف کی یہ ہے۔

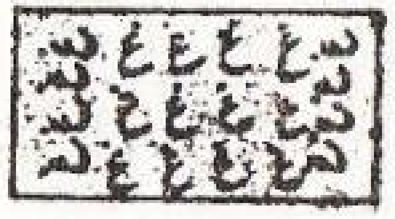

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ يَا غَنِیُّ يَا غَفَّارُ يَا غَفُوْرُ بِمَا اَوْدَعْتَهٗ حَرْفَ الْغَيْنَ مِنَ الْاَسْرَارِ

حرف الفاء کے خواص

حرف فاء صامت اور سرد خشک ہے۔ اس کے موکل کا نام حرف تعطیل ہے۔ یعنی اس کے اثرات یہ ہیں کہ سہل کاموں کو مشکل بناتا ہے اور ان کے مکمل ہونے میں توقف ڈالنا

ہے دشمنوں اور باغیوں میں تفرقہ پیدا کرتا ہے۔ حرارت کے لحاظ سے اس میں خشکی زیادہ ہے اس کی دو شکلیں ہیں۔ ایک عربی دوسری اردو جو شخص اس کو منگل کے دن قمر کے انحطاط میں لوہے کی تختی پر لکھ کر باغیوں کے مجمع میں دفن کرے تو وہ سب آپس ہی میں لڑ کر قتل ہو جائیں۔ اور اگر اس حرف کو منحوس ساعت میں لکھ کر اس کے نیچے سانپ یا بچھو کی صورت بنائے اور کسی مکان کے بیچ میں دفن کرے تو اس مکان میں۔ کبھی سانپ یا بچھو نہ آئے گا۔

ایک راز کی بات:

لوہے یا کسی دھات کی کوئی چیز گاڑنی ہو تو روغن بلسان اس پر لگا کر گاڑو۔ اس روغن کے اثر سے اس کو نہ زنگ لگے گا نہ خراب ہوگی۔ حکماء قدیم اسی ترکیب سے اپنے طلسمات محفوظ کرتے تھے۔

اگر کسی کے کاروبار یا تجارت کو بند کرنا چاہو تو اس کے نام کو حروف فا میں امتزاج دے کر اس کے مال تجارت میں رکھ دو تو تجارت اس کی بند ہو جائے گی۔ اور اگر ۲۰ مرتبہ حرف فا کسی مکان کے دروازے پر لکھ دو کوئی اس مکان میں نہ رہے گا اگر حرف فاء کے اعداد کو نقش مربع میں بکری کے شانہ کی ہڈی پر لکھ کر اس کے گرد ۲۰ حرف فاء اس شخص کے نام کے ساتھ جس کا سفر میں رکھنا منظور ہو لکھو تو مطلب حاصل ہوگا۔ دعائے حرف ف کی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا فَتَّاحُ یَا فَاطِرُ یَا فَالِقُ الْحَبِّ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ، مَلَائِکَتِکَ الْکِرَامِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

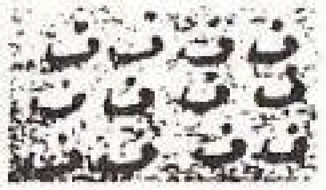

حرف القاف کے خواص

برائے قوت وطاقت:

حرف ق ناطق اور گرم تر قدرے خشک ہے۔ اس کی تاثیر یہ ہے کہ قوی کو مدد دیتی ہے اسی سے اسم قَوِیٌّ قَائِمٌ قَدِیْرٌ قَدِیْمٌ قَھَّارٌ۔ میں اس حرف فاء کو جو کوئی لوہے کی تختی پر ۲۱ مرتبہ لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ اگر بھاری سے بھاری بوجھ اٹھانے کی قوت حاصل ہو۔

حرف قاف کو اللہ نے قوت کا سرچشمہ بنایا ہے۔ جیسے ضیا [illegible] جن کو علم کا اور غین کو غنا کا سرچشمہ بنایا ہے۔

جو شخص حرف قاف کے اعداد نقش مربع کی شکل میں [illegible] کے دن [illegible] گھڑی میں شیر کی کھال پر لکھ را اپنے بازو پر باندھے تو درندے اور وحشی اور شاہان جن وانس اس سے خوف کریں گے۔

حف قاف کے دائرے میں اسی طرح ق لکھ کر ریاضت کرنے والا اس کے درمیان بیٹھے تو کوئی جن اس کو ایذا نہ پہنچا سکے گا۔ شکل حرف قاف یہ ہے۔

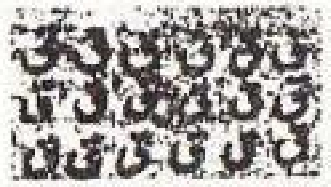

اگر ان اسماء کو جو اس حرف سے مشتق ہیں۔

نقش مربع میں چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کر کے پہنے تو بوجھ اٹھانے کی خوب طاقت پیدا ہوگی۔

حرف الکاف کے خواص

حرف کاف گرم و تر ہے اور ناطق و سعید ہے اس کو چار بار کسی برتن میں لکھ کر طحال پر رکھیں تو فوراً کم ہو کر دور ہو جائے گی۔ اگر ۲۱ بار سرخ تانبے پر جب کہ قمر نحوست سے علیحدہ اور مشتری سے متصل ہو۔ جمعہ کے دن زہرہ کی ساعت میں لکھ کر اپنے پاس رکھے تو مخلوقات کے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی۔ اگر اس کو لکھ کر گھر کی دیوار پر لگائیں تو اس مکان میں خیر و برکت ہوگی اور اس کے رہنے والوں کو رزق فراخ ملے گا شکل اس کی یہ ہے اور دعا یہ ہے۔

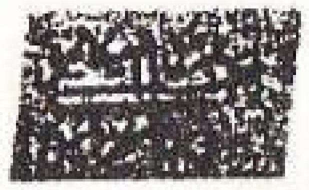

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا کَبِیْرُ یَا کَافِیْ یَا کَرِیْمُ بِمَآ اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ الْکَافِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ الْمَکْنُوْنَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ خُدَّامَ ھٰذَا الْحَرْفِ فِیْمَا اَمُرُ بِہٖ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

حرف اللام کے خواص

حرف لام ناطق اور سرد مزاج اور سعد ہے اس کا سرمد سے رشتہ لطف خفی ہے اور اسم لطیف اس مشق سے ہے جو شخص اس کو ۲۳ مرتبہ رانگ کی تختی پر جمعرات کے دن پندرہ تاریخ اگر رمضان ہو تو بہت بہتر ہے۔ نقش کر کے اپنے پاس رکھے تو ہر برائی سے اللہ محفوظ رہے گا۔ اور ہر سختی وفتنہ سے نجات دے گا۔ شکل یہ ہے۔

۲	۲۸	۲۲
۴۳	۲۴	۲۳
۴۵	۱	۲۷

نقش کے گرد یہ آیت لکھے۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ الخ جو سونے کی انگوٹھی کے نگ پر نقش کرنا چاہیے۔ نقاش روزہ دار ہو اور جو شخص یہ انگوٹھی پہنے گا۔ وہ لطف الٰہی سے الامال ہوگا۔ دعائے حرف لام اسم لطیف کے ساتھ بطریق مذکورہ پڑھے۔

حرف المیم کے خواص

حرف م ناطق اور گرم وخشک ہے اور قدرے رطوبت بھی ہے اور نفع ونقصان دونوں کے خواص ہیں۔ اور شکلیں بھی اس کی دو ہیں۔ عربی اور اردو میں جو بیں مربع کی شکل یہ ہے۔

اگر ترنج کی لکڑی پر لکھ کر قولنج والے کو دکھلائے تو مریض تندرست ہو جائے گا۔

م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م
م	م	م	م	م	م

اگر اس کا مربع قمر کی ساعت میں کسی بھی شخص کے نام کے ساتھ لکھے تو وہ اس کی محبت میں ایسا کھو جائے گا کہ ایک ساعت کی جدائی گوارہ کر سکے گا۔ شکل اوپر نقل ہے۔

اور دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا مَالِکُ یَا مَلِیْکُ یَا مُؤْمِنُ یَا مُھَیْمِنُ یَا مُتَکَبِّرُ……

وہ تمام اسماء ذکر کرے جن کے اول حرف میم ہے۔ اور وہ سب اسماء ۱۴۰ ہیں۔ ان کے بعد یہ کہے۔ اَسْئَلُکَ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ الْمِیْمِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کے ساتھ بطریق مقررہ دعا کرنا چاہیے۔

حرف الواؤ کے خواص

حرف واو طبعاً خشک ہے اور قدرے مرطوب ہے۔ اس حرواؤ کے کل اثرات حرف راء کی طرح ہے۔ دعا حرف واؤ کی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا وَھَّابُ یَا وَاحِدُ یَا وَلِیُّ یَا وَارِثُ یَا وَدُوْدُ یَا وَاجِدُ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتِکَ یَمْتَثِلُوْنَ اَمْرِیْ مِمَّا لَکَ فِیْہِ رِضًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حرف لآ کے خواص

حرف لا طبعاً ہوائی ہے۔ اور قدرے خشک ہے۔ جو شخص اے بار تانبے کی لوح پر اسے نقش کر کے جس جانور کے گلے میں ڈالے تو وہ جانور نظر بد اور ہر آفت سے مامون رہے اور اگر کسی چیز کے گم ہو جانے کا خوف ہو تو وہ اس چیز پر حرف کا لکھے۔ اور یہ آیت پڑھے وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ پھر انشاء اللہ وہ چیز محفوظ رہے گی۔

اس حرف میں یہ راز ہے کہ بجز عربی شکل کے دوسری شکل میں نہیں لکھا جاتا۔ دعائے حرف کی وہی جو الف میں مذکور ہے۔

حرف آلیا کے خواص

حرف یاء کے اعمال حرف تاء کی طرح ہیں۔ اسی پر قیاس کرو نیز اس حرف کی کوئی دعا نہیں ہے۔ یہ حرف ندا ہے جیسے کہتے ہیں یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ تذکرہ ابجد تمام تر بیان ہوا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

☆☆☆☆☆

اَلْمَکْنُوْنَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتِکَ الْکِرَامِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حرف النون کے خواص

حرف ن ناطق اور سرد وخشک ہے قدرے رطوبت بھی ہے۔ یہ حرف میم کی طرح عنصر بار میں اور عین کی طرح عصر آب میں سے ہے۔ اگر کسی مصیبت زدہ کی پیشانی پر لکھیں تو اس کی بیماری جل کر جاتی ہے۔

جاننا چاہئے حرف ہجا میں سے تین حرزف مد دالٰہی کے اسرار میں اسم اعظم ہیں اور وہ طرواور رواپڑھے جاتے ہیں جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔ وَرَبَّکَ فَکَبِّرْ اور کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ ...... جب ان کے حروف کو مقطع کر کے لکھا جاوے۔ تو طرواور رواُدونوں طرح پڑھے جائیں گے اسی طرح میم اور نون اور واد ہیں۔ جو دونوں طرح پڑھے جاتے ہیں۔ اور اسی باعث ان میں بہت سے اسرار ہیں دعائے حرف نون یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا نُوْرٌ یَا نَافِعُ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ النُّوْنِ آخر تک بطریقہ مذکورہ پڑھنا چاہیے۔

حرف الہا کے خواص

حرف ہاء ہوائی اور قدرے خشکی کے باعث ترابی ہے۔ اس کے اثرات یہ ہیں جب اس کو آیت ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب الخ کے ساتھ کر اس شخص کے گلے میں ڈالے جو رات کو ڈرتا ہو تو اس کے بعد پھر نہ ڈرے گا۔ اگر اس کو مربع ۴×۴ میں لکھ کر کسی بچہ کے باندھیں تو ہر عارضہ اور مرض سے محفوظ رہے گا۔ جو شخص اس کو اے بار عمدہ کاغذ پر اچھی طرح لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ اس کو اس کے ارادہ میں کامیاب کرے گا۔ اس حرف سے اسم ہادی کے سوا کوئی اور اسم مشتق نہیں ہے اس اسم اور اس آیت ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کے ساتھ بطریق مقررہ دعا کرنا چاہئے۔

حرف الواؤ کے خواص

حرف واو طبعاً خشک ہے اور قدرے مرطوب ہے۔ اس حرواؤ کے کل اثرات حرف راء کی طرح ہے۔ دعا حرف واؤ کی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا وَھَّابُ یَا وَاحِدٌ یَا وَلِیُّ یَا وَارِثُ یَا وَدُوْدُ یَا وَاجِدُ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ مَلَائِکَتِکَ یَمْتَثِلُوْنَ اَمْرِیْ مِمَّا لَکَ فِیْہِ رَضًا اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

حرف لآ کے خواص

حرف لا طبعاً ہوائی ہے۔ اور قدرے خشک ہے۔ جو شخص اے بار تانبے کی لوح پر اسے نقش کر کے جس جانور کے گلے میں ڈالے تو وہ جانور نظر بد اور ہر آفت سے مامون رہے اور اگر کسی چیز کے گم ہو جانے کا خوف ہو تو وہ اس چیز پر حرف کا لکھے۔ اور یہ آیت پڑھے وَلَا یَؤُدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۔ پھر انشاءاللہ وہ چیز محفوظ رہے گی۔

اس حرف میں یہ راز ہے کہ بجز عربی شکل کے دوسری شکل میں نہیں لکھا جاتا۔ دعائے حرف کی وہی ہجو الف میں مذکور ہے۔

حرف آلیا کے خواص

حرف یاء کے اعمال حرف تاء کی طرح ہیں۔ اسی پر قیاس کرو نیز اس حرف کی کوئی دعا نہیں ہے۔ یہ حرف ندا ہے جیسے کہتے ہیں یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ۔ اللہ کا شکر ہے۔ کہ تذکرہ ابجد تمام تر بیان ہوا۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

☆☆☆☆☆

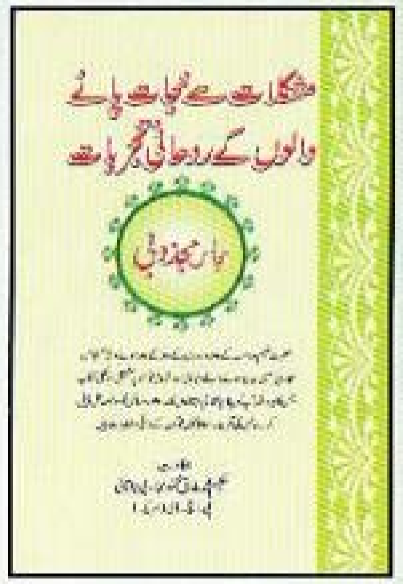
مشکلات سے نجات پانے والوں کے روحانی تجربات
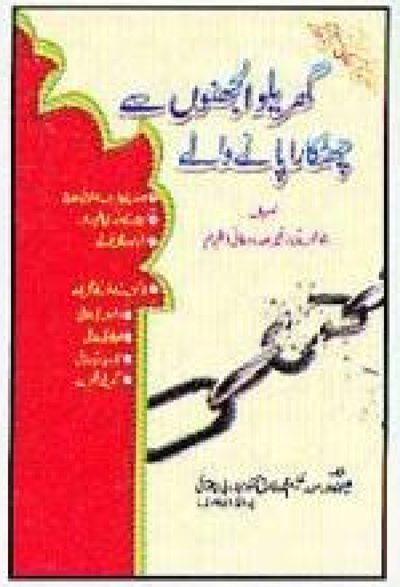
گھریلو الجھنوں سے چھٹکارا پانے والے
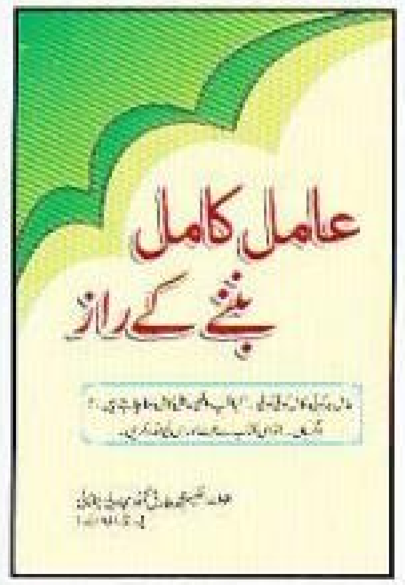
عامل کامل بننے کے راز
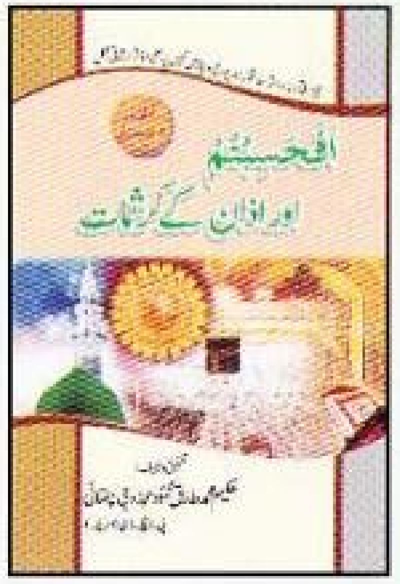
اور اذان کے کرشمات
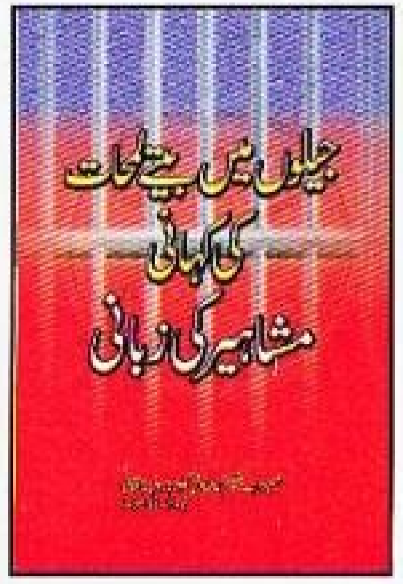
جیلوں میں بیتے لمحات کی کہانی مشاہیر کی زبانی
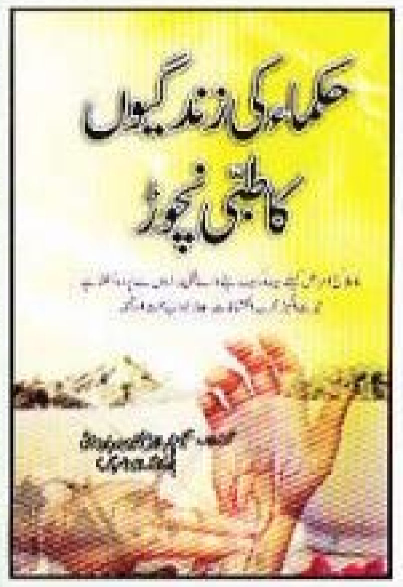
حکماء کی زندگیوں کا طبی نچوڑ
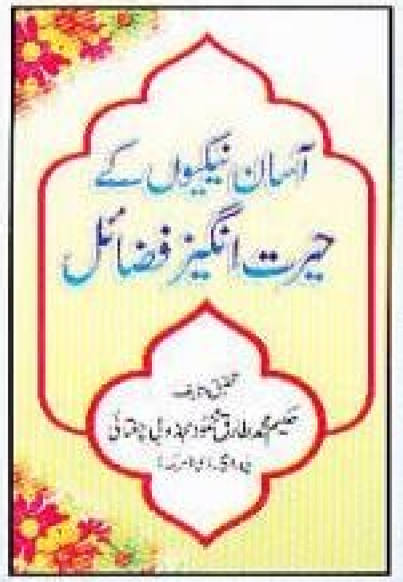
آسان نیکیوں کے حیرت انگیز فضائل
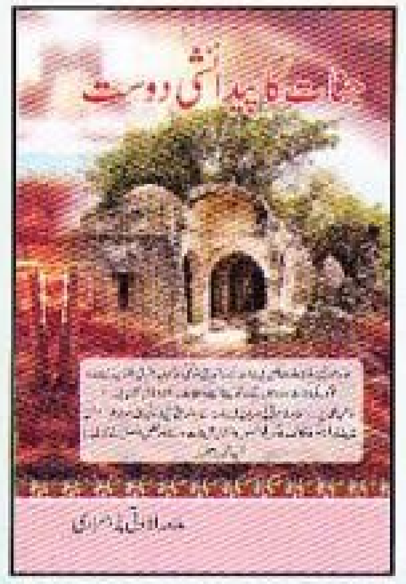
جنات کا پیدائشی دوست
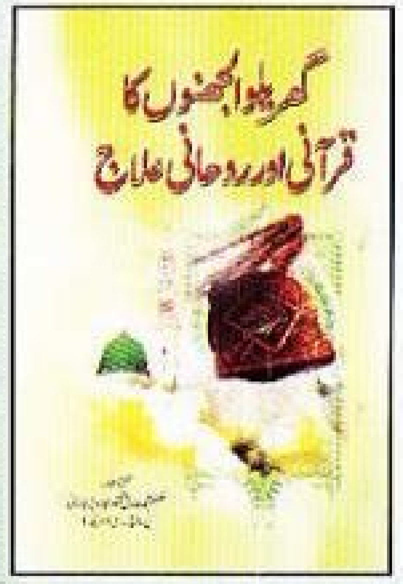
گھریلو الجھنوں کا قرآنی اور روحانی علاج

ISBN
9789696261162

52

دفتر ماہنامہ ”عبقری“

78/3 مرکز روحانیت وامن، عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور
فون: 042-37552384, 042-37597605
Email: contact@ubqari.org, Website: www.ubqari.org